احوالِ مقدّسہ

عاشقِ یزدانی شیرِ ربانی

حضرتِ میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

علامہ قاضی ظہور احمد اختر

کرمانوالہ بُک شاپ

دوکان نمبر ۲۔ دربار مارکیٹ
لاھور

Marfat.com

Marfat.com
Marfat.com

احوالِ مُقدّسہ

عاشقِ یزدانی شیرِ ربّانی

حضرت

میاں شیر محمّد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

قاضی ظہور احمد اختر

کرمانوالہ بُک شاپ
دوکان نمبر ۲۔
دربار مارکیٹ
لاہور
Voice: 042-7249515

Marfat.com

(جملہ حقوق محفوظ)

نام کتاب: .... احوال مقدسہ عاشق یزدانی شیر ربانی
حضرت میاں شیر محمد شرقپوری

مؤلف: .... قاضی ظہور احمد اختر (ایم اے)

اشاعت اول: .... اکتوبر 2003ء

تعداد: .... گیارہ سو

صفحات: 216

زیر اہتمام: .... حاجی انعام اللہ طیبی نقشبندی برکاتی

ناشر: .... حضرت کرمانوالہ بک شاپ لاہور

قیمت: ....[redacted]وپے

84717

ملنے کے پتے

- کرمانوالہ بک شاپ ، دربار مارکیٹ دوکان نمبر 2، لاہور فون: 7249515
- مکتبہ جمال کرم ۔ 9 مرکز الاویس ، دربار مارکیٹ ، لاہور
- ضیاء القرآن پبلی کیشنز ، گنج بخش روڈ ، لاہور
- نوریہ رضویہ پبلی کیشنز ، گنج بخش روڈ ، لاہور

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

Marfat.com

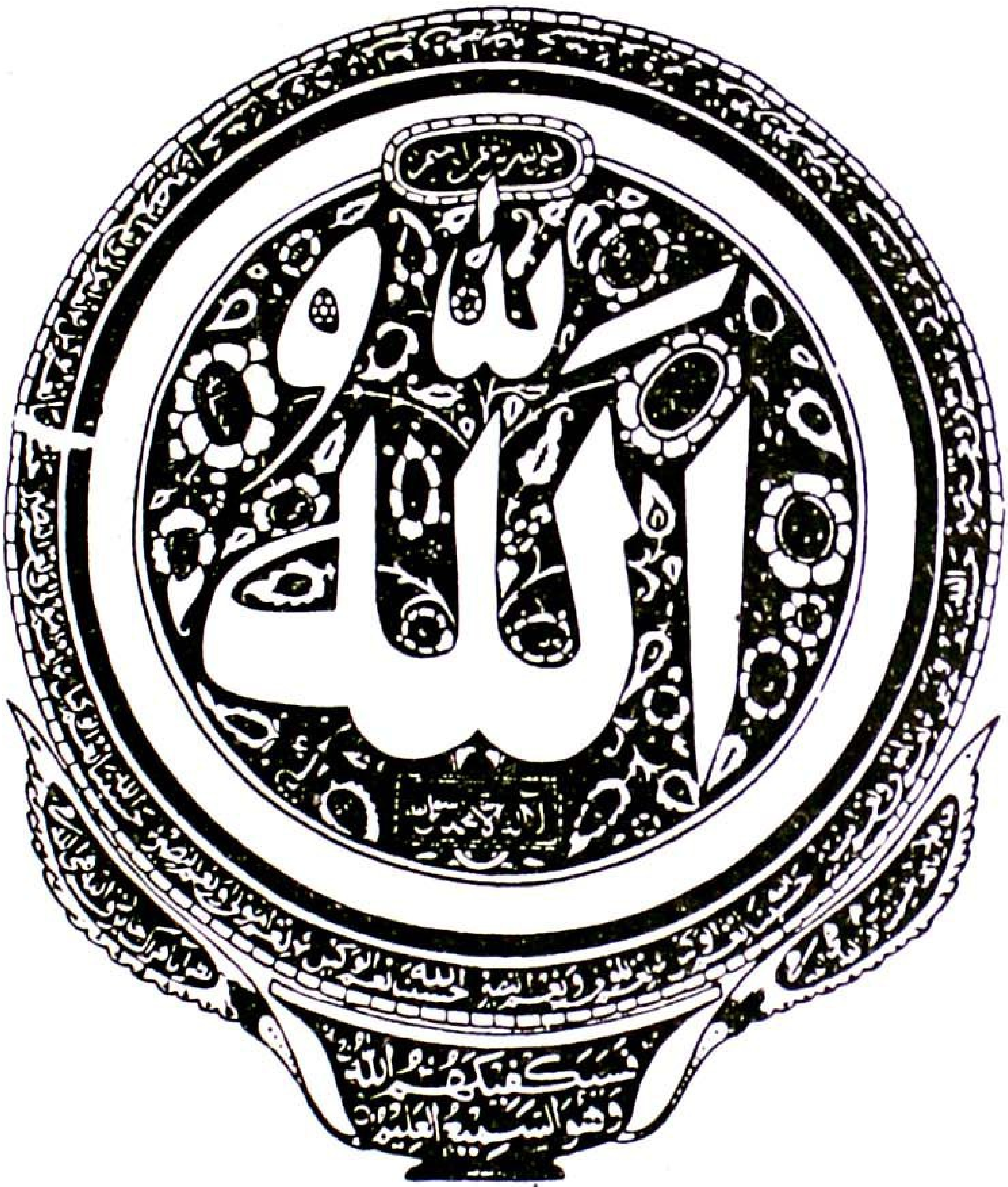

قطعہ اسمِ ذات جو اعلیٰ حضرت شیرِ ربّانی حضرت میاں شیر محمدؒ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دستِ مبارک سے رقم فرمایا جس سے آپؒ کے عشقِ الٰہی کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے، پتّے پتّے میں اسمِ ذات نہایت خوبصورتی سے واضح کیا گیا ہے۔

Marfat.com

انتساب

میں اپنی کاوش کو جو دراصل شیر ربانی عاشق یزدانی اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے حضور ایک عاجزانہ ہدیہ عقیدت ہے۔ اپنے والد گرامی قاضی ظہور ربی رحمۃ اللہ علیہ اور اپنے پیر طریقت ولی نعمت فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرق پوری دامت برکاتہم العالیہ کے نام نامی سے منتسب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں جن کی فیض نگاہ سے یہ کتاب پائے تکمیل کو پہنچی۔

Marfat.com

حسن ترتیب

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1-	انتساب	5
2-	پیش لفظ	11
3-	تعارف	13
4-	نشان منزل	15
5-	دیباچہ	17
6-	وابستگی	19
7-	اعلیٰ حضرت شیر ربانیؒ کے مختصر حالات زندگی	23
	○ ولادت باسعادت	23
	○ بچپن	23
	○ تعلیم	24
	○ بیعت	24
	○ خلافت	24
	○ رشد و ہدایت کا آغاز	25
	○ تعمیر مساجد	25

Marfat.com

○ اشاعت کتب 27

○ مرض الموت اور وفات 28

-8 مسلک شیر ربانیؒ 31

○ ذکر خفی وجلی 32

○ درود شریف 32

○ صلواۃ ندائیہ (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) 33

○ علم غیب 33

○ حاضر ناظر 34

○ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیأ للہ 35

○ گیارھویں شریف 35

○ عرس 38

○ مزارات سے عقیدت اور فیوض کے حصول کی تلقین 36

○ تصور شیخ 36

-9 اتباع سنت 39

-10 طریقہ تبلیغ 46

○ سجادگان 49

○ علماء 51

○ سرکاری افسران 54

○ سیاستدان 55

○ مغرب زدہ تعلیم یافتہ 56

Marfat.com

	○ نوجوان	58
	○ ڈاکو	59
	○ نواب	59
	○ عوام الناس	60
-11	معمولات	68
	○ لباس	69
	○ اخلاق حمیدہ	70
	○ میزبانی	72
	○ طریقہ بیعت	72
	○ رشد و ہدایت	73
	○ عبادات	75
	○ نماز فجر	76
	○ نماز ظہر	77
	○ نماز عصر	77
	○ نماز مغرب	77
	○ نماز عشاء	78
	○ جماز جمعۃ المبارک	80
-12	کشف و کرامات	86
-13	تصرفات	102
	○ درختوں پر تصرف	104

Marfat.com

- جانوروں پر تصرف 104
- جنابت پر تصرف 106
- روح پر تصرف 106
- طعام پر تصرف 107
- امراض پر تصرف 108
- غیر مسلم پر تصرف 110
- خواص پر تصرف 111
- عوام الناس پر تصرف 114

-14 انکساری کسر نفسی اور چند دیگر واقعات 119

-15 آپ کی دعائیں 128

- فارسی زبان کی دعائیں 129
- اُردو زبان کی دعائیں 134
- پنجابی زبان کی دعائیں 137
- ایصال ثواب کی دعا 139
- مزید دعائیں 139

......فارسی زبان کی دعائیں

......اُردو زبان کی دعائیں

......پنجابی زبان کی دعائیں

......عربی زبان کی دعائیں

-16 عاشقان شیر ربانیؒ 151

Marfat.com

-17	ملفوظات حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ	165
	○ ذکر الٰہی	165
	○ ذکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم	169
	○ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	172
	○ قرآن مجید	173
	○ مسلمان	175
	○ ارکان اسلام	176
	○ حقوق العباد	178
	○ حقوق اللہ	179
	○ اعمال صالح	180
	○ رزق حلال	185
	○ خواہشات نفسانی	186
	○ تلقین حق	187
	○ صبر وشکر	189
	○ موت	190
	○ علم	191
-18	حضرت ثانی لاثانیؒ پر دو مضامین	192
	○ حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوریؒ	193
	○ حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوریؒ	203
-19	شجرہ منظوم	215

Marfat.com

پیش لفظ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات قدسی صفات اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کا بیش قیمت خزانہ ہے آپؐ چونکہ خاتم النبیین ہیں اس لئے رشد وہدایت کی ذمہ داری علمائے کرام اور مشائخ عظام پر آن پڑی۔ ان برگزیدہ ہستیوں نے اللہ تعالیٰ کے احکامات اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو مشرق ومغرب میں پھیلا دیا۔ ان عظیم ہستیوں نے اپنی نظر کیمیا اثر سے دلوں کو روشن اور دماغوں کو جگمگا دیا۔ دور حاضر کی ان عظیم ہستیوں میں اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا اپنا ایک مقام ہے۔ وہ 1282ھ میں شرق پور شریف میں پیدا ہوئے بچپن ہی سے کھیل کود سے نفرت کرتے رہے۔ تنہائی اور علیحدگی کو پسند کرتے ذکر الٰہی کا شوق بچپن ہی سے تھا۔ تین چار سال میں ہی قرآن کریم اور دیگر مروجہ کتب پڑھ لیں۔ لکھنے میں خصوصی مہارت تھی خط نہایت خوش خط اور دل کو لبھانے والا تھا اسم ذات اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی اپنی تختی پر بطور مشق لکھا کرتے تھے۔ اتباع قرآن وسنت جو نقشبندی مشائخ کا طرہ امتیاز ہے اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اس کے کامل نمونہ تھے آپؒ نے اپنی زندگی سرتاپا اتباع قرآن وسنت میں گزاری لوگوں سے نہایت عاجزی اور انکساری سے پیش آتے لیکن اگر کسی کو خلاف سنت کوئی کام کرتے دیکھتے تو شمشیر برہنہ بن جاتے فوراً اس کی گوشمالی فرماتے۔

اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ حنفی فقہ پر کاربند تھے۔ انکے پاس ہر مکتبِ فکر کے لوگ آتے آپؒ برابر ان پر توجہ فرماتے اور ہر ایک سے محبت فرماتے۔ آپؒ نے ہمہ جہت رہنمائی کا فریضہ ادا کیا۔ آپ کے اس طرزِ عمل نے دیوبندی

Marfat.com

مکتب فکر کو یہ کہنے کی جرأت دلائی کہ اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ دیوبندی مکتب فکر سے زیادہ قریب تھا۔ حالانکہ آپؒ کے شب و روز کے معمولات سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا عقیدہ کسی ''شہر'' کے مکتب فکر سے نہ تھا بلکہ وہ احکامات الٰہی' سنت نبوی' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیائے کرامؒ کے طریق پر سختی سے گامزن تھے۔

بندہ نے اس کتاب میں آپؒ کے مسلک کے بارے میں ایک باب تحریر کیا ہے تاکہ قارئین کو ان کے عقائد کا علم ہو جائے اور کسی غلط بیانی سے فائدہ نہ اٹھایا جا سکے۔

میں فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا شکر گزار کہ جنہوں نے مجھے طنز و مزاح کے میدان سے اٹھا کر دینی تحریروں کی طرف لگا دیا۔ میں نے کوشش کی ہے کہ اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی حیات طیبہ اور ان کے کارہائے نمایاں کو عام ڈگر سے ذرا ہٹ کر بیان کروں مجھے اپنی کم مائیگی کا احساس ہے قارئین ہی بہتر جان سکیں گے کہ میں کس حد تک کامیاب ہوا ہوں میں قدر آفاقی صاحب' محمد انور قمر صاحب شرقپوری' ڈاکٹر نذیر احمد صاحب شرقپوری' ماسٹر احمد علی صاحب شرقپوری اور صوفی اللہ رکھا صاحب نقشبندی مجددی صاحب کا مشکور ہوں ان اصحاب نے میرے اس کار خیر میں اپنے مفید مشوروں سے نواز۔ ساجد جاوید (کلاسک کمپوزنگ) نے کمپوزنگ اور پسرم قاضی محمد نور اللہ نے اس کی درستگی میں میرا ہاتھ بٹایا ان کا بھی مشکور ہوں۔ جناب سمیع اللہ برکت صاحب حضرت کرمانوالہ بک شاپ والوں کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے کمال محبت اور مہربانی سے اس کتاب کی اشاعت کا اہتمام کیا۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

قاضی ظہور احمد اختر
مدیر پندرہ روزہ آواز نقشبند
پھلرواں ضلع شیخوپورہ

Marfat.com

تعارف

اللہ تعالیٰ کی ذات بڑی عظیم ہے اس کی برکتوں اور رحمتوں کی بارش کمال درجہ کی ہے۔ جس بندہ میں اللہ تعالیٰ سے تعلق اور نسبت پیدا ہو جاتی ہے وہ نہ صرف اللہ کا مقبول بندہ بن جاتا ہے بلکہ دنیا کے لئے بھی رحمت بن جاتا ہے۔ نبوت اور رسالت انسانی معراج ہے۔ انبیاء اکرام کے شب و روز سے یہی تعلق باللہ نظر آتا ہے۔ نبوت اور رسالت سے سرفراز ہونے والے خادم الانبیاءؑ کی امت میں ولی کہلاتے ہیں۔ نبوت کی طرح ولایت بھی علم آخرت کی طرف رہنمائی کرنے والی ایک موہبت ربانی ہے۔

نبوت کا دروازہ اگرچہ بند ہو چکا ہے لیکن ولایت کا دروازہ کھلا ہے اور ہر زمانے میں یہ فیض ربانی مختلف مقامات پر جلوہ گر ہوتا رہتا ہے۔ ولی اللہ کا حقیقی کام تعلق باللہ پیدا کرنا ہے جب کبھی تعلق باللہ کی زمین خشک ہو جاتی ہے تو حکمت الٰہی کسی ولی اللہ کے وجود کو باران رحمت بنا کر سیراب فرما دیتی ہے۔ شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی ذات بھی ایسی ہی تھی۔

جس زمانہ میں آپؒ نے تربیت کا بیڑا اٹھایا وہ انگریزی عہد کا زمانہ تھا۔ انگریزی معاشرت مسلمانوں میں گھر کر چکی تھی۔ انگریزی لباس، رہن سہن، میل ملاپ، شکل وصورت، کھانا پینا اور تربیت تمام انگریزی معاشرت کے مطابق تھی۔ فسق و فجور کا دور دورہ تھا۔ ایسے میں شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ نے اصلاح احوال کا بیڑا اٹھایا۔

Marfat.com

آپؒ سرتا پا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کامل نمونہ تھے۔ آپؒ کا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، سونا جاگنا، کھانا پینا، بس دین اوڑھنا بچھونا، دیکھنا بھالنا، نہانا دھونا غرضیکہ ہر عمل عین سنت کے مطابق تھا۔ آپؒ جب کسی کی معمولی سی بھی حرکت خلاف سنت دیکھتے فوراً اس پر برس پڑتے اور اس حرکت سے سخت نفرت کا اظہار کرتے اس معاملہ میں چھوٹے بڑے ادنیٰ اعلیٰ کی کوئی تمیز نہ تھی۔

فرنگی تہذیب کے زیر اثر داڑھی رکھنا آج کے زمانہ میں کتنا دشوار ہے بلکہ ایک بڑا جہاد ہے لیکن آپؒ کے ملنے والوں کے چہروں پر یہ سنت سجی رہتی۔ 1944ء کا واقعہ ہے حضرت صاحبزادہ محمد عمر بیربلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مریدان کے بائیں طرف بیٹھا تھا عرس مبارک کا دن تھا چھپر نورانی چہروں سے بھرا ہوا تھا جدھر دیکھو سنت کا نقشہ نظر آتا تھا۔ بے ریش کی صورت ڈھونڈے سے نہیں ملتی تھی صاحبزادہ صاحب نے اپنے خاص حال میں فرمایا کہ مولوی صاحب صبغت اللہ کے کیا معنی ہیں۔ عرض کی حضور صبغۃ اللہ یہی ہے جو نظر آ رہا ہے۔ صاحبزادہ صاحب نے مسرت اور خوشی سے اپنے خاص انداز میں سر ہلایا اور فرمایا بیشک یہی صبغۃ اللہ ہے۔

اعلیٰ حضرت شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو جو ملا وہیں کا ہو کر رہ گیا۔ کتنا بھی دھتکارا جاتا پھر آ جاتا۔

قاضی ظہور احمد اختر صاحب نے شیر ربانی حضرت شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے مختلف گوشوں کی نقاب کشائی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو مقبول و منظور فرمائے۔ آمین

خاکپائے شیر ربانی وگدائے آستانہ ثانی لاثانی

میاں جمیل احمد شرقپوری

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نشان منزل

وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (پ ۱)

اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت سے اسے خاص فرماتا ہے۔ اور اللہ ہی فضل عظیم کا مالک ہے یہ ارشاد باری تعالیٰ انبیاء و مرسلین علیہم السلام اور اولیائے کرام کی عظمت و رفعت پر دلالت کرتا ہے جنہیں بنی نوع انسان میں اختصاص حاصل ہے۔ اس تخیص کا تعلق اعمال وافعال حسنہ سے نہیں۔ محض اس کی رحمت کا ثمرہ ہے۔ تاہم اللہ تعالیٰ نے جنہیں اپنی رحمت سے خاص فرمایا ہے۔ ان کے اعمال و افعال، شمائل و خصائل، عادات واطوار میں ایسا حُسن پایا جاتا ہے کہ وہ مجسمہ رحمت نظر آتے ہیں، لوگ ازخود ان کی رحمت بھری خوبیوں کی کشش سے ان کی طرف دوڑے چلے جاتے ہیں۔

فطرتاً ان مخصوص بندوں کی محبت عوام کے دل میں گھر کر لیتی ہے اور وہ ان کے گرویدہ ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ایسے ہی لاتعداد اور کثیر ترین بندوں میں پنجاب کی سرزمین خطہ پاک، منبع انوار شرقپور شریف کی عظیم تر روحانی شخصیت قطب الاقطاب حضرت میاں شیر محمد صاحب المعروف حضرت شیر ربانی علیہ الرحمۃ کی ذات ستودہ صفات بھی ہے جنہیں اللہ رب العزت جل مجدہ الکریم نے اپنی رحمت سے خاص فرمایا اور انہیں قبولیت کا شرف مرحمت فرمایا۔

زیرنظر کتاب مستطاب ''احوال مقدسہ حضرت شیر ربانی'' جسے محترم جناب قاضی ظہور احمد اختر نقشبندی مجددی زید مجدہ نے انتہائی محبت اور محنت سے مرتب فرمایا جو

Marfat.com

حضرت شیر ربانی علیہ الرحمۃ کی پاکیزہ زندگی کا نقشِ جمیل ہے۔ حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ پر تقریباً پچاس کے قریب چھوٹی بڑی تاریخی کتابیں اہل علم وقلم کی طرف سے آ چکی ہیں۔ قاضی صاحب کی یہ تازہ تصنیف بھی ان میں ایک چمکتا ہوا گوہر تابدار ثابت ہو گی۔ انشاء اللہ العزیز

محترم جناب قاضی ظہور احمد اختر زید مجدہ پر حضرت الحاج میاں جمیل احمد نقشبندی مجددی مدظلہ کی خصوصی نظر کرم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے پندرہ روزہ ''آواز نقشبند'' کی ادارت سنبھال رکھی ہے۔ یہ جریدہ عرصہ سات سال سے باقاعدہ وقت پر شائع ہو رہا ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم قاضی صاحب کی اس عشق و محبت سے بھرپور کاوش کو شرف قبولیت مرحمت فرمائے اور قارئین کرام کو بیش از بیش استفادہ کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

طالب دعا

محمد منشا تابش قصوری

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۲۰ ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ/ ۲۱ جون یکشنبہ ۲۰۰۳ء

Marfat.com

دیباچہ

وہ بندۂ خُدا ''شیرِ محمدؒ''

شیر یزدانی، عارف ربانی، میاں شیر محمد شرقپوریؒ کی ذات بابرکات احیائے شرع وسنت کے حوالے سے دُنیائے تصوف میں کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ کیونکہ بفضلہٖ تعالیٰ آپ کا شمار ان علمائے اُمت میں ہوتا ہے جن کو ارشاد نبویؐ کی روشنی میں '' کانبیاء بنی اسرائیل'' کی سند حاصل ہے۔ قبلہ میاں صاحب کی ذات والا صفات سے صادر ہونے والی بے شمار کرامات آپ کی شان وعظمت کی گواہی دیتی ہیں گویا اتباع سنت نبویؐ کے طفیل بندگی کے اس مقام پر پہنچ چکے تھے جہاں اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے ہاتھ پاؤں بن جاتا ہے۔ یعنی

گفتہ او گُفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

قبلہ میاں صاحب کو یہ مقام آپ کی والہانہ محبت اور شیفتگی کے باعث حاصل تھا جو آپ اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکھتے تھے یہ دراصل اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کا کرشمہ تھا۔ جو ''ذالك فضل الله يوتيه من يشاء والله ذوالفضل العظيم'' کے زمرے کی چیز ہے۔ قبلہ میاں صاحب عجز وانکساری کے بلند ترین مقام پر بھی فائز تھے یہ الگ بات ہے کہ ذات کبریا شاکر علیم بھی ہے اور وہ اپنے مخلص بندوں کی قدر دانی ایسے انداز میں فرماتی ہے کہ جس کے گواہ عالم اسباب میں ہی میسر آجاتے ہیں اور لوگوں کے دلوں میں ان اللہ والوں کی محبت اور عظمت جاگزیں ہوکر

Marfat.com

نقش دوام کا روپ دھار لیتی ہے اور اللہ کے فضل سے پتا پتا بوٹا بوٹا ببانگ دہل ان کی عظمت کا گواہ بن جاتا ہے۔ اور اُن کی صحبت کا شرف جن کو جس قدر بھی نصیب ہو جائے وہی لمحات اُن کی متاعِ حیات کے قیمتی ترین لمحات ہوتے ہیں پس جب وصل کے یہ لمحات گزرتے ہیں تو اُن کو یہ احساس جکڑ لیتا ہے۔

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روئے گل سیر نہ دیدم کہ بہار آخر شد

چنانچہ قبلہ شیر ربانی اعلیٰ حضرت شرقپوریؒ بھی ایسی ہی اللہ والی ہستی تھے جن کے فیوض کے گونا گوں دھارے عالم اسلام کی پیاسی زمینوں کو آج بھی سیراب فرما رہے ہیں یہ زمینیں انسانی قلوب کی زمینیں ہیں جن کی آبیاری آپ کے دریائے سخاوت سے آج بھی جاری ہے محترمی قاضی ظہور احمد اختر نے قبلہ میاں صاحبؒ کا یہ مختصر تذکرہ ترتیب دے کر اہل محبت کے لئے میاں صاحبؒ کے نقوشِ پا روشن کئے ہیں جن سے اہل عقیدت کے لئے راہ عمل کے دروازے کھلتے ہیں۔ عشاق اور اہل اخلاص کے لئے یہ راہ عمل بڑی با کرامت ہے۔ اور اس راہ پر قبلہ میاں صاحبؒ نے چل کر اس میں تاثیری خزانے بھر دیئے ہیں۔ کیونکہ قبلہ میاں صاحبؒ کے عمل میں عین الیقین اور حق الیقین کے لشکارے بھی ملتے ہیں۔ بقول اقبالؒ

یقیں، مثل خلیل آتش نشینی
یقیں، اللہ مستی، خود گزینی
سن اے تہذیب حاضر کے گرفتار
غلامی سے بتر ہے بے یقینی!

ابوالبقا قدر آفاقی
صدارتی ایوارڈ یافتہ

ٹاؤن شپ لاہور

Marfat.com

وابستگی

بچپن سے ہی شرقپور شریف سے وابستگی تھی۔ والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت تھے اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کا ذکر ہر نشست میں ہوتا رہتا۔ ثانی لاثانی حضرت میاں غلام اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا فیض بھی جاری تھی۔ ان حالات میں میرا شرقپور شریف سے متاثر ہونا ایک لازمی امر تھا۔ حضرت صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیربلوی رحمۃ اللہ علیہ کا والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے محبت کا رشتہ تھا۔ باہم خط وکتابت بھی تھی۔ میں نے خود بھی دو ایک دفعہ والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ ان کی قدم بوسی کی۔ میری دینی اوار دنیوی تعلیم ادھوری تھی اس لئے پوری توجہ اس طرف تھی بیعت کا سلسلہ کسی جگہ نہ تھا ہاں البتہ دل میں صاحبزادہ محمد عمر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کا خیال جاگزیں تھا۔ پھر وقت آیا کہ دل میں ہر وقت بیعت کا خیال رہنے لگا یہ 1963ء کا زمانہ تھا میں ملازمت اختیار کر چکا تھا۔ ایک دن میں نے بغرض اجازت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اظہار کیا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی عرض کی کہ میرا خیال صاحبزادہ محمد عمر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی غلامی اختیار کرنے کا ہے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ گہری سوچ میں پڑ گئے اور ایک بڑے توقف کے بعد فرمایا۔ صاحبزادہ محمد عمر صاحب رحمۃ اللہ علیہ آسمان شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک روشن ستارہ ہیں اور ان سے بیعت کرنا واقعی باعث فخر ہے لیکن میرے ذہن میں تین باتیں ہیں۔

1- اپنے مرکز کو چھوڑ کر کہیں دوسری جگہ کا خیال نہیں کرنا چاہئے۔ خلفاء عظام جب بھی شرقپور شریف میں حاضر ہوتے ہیں۔ تو صاحبزادگان کے سامنے دوزانو بیٹھتے ہیں ادب کو ملحوظ رکھتے ہیں اس لئے وابستگی صاحبزادگان سے ہی

Marfat.com

ہونی چاہئے۔

2- میرے خیال میں اگر انسان اپنے ہم عمر صاحب اجازت سے وابستگی اختیار کرے تو بہتر رہتی ہے کیونکہ زندہ مرشد سے کچھ حاصل کرنا آسان ہوتا ہے اور وفات پا جانے والے مرشد سے صرف اہل لوگ ہی فیض حاصل کر سکتے ہیں۔ باقی کا فیض حاصل کرنا تقریباً ناممکن ہوتا ہے۔ ہم لوگ چراغ سحری ہیں اصول فطرت ہے کہ عمر رسیدہ لوگوں نے جانا ہوتا ہے اس لئے میری تجویز تو یہی ہے کہ شرقپور شریف میں ہی بیعت ہونا چاہئے۔

3- صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا پورا پورا نقشہ ہیں۔ وہی اٹھنا بیٹھنا وہی بات کرنے کا انداز وہی حلیمی وہی شائستگی وہی تبلیغ کا انداز۔ میرا مشورہ ہے ان کی غلامی اختیار کرلو آج تمہیں شعور نہیں لیکن ایک وقت آئے گا تم میری مراد سمجھ جاؤ گے۔ اور ایک بات اور بھی کہی جس کا اس وقت اظہار مناسب نہیں والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت کے مطابق میں شرقپور شریف حاضر ہوا اور حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد دامت برکاتہم العالیہ سے وابستہ ہو گیا۔ میں یہ تو نہیں کہتا کہ مجھے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مراد سمجھ آ گئی ہے لیکن اب میں کچھ کچھ سمجھنے لگ گیا ہوں۔

میں چونکہ کوئٹہ میں ملازم تھا اس لئے زیادہ آنا جانا نہ رہا اور صرف عرس مبارک حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر حاضری دیتا رہا 1966ء میں مجھے اپنے ضلع میں ملازمت مل گئی اب میں اکثر شرقپور شریف آتا جاتا رہا۔ جب شرقپور شریف سے تعلیمات مجدد نامی کتاب شائع ہوئی تو آپ نے ارشادات مجدد کے عنوان سے ایک کتاب شائع کروائی جس میں ان تمام غلط فہمیوں کا ازالہ کیا گیا جو تعلیمات مجدد

Marfat.com

میں پیدا کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ مجھے اس کے متن کو درست کرنے کا شرف حاصل ہوا۔اور دیباچہ بھی لکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

آپ نے مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کو عام کرنے کیلئے یوم مجدد کا آغاز کیا اس یوم کی ابتدا جامع مسجد نقشبندیہ جہانگیر آباد شیخوپورہ سے کی گئی پھر آپ نے یوم مجدد رحمۃ اللہ علیہ شہر شہر کوچہ کوچہ گلی گلی پھیلا دیا۔ مجھے بھی ایک دفعہ آپ کے ساتھ جانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ میں آپ سے فاروق آباد ضلع شیخوپورہ میں ملنے کیلئے گیا تو وہاں سے آپ نے ساتھ لے لیا۔ایک ہی دن میں سکھیکی' پنڈی بھٹیاں' چنیوٹ میں یوم مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی تقاریب کی صدارت فرما کر رات جھنگ میں آرام فرمایا اگلی صبح میونسپل ہال جھنگ میں تقریب ہوئی پھر ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر میں مختلف مساجد میں یوم مجدد منایا گیا سب سے بڑا اجتماع جامع مسجد اکبری ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہوا۔

مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے آپ نے صحتمند اور توانا کردار ادا کیا آپ نے اس سلسلہ میں انتھک محنت اور کاوش سے کام لیا۔ نہ صرف آپ نے یوم مجدد رحمۃ اللہ علیہ پر خاص زور دیا بلکہ تحریری طور پر بھی آپ نے خاصی سعی فرمائی۔ طلبہ کی رہنمائی کے لئے مسلک مجددؒ مقالات مجددؒ اور ارشادات مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے ہزاروں پمفلٹ طبع کروا کر مفت تقسیم کئے۔ ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف کا مجدد الف ثانی نمبر جو کہ 1162 صفحات پر مبنی ہے شائع کروایا۔طلبہ کو تعلیمات مجدد سے روشناس کرانے کے لئے ''مقالہ نگاری برائے مجدد الف ثانی ایوارڈ'' کے مقابلہ جات منعقد کئے اول دوم سوم آنے والوں کو تمغہ جات بطور انعام دیئے۔

مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ایک کتاب ''دی نقشبندیز'' اور حضرت شیخ ابوالحسن زید فاروقی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تصوف کی ایک کتاب کا بھی انگریزی میں ترجمہ کروا کر مفت تقسیم کی تاکہ مغربی ذہن کے لوگوں میں بھی تعلیمات مجددؒ

Marfat.com

کا شعور پیدا ہوا۔

حضرت میاں جمیل احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے دل میں مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے ایک تڑپ ہے جب بھی آپ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر فرماتے ہیں تو ان پر ایک خاص کیفیت طاری ہو جاتی ہے راقم الحروف نے جب اپنی کتاب ''آفتاب سرہند'' کا مسودہ پیش کیا تو آپ نے اسے چوم کر آنکھوں سے لگایا اور بڑی مسرت کا اظہار کیا۔ اور جب چھپ کر آئی تو آپ نے پہلے سے بھی زیادہ خوشی کا اظہار کیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کا دست شفقت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہمارے سروں پر رہے اور ہم دین و دنیا میں سرخرو ہوں۔ (آمین ثم آمین)

قاضی ظہور احمد اختر

مدیر پندرہ روزہ آواز نقشبند

چوک پھلر وان ضلع شیخوپورہ

84717

Marfat.com

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالاتِ زندگی

حضرت خواجہ امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ حضرت قبلہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش سے قبل ہی شرق پور شریف میں آیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ مجھے کشف ہوا ہے کہ شرق پور شریف میں ایک بچہ پیدا ہوگا جس سے ایک دنیا فیض یاب ہوگی۔ آپؒ جب بھی شرق پور شریف میں تشریف لاتے آپؒ کے مکان کے سامنے کھڑے ہو کر لمبے لمبے سانس لیتے گویا خوشبو سونگھ رہے ہوں۔

ولادت باسعادت: آپؒ ۱۲۸۲ھ میں میاں عزیز الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے گھر پیدا ہوئے پیدائش کے ساتویں روز آپؒ کا نام شیر محمد رکھا گیا سبحان اللہ (خزینہ معرفت صفحہ ۱۳۰) آپؒ کی پیدائش کی خبر جب آپؒ کے جد امجد بابا غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ کو دی گئی تو انہوں نے مسجد میں لانے کو کہا جب آپؒ کے ہاتھوں میں میاں صاحبؒ کو دے دیا گیا تو آپؒ نے حضرت میاں صاحبؒ کے منہ میں اپنی زبان ڈال دی جسے میاں صاحبؒ چوستے رہے۔

بچپن: جب آپؒ شعور کی عمر کو پہنچے تو آپؒ کی خوابیدہ صلاحیتیں بیدار اور روشن ہوتی گئیں بچپن میں بچے شرارتوں اور کھیل کود کے رسیا ہوتے ہیں آپؒ میں ایسی کوئی بات نہ تھی تنہائی پسند تھے۔ بازار میں جب چلتے تو محلہ کی بڑی بوڑھیاں کہا کرتی تھیں کہ میاں

Marfat.com

Marfat.com

دی ہے چنانچہ صوفی ابراہیم قصوریؒ کا بیان ہے کہ جب میں پہلی یا دوسری بار شرقپور شریف میں حاضر ہوا تو بہت سے بوڑھے آدمیوں کی زبان سے سنا کہ ''حضرت شیر ربانی'' مادرزاد ولی ہیں۔ (چشمہ فیض ربانی صفحہ ۵۱)

رشد و ہدایت: رشد و ہدایت کا آغاز کیا تو عرب وعجم کے لوگوں نے آپؒ سے استفادہ کیا۔ جو بھی آپؒ کا بیلی ہوا وہ خالی نہ رہا۔ بقول حضرت کرمانوالہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ آپؒ نے ٹکے ٹوکری لگا رکھی تھی۔ جو بھی آیا سنت کا عامل بن کر نکلا۔ کسر نفسی اس حد تک تھی کہ پیر کہلوانا اچھا نہیں سمجھتے تھے۔

تعمیر مساجد: محلّہ نبی پورہ ملحقہ شرقپور شاہراہ پر واقع ہے۔ اس جگہ پہلے مسجد نہ تھی۔ صرف ایک مسجد کا نشان باقی تھا۔ اور وہ بھی غیر محفوظ۔ آپ نے انہی نشانات پر مسجد اور کنواں، غسل خانے، طہارت خانے اور ایک مکان امام مسجد کے لئے بنوا دیئے۔ ان دنوں بندہ (محمد ابراہیم قصوریؒ) بھی شرقپور شریف موجود تھا۔ حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ خود مسجد کے واسطے شہتیریاں اٹھا اٹھا کر لے جاتے۔ ایک کیکر کا درخت جو اکھاڑا گیا تھا جس کا گڑھا قریباً ڈیڑھ گز گہرا تھا۔ آپ اُس میں اتر گئے۔ اور تہ کی مٹی اٹھا کر سونگھی۔ اور فرمایا۔ اس میں بھی انگریزیت کی بو آتی ہے۔

دوسری مسجد قبرستان ڈاہراں والہ میں بنوائی۔ یہ قبرستان شرقپور کے جنوب مغرب کی طرف واقعہ ہے۔ اس مسجد کے دو کمرے ہیں۔ یہاں بھی ایک کنواں غسل خانہ ٹوٹیاں اور ایک حجرہ ایک ڈیوڑھی بنوائی۔ اور اس مسجد کی آبادی کے لئے ایک درویش بھی رکھا۔ اس درویش نے راستہ میں پھول بوٹے بھی لگوائے تھے۔ مسجد کی اچھی طرح سے خدمت کرتا تھا۔ اس مسجد کی تعمیر کے وقت معلوم ہوتا تھا۔ گویا آپ نے اپنی قبر مبارک کے نزدیک تیار کرائی۔ سو ویسا ہی ہوا۔

تیسری مسجد محلّہ ڈھدل پورہ میں جو شرقپور کے دائیں طرف ہے۔ ایک چھوٹی

Marfat.com

کیا گیا۔صرف پیشانی مسجد پر کلمہ طیبہ لکھا گیا۔تقریباً پچیس ہزار روپیہ کی رقم اس پر خرچ آئی ہے۔

ساتویں عمارت' مکان شریف میں حضرت امام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ مبارک کی چوٹی (کلس) جو زلزلے کے سبب اونڈھی ہوگئی تھی۔ حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ کو خیال ہوا کہ اِسے درست کرایا جائے۔آپ نے معماروں کو جمع کیا۔ وہ مکان شریف میں آکر حاضر ہوئے۔تو دریافت فرمایا کہ اس کی چوٹی (کلس) مرمت کرنے پر کتنا خرچ آوے گا۔انہوں نے جواب دیا۔قریباً تین ہزار روپیہ صرف کلس باندھنے پر معہ سامان خرچ ہوگا۔آپ نے صلاح ملتوی کردی۔ پھر حافظ محمد عبداللہ صاحب سکنہ چھاؤنی فیروز پور۔مستری کرم الدین صاحب سکنہ شرقپور شریف فتح محمد خاں سکنہ گوروہر سہائے اور ایک اور شخص بھی ہمراہ تھا۔ نام اب یاد نہیں۔ان چاروں کو آپ نے قصبہ مکان شریف روانہ کیا اور فرمایا اللہ کا نام لے کر جاؤ۔ یہ چاروں صاحبان مکان شریف پہنچے۔مختصر یہ کہ نہائت جانفشانی اور محنت کشی سے یہ کام سرانجام ہوا۔اور قریباً تیرہ صدروپیہ خرچ ہوا۔

آٹھویں عمارت ایک بیٹھک پختہ آپ نے مکان شریف میں تعمیر کرائی۔جس کے دو کمرے اور آگے صحن بھی بہت اچھا تیار کرایا۔آپ کی مکان شریف میں ایک اور مکان بنوانے کی تجویز تھی۔مگر عمر نے وفا نہ کی۔اور یہ تجویز بھی درمیان میں ہی رہی۔

اشاعت کتب: مندرجہ ذیل کتب کے قلمی نسخے آپ کے کتب خانہ میں موجود تھے۔ مراۃ المحققین فارسی جس کا اردو ترجمہ آپ نے کرا کے اُسے چھپایا۔اور اس کی اشاعت بھی عام کی۔ دوسری کتاب ذخیرۃ الملوک ترجمہ منہاج السلوک یہ کتاب بھی فارسی میں تھی۔مولوی غلام قادر صاحب سکنہ کوٹ بھوانی داس والے جو حضرت خواجہ الہ بخش صاحب تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملنے والے تھے۔وہ شرقپور شریف میں مدرس ہوکر آئے

Marfat.com

ہوئے تھے۔آپ کے نہایت ارادتمند ہو گئے تھے۔اور اب بھی ہیں۔اس کتاب کا ترجمہ مولانا صاحب مذکور نے ہی کیا۔ یہ کتاب ۱۳۳۴ھ میں چھپی ۔ یہ کتاب تین سو بارہ صفحات کی ہے۔مولانا صاحب نے اس کتاب کے شروع میں دو نظمیں لکھی ہیں جس کا ہر سطر کے شروع کا پہلا حرف لیا جائے اور ان سب کو سلسلہ وار ملایا جائے تو مولوی شیر محمد شرقپوری'' برآمد ہوتا ہے یہ حروف اس طریقہ پر اس واسطے لکھنے پڑے کہ آپ اپنا نام کتاب میں لکھنا پسند نہیں فرماتے تھے۔

تیسری کتاب حکایات الصالحین ترجمہ مجالس المحسنین ہے۔اس کتاب کی کاپی سید نور الحسن شاہ صاحب نے لکھی ہے اس کے آٹھ سو بیاسی صفحے ہیں۔اس کے علاوہ اور کتابیں بھی ضروری منگوا کر مفت تقسیم کر دیتے حضرت قبلہ میاں صاحب علیہ الرحمۃ میں جہاں بہت سے نمایاں صفات درجہ کمالات پر ذات باری عزاسمہ نے آپ کی فطرت میں ودیعت فرمائے تھے۔اس سب سے زیادہ جذبہ محبت تھا۔جس کی وجہ سے آپ کی توجہ میں کسی دوسری چیز کی گنجائش نہ تھی۔اسی محبت کا نتیجہ تھا۔کہ آپ نے کوئی عمل ایسا نہیں کیا جس میں نمود ہو۔اسی محبت کا ایک جزو تھا کہ وہ تعمیرات مساجد کی بنا ہوئی اور کتب تصوف کی اشاعت کا باعث ہوئی۔ چنانچہ مذکورہ بالا مساجد تیار ہوئیں اور کتب کی طباعت فرما کر مفت تقسیم فرمائیں۔لیکن نہ مسجدوں پر کہیں بانی مسجد کا نام ملتا ہے۔نہ کتب پر سبحان اللہ۔کتنا بڑا اخلاص تھا۔اپنا رہائشی مکان وہی پرانا اور سادہ رکھا اور نہائت تنگی او تکلیف سے اسی میں عمر گزاری۔اللہ اکبر۔(خزینہ معرفت صفحہ ۱۳۸-۱۴۰)

مرض الموت اور وفات: اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بیماری اور وفات کے بارے میں جناب حضرت صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ نے بالتفصیل بیان فرمایا ہے۔آپ فرماتے ہیں۔

ایک روز بندہ شرقپور شریف حاضر خدمت ہوا۔تو آپ نے فرمایا دیکھیں ہم

Marfat.com

دونوں میں سے کون پہلے اس جہان فانی سے رخصت ہوگا۔ بندہ نے چند یوم آپ کی خدمت میں قیام کیا۔ اور قصور واپس آ گیا۔ دو ماہ کے بعد معلوم ہوا کہ آپ سخت بیمار ہیں۔ اور آپ چھ جمعہ سے مسجد میں تشریف نہیں لائے۔ ڈاکٹروں نے مشورہ دیا کہ آپ کشمیر تشریف لے جائیں۔ جب کشمیر پہنچے۔ تو وہاں آپ نے تین دن قیام فرمایا۔ طبیعت زیادہ علیل ہوگئی۔ پھر واپس لاہور تشریف لائے۔ وہاں آ کر بندہ کو یاد فرمایا۔ بندہ لاہور حاضر خدمت ہوا۔ دو روز خدمت میں رہ کر رخصت طلب کی۔ آپ نے آبدیدہ ہوکر بندہ کے چہرہ پر دونوں ہاتھ پھیرے۔ اور فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ میری وفات کے وقت آپ اور قاری الٰہ بخش صاحب بھی میرے پاس ہوں بندہ قصور واپس آ گیا۔ پانچ روز کے بعد پھر لاہور حاضر خدمت ہوا۔ ڈاکٹروں اور حکیموں نے جواب دے دیا اور کہا کہ آج آپ کی وفات ہو جائے گی اور یہ تجویز پاس ہوئی کہ آپ کو شرقپور شریف لے چلیں۔ کسی کو جرأت نہ پڑی کہ عرض کرے۔ بندہ کی طرف سے دین محمد نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ شرقپور شریف چلیں۔ آپ نے فرمایا یہ کس کی تجویز ہے؟ اُس نے عرض کی کہ ابراہیم قصور والے کی'' تو آپ نے فرمایا کہ ابراہیم اور رب نواز خان میرے ہمراہ چلیں گے؟ اس نے عرض کی جی ہاں چلیں گے۔ جب موٹر پر آپ کی چارپائی رکھی گئی اور ہم سب سوار ہوکر شرقپور شریف کی طرف چلے تو فرمایا یہ کس کی تجویز ہے عرض کی ابراہیم کی'' پھر فرمایا آج ہم کو فنائے تامہ نصیب ہوئی ہے۔ شرقپور شریف پہنچ کر تقریباً 25 یوم بیمار رہے ان ایام میں بندہ کے ذمہ کچھ قرضہ تھا۔ چارصد روپیہ آپ نے عنایت فرمایا۔ ہر وقت آپ کی زبان مبارک پر تبلیغ اور تلقین جاری رہی۔ اور بیس دن آپ اردو زبان میں گفتگو فرماتے رہے۔

حضرت نورالحسن شاہ صاحب کو حضرت کیلیانوالہ روانہ فرمایا اور خود فرمایا جب تک ہم حضرت کیلیانوالہ میں مقیم نہیں ہوں گے۔ ہمارا کام نہیں بنے گا اور آپ نے اپنے

Marfat.com

پیر بھائی مولوی چراغ دین صاحب کو تیسرا کلمہ پڑھنے کی اجازت فرمائی بندہ پر بھی بہت سی مہربانیاں فرمائیں۔ جو احاطہ تحریر میں نہیں آسکتیں۔ منجملہ اُن کی یہ وصیت کی کہ کبھی مکان شریف چلے جایا کرنا۔ اور کبھی قصور قریباً 20 روز اس تصور میں رہے اور ''فرماتے ہم مکان شریف میں ہیں۔''

تین ربیع الاول ۱۳۴۷ھ بروز پیر (دوشنبہ) بوقت پانچ بجے شام آپ کو سکرات موت شروع ہو گئے۔ رات ساڑھے دس بجے وہ مرغ ملکوتی وہ شہباز لاہوتی اپنے آشیانہ کی طرف پرواز فرما گیا۔ (خزینہ معرفت از محمد ابراہیم قصوریؒ صفحہ ۳۸۶)

Marfat.com

آپؒ کا مسلک

موجودہ زمانہ نہایت نازک اور پرآشوب زمانہ ہے۔ شریعت الیہ کے ہر حکم سے روگردانی کو حیلے بہانوں سے روا سمجھا جا رہا ہے عقائد فاسدہ کو کسی نہ کسی تاویل سے جائز بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ محارم شرعیہ حلال کئے جا رہے ہیں زمانہ حاضر کی تہذیب نو اور اپنی عقل رسا کے بل بوتے پر شریعت کے کسی حکم کو سچی تعمیل اور راستباز انہ اطاعت کے لئے باقی نہیں چھوڑا جا رہا تہذیب مغرب سے اس قدر متاثر ہو رہے ہیں کہ اپنے اصل کو بھی بھول گئے ہیں۔ دشمنان اسلام دین اسلام کی سچی تعلیمات کو دنیا سے ہی مٹا دینے کی کوشش میں ہیں۔ اسلام کی تعلیمات مطہرہ میں ابہام پیدا کرنے کے لئے اپنے عقائد باطلہ کو عین اسلام قرار دیتے ہیں علمائے سؤ شعوری اور لاشعوری طور پر ان کے مدومعاون بن رہے ہیں اور مسلک صحیحہ کو شرک و بدعت قرار دے کر مسلمانوں کو صراط مستقیم سے دور لے جا رہے ہیں۔

جہاں پیران عظام اور علمائے حق ان خیالات فاسدہ کے رد میں لگے ہوئے ہیں وہاں علمائے سوء بھی مختلف اطراف سے تعلیمات اسلام پر حملہ آور ہو رہے ہیں۔ اب انہوں نے نہایت خطرناک راستہ اپنا لیا ہے۔ جو عام قاری کے لئے تشویش کا باعث ہے۔ اولیاء کرام کی تعلیمات کو اس طرح پیش کیا جا رہا ہے کہ صحیح العقیدہ عقیدت مند

Marfat.com

پریشان ہو جاتا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے دین الٰہی کی فضولیات کی وجہ سے جو محتاط رویہ اختیار کیا اسے ان کا عقیدہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ مکتوبات شریف میں آپؒ نے اپنے عقیدہ کی بڑی مفصل وضاحت فرمائی ہے۔ جو سلسلہ نقشبندیہ کے عقائد کا اظہار ہے۔ پچھلے چند سالوں سے علمائے سوء اعلیٰ حضرت قدوۃ الواصلین، شمس العارفین، عارف اکمل عالم باعمل، جنید زمانی، شیر ربانی، میاں شیر محمد صاحب مجددی نقشبندی شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی ذات پاک کو اپنے مذموم مقاصد کے لئے استعمال کرنے کی ناپاک کوشش میں لگے ہوئے ہیں دریں حالات اب ضروری ہو گیا ہے کہ اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کو نہ صرف تقریری بلکہ تحریری طور پر عیاں کیا جائے تاکہ متعلقین اور متوسلین سلسلہ عالیہ مکر و فریب کے اس جال سے جو علمائے سو پھیلا رہے ہیں بچ سکیں۔ یہاں صرف ان اعمال کا ذکر کیا جائے گا جن کو علمائے سوء شرک و بدعت شمار کرتے ہیں۔

ذکر خفی وجلی: سلسلہ نقشبندیہ کے بزرگان ذکر خفی کی تلقین کرتے تھے۔ اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی ذکر خفی کو پسند کرتے تھے اور اپنے ملنے والوں کو ذکر خفی کی تلقین کرتے تھے۔ صوفی محمد ابراہیم صاحب لکھتے ہیں کہ ایک شخص آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ ذکر بالجہر ایسا ہے جیسا کہ سوئی سے زمین کھودنا آپؒ نے فرمایا اگر ذکر جہر ایسا ہے تو ذکر خفی اس طرح ہے کہ جس طرح کنوئیں میں کھدائی کے وقت رسہ کا لگا دینا۔ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ ذکر خفی کو ترجیح دیا کرتے تھے ذکر جہر کے بھی خلاف نہ تھے۔[1]

درود شریف: نقشبندی مشائخ ذکر کے ساتھ ساتھ درود شریف پڑھنے کی بھی تلقین کرتے ہیں اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم درود شریف اس طرح پڑھتے ہیں گویا خداوند کریم سے مخاطب ہیں پورے حضور کے ساتھ۔[2] آپ درود

Marfat.com

حضری پڑھا کرتے تھے یاروں کو بھی اسی درود شریف کی تلقین کرتے تھے۔

صلوات ندائیہ: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج کل صلوات ندائیہ کو شرک کہا جا رہا ہے اور پھر یہ بھی دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک تھا حالانکہ اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ صلوات ندائیہ کو جائز سمجھتے تھے۔ حضرت صاحبزادہ محمد عمر صاحب رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ مجاز اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ بندہ حاضر خدمت ہوا اور مولوی محمد حسین علی کا رسالہ در بارہ ندا یارسول اللہ مجھے کہیں راستے میں مل گیا جو علم غیب کی بابت لکھا تھا اور یا رسول اللہ کہنا ناجائز اس میں قرار دیا گیا تھا وہ میری جیب میں تھا چونکہ اوراد فتحیہ میں صلوات ندائیہ تھے حضورؒ کی خدمت میں بیٹھا ہی تھا کہ آپؒ نے فرمایا کہ اوراد فتحیہ کے تمام اذکار اور دعائیں نہایت صحیح اور ماثورہ طریقہ سے مروی ہیں۔ اس میں کسی طرح کا تذبذب (تردد) نہیں بڑی برکت سے پر ہیں۔ ۳

اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ خواص کو اوراد فتحیہ پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے وہ نہ صرف اس کو پڑھنے کی اجازت فرماتے بلکہ اپنے پاس سے طبع شدہ اوراد فتحیہ عنایت بھی فرمایا کرتے تھے صاحبزادہ محمد عمر صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اوراد فتحیہ بھی خاص کو فرماتے چنانچہ مجھے پہلی بار ہی اجازت بخشی۔ ۴ جناب مظفر حسین صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرے والد محترم ڈاکٹر نواب دین مرحوم مغفور نے وفات سے چند روز پہلے اوراد فتحیہ کا ایک نسخہ میرے سپرد کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ نسخہ مجھے میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ہاتھ سے عنایت فرمایا تھا چونکہ آج کل یہ اوراد با آسانی دستیاب نہیں ہیں اس لئے ان کی طباعت کروا دو میں انہیں تقسیم کرنا چاہتا ہوں۔ ۵

علم غیب: اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم غیب ہونے پر یقین رکھتے تھے۔ چودھری نور احمد مقبول بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص

Marfat.com

اس نیت سے حضرت قبلہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر بحث کرے گا جب وہ شرقپور شریف پہنچا تو اسے سخت بھوک لگی اس نے دو آنے کی جلیبیاں حلوائی کی دکان سے لیں اور ایک لکڑی کے تخت پر بیٹھ کر کھا لیں پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مجلس میں بیٹھ گیا۔ آپؒ نے ایک اور شخص کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ بعض بیلی آتے ہیں مگر نفس امارہ پر اتنا ضبط نہیں کہ بھوک برداشت کر سکیں دو آنے کی جلیبیاں خریدیں اور بازار میں لکڑی کے تخت پر بیٹھ کر کھا لیں نہ بسم اللہ پڑھی نہ الحمد اللہ کہا کھا پی کر آ گئے حالانکہ انہیں علم ہے کہ یہاں لنگر تقسیم ہوتا ہے پاک طیب سادہ کھانا ملتا ہے حلوائی کی مٹھائی جو طیب چیز نہیں کھائی اور آ گئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم شریف پر بحث کرنے کے لئے۔[٦]

احمد علی قائد قصوری صاحب لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے آپ کی مجلس میں آ کر سوال کیا کہ آپ اہل سنت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب ہے اس کے متعلق آپ کے پاس کوئی دلیل یا جواب ہے۔ آپؒ نے فرمایا وہ سب سے بڑا غیب کیا ہے جو ہم سے پوشیدہ ہے لیکن اس پر ہمارا ایمان ہے اس نے فوراً جواب دیا اللہ تعالیٰ آپ نے فرمایا پھر تو سب سے بڑا غیب اللہ تعالیٰ ہی میرے آقا کملی والے صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ چھپا تو دنیا کی کون سی چیز حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے چھپ سکے گی۔ جب اس شخص نے آپ کی زبان سے یہ الفاظ سنے تو اس کے دل پر اثر کر گئے اور وہ فوراً اپنے برے عقیدہ سے تائب ہو گیا۔[۷]

حاضر ناظر: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ تھا کہ آپ حاضر ناظر ہیں۔ صاحبزادہ محمد عمر صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بشر ہیں لیکن حاضر ناظر بھی۔[۸] اور مزید فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو دور سے سننے اور پہچاننے کی طاقت دے سکتا ہے تو کیا نبی

Marfat.com

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کان دور سننے کے لئے نہیں بنا سکتا۔ ۹؎

یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیأللہ: صوفی ابراہیم صاحب مرحوم اعلیٰ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت میاں صاحبؒ بعد مغرب وظائف سے فارغ ہو کر یہ اسم بڑے ذوق وشوق سے پڑھا کرتے تھے۔ ''یا حضرت سلطان شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیأللہ۔ ۱۰؎

ایک دن دو شخص حاضر خدمت ہوئے جو لاہور سے آتے ہوئے راستہ میں اسی وظیفہ کے متعلق بحث کرتے آئے تھے ایک کہتا تھا کہ آپؒ یہ اسم نہیں پڑھا کرتے دوسرا کہتا آپؒ پڑھا کرتے ہیں حتیٰ کہ آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؒ نے دیکھ کر فرمایا۔ کون کہتا ہے کہ میں نہیں پڑھا کرتا پھر آپؒ نے یہی اسم کئی بار ان کے سامنے بھی پڑھا۔ ۱۱؎

گیارھویں شریف: اعلیٰ حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کو غوث الثقلین پیر دستگیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے بڑی عقیدت تھی آپ سرکار بغداد کا ذکر نہایت ادب واحترام کے ساتھ کرتے تھے۔ اس طرح فرمایا کرتے بغداد والی سرکار نے اس طرح فرمایا بغداد والی سرکار اس طرح فرماتی ہیں اور آپؒ کی مبارک آنکھیں اس جانب ہو جاتی تھیں گویا دیکھ رہے ہیں۔ ۱۲؎

ایک دفعہ آپ قصور تشریف لائے اسٹیشن کے قریب پہنچ کر بندہ (صوفی صاحب) کو فرمایا کہ سلیمان آہنگر سے ایک روپیہ لاؤ بندہ اس شخص سے ایک روپیہ لے کر آپ کے پاس پہنچا تو آپ نے اس میں سے ایک ٹکٹ لاہور کا خرید کیا جب آپ مکان شریف عرس مبارک پر تشریف لے جاتے تو توکل پر پاپیادہ ہی شرق پور سے روانگی فرماتے عید کے چاند کی گیارھویں رات لاہور شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر مسجد میں گیارھویں شریف میں شامل ہوتے جن جن یاروں نے مکان شریف جانا ہوتا وہ

Marfat.com

لاہور اسی جگہ آپؒ کی خدمت میں پہنچ جاتے۔ ۱۲؎

عرس: اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہر سال مکان شریف عرس مبارک پر تشریف لے جاتے تھے مندرجہ بالا اقتباس میں بھی آپؒ کے مکان شریف عرس میں شامل ہونے کا ذکر ہے۔ صاحبزادہ محمد عمر صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خوش قسمتی سے جب میں دوسری بار شوال ۱۳۴۳ھ میں حاضر ہوا تو حسن اتفاق سے عرس مکان شریف کی تقریب پر حضور جانے والے تھے۔ قدم بوس ہوتے ہی فرمایا مکان شریف عرس پر جانے کا ارادہ ہے تمہاری کیا مرضی ہے عرض کیا جس طرح حضور کا ارشاد ہو فرمایا اچھا ہے کہ تم بھی دیکھ لو۔ ۱۴؎

مزارات سے عقیدت اور فیض کے حصول کی تلقین: اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ مخلصین کو پاک لوگوں کے مزارات پر حاضر ہونے کی تلقین فرماتے اور ان سے فیوض باطنی کے حاصل کرنے کا ارشاد فرماتے۔ صاحبزادہ محمد عمر صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں جب میں نے اپنی باطنی شکائت حضور کی خدمت میں کی تو فرمایا درود شریف پڑھتے ہوئے حضرت صاحب (حضرت غلام مرتضیٰؒ) کے مزار کا خیال کر لیا کرو ضرور فائدہ ہو گا۔ ۱۵؎

مولانا حکیم عبدالرسول صاحب فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت میاں صاحب قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا بیر بل شریف تم سے کتنی دور ہے میں نے عرض کیا تین کوس آپؒ نے فرمایا حضرت غلام مرتضیٰ بیر بلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر جایا کرو حضرت کے مزار پر جایا کرو حضرت کے مزار کو نہ چھوڑنا غنیمت سمجھنا نہ چھوڑنا تین مرتبہ یہی الفاظ دہراتے رہے۔ ۱۶؎

تصورِ شیخ: اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں اسم ذات کا تصور کافی ہے۔ لیکن جب کوئی مخلص درد و محبت کی کمی کی شکایت کرتا آپ نہایت

Marfat.com

لطیف پیرائے میں تصور شیخ کی طرف کنائے فرماتے چنانچہ کئی دوستوں سے فرمایا مجھے اپنے پاس ہی سمجھا کرو میں تمہیں یہاں بیٹھے دیکھتا ہوں تم بھی مجھے گھر سے دیکھنے کی کوشش کرو۔ گاہے گاہے فرماتے میں نے کبھی کسی کو تصور شیخ کے بارے میں نہیں کہا لیکن بزرگ فرماتے تھے تصور میں چنداں قباحت تو نہیں لیکن میں کسی کو نہیں کہتا اور نہیں تو درود شریف میں میرا خیال کرلیا کرو۔ ۱۷

حوالہ جات:

۱۔ صوفی محمد ابراہیم خزینہ معرفت صفحہ ۳۲۴ مطبوعہ ۱۳۵۰ ہجری

۲۔ صوفی محمد ابراہیم خزینہ معرفت صفحہ ۳۱۹ مطبوعہ ۱۳۵۰ ہجری

۳۔ صاحبزادہ محمد عمر بیر بلوی صاحب "انقلاب الحقیقت حصہ اول صفحہ ۷۴ مطبوعہ آفتاب برقی پریس امرتسر

۴۔ صاحبزادہ محمد عمر بیر بلوی صاحب "انقلاب الحقیقت حصہ اول صفحہ ۷۴ مطبوعہ آفتاب برقی پریس امرتسر

۵۔ اورادِ فتحیہ از حضرت امیر کبیر علی ہمدانی صفحہ آخر مطبوعہ ادارہ تصوف موہنی روڈ لاہور۔

۶۔ چودھری نور احمد مقبول بی اے خزینہ کرم مطبوعہ لاہور ۱۹۷۸ء صفحہ ۱۸۰

۷۔ احمد علی قائد شرقپوری آفتاب ولایت مطبع اشرف پریس ایک روڈ لاہور ۱۹۶۰ء صفحہ ۹۰

۸۔ صاحبزادہ محمد عمر بیر بلوی صاحب "انقلاب الحقیقت حصہ اول صفحہ ۷۴ مطبوعہ آفتاب برقی پریس امرتسر

۹۔ صاحبزادہ محمد عمر بیر بلوی صاحب "انقلاب الحقیقت حصہ اول صفحہ ۷۴ مطبوعہ آفتاب برقی پریس امرتسر

۱۰۔ صوفی محمد ابراہیم خزینہ معرفت صفحہ ۳۲۷ مطبوعہ ۱۳۵۰ ہجری

۱۱۔ صوفی محمد ابراہیم خزینہ معرفت صفحہ ۳۲۷ مطبوعہ ۱۳۵۰ ہجری

۱۲۔ صاحبزادہ محمد عمر بیر بلوی صاحب "انقلاب الحقیقت حصہ اول صفحہ ۷۵ مطبوعہ آفتاب برقی پریس امرتسر

۱۳۔ صوفی محمد ابراہیم خزینہ معرفت صفحہ ۱۴۶ مطبوعہ ۱۳۵۰ ہجری

۱۴۔ صاحبزادہ محمد عمر بیر بلوی صاحب "انقلاب الحقیقت حصہ اول صفحہ ۶۲ - ۶۱ مطبوعہ آفتاب برقی پریس امرتسر

۱۵۔ صاحبزادہ محمد عمر بیر بلوی صاحب "انقلاب الحقیقت حصہ اول صفحہ ۶۸ مطبوعہ آفتاب برقی پریس امرتسر

۱۶۔ ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف شیر ربانی نمبر صفحہ ۱۴۳

Marfat.com

۱۷؎ صاحبزادہ محمد عمر بیربلوی صاحب انقلاب الحقیقت حصہ اول صفحہ ۶۶، ۶۷ مطبوعہ آفتاب برقی پریس امرتسر

مدیر اعلیٰ
حضرت صاحبزادہ
میاں جمیل احمد شرقپوری

مسلک اہلسنت والجماعت کا نقیب
سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کا ترجمان
روحانی و اخلاقی اقدار کا حامل

ماہنامہ نورِ اسلام شرقپور شریف

- خود پڑھیے، اپنے بچوں کو پڑھایئے اور دوستوں کو پڑھنے کی ترغیب دیں،
- تبلیغی مشن کو آگے بڑھانے کے لیے ادارے کے ساتھ اپنا اخلاقی اور مالی تعاون کیجئے،
- اپنے کاروبار کے فروغ کے لیے اپنے ادارے کے اشتہارات ارسال کریں اس طرح آپ کے کاروبار کا تعارف بھی بڑھے گا اور دینی تبلیغ میں آپ کی معاونت بھی ہوگی،

سالانہ خریدار بننے کے لیے دفتر سے رابطہ کریں

فی شمارہ	۹ روپے
زر سالانہ	۱۰۰ روپے

دفتر ماہنامہ نورِ اسلام شرقپور شریف
کاشانہ شبیر ربانی مکان نمبر ۵ اجمیری سٹریٹ ہجویری محلہ داتا گنج بخش لاہور

Marfat.com

اتباعِ سُنّت

لفظ سنت کا اطلاق ہر اس قول، فعل اور تقریر پر ہوتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے منسوب ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہو کر ہم تک پہنچا ہو۔ اس معنی کی رو سے سنت لفظ حدیث کے مترادف ہے لیکن سنت کا ایک دوسرا مفہوم بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ روش اور عملی طریقہ جس پر عہدِ نبویؐ سے مسلسل تعامل جاری ہے سنت کے معنی کی رُو سے ایسا ممکن ہے کہ خاص حالات کے تحت خاص مدت کیلئے کسی حکم پر عمل ہوتا رہا ہو۔ لیکن ان حالات کے دور ہو جانے پر وہ حکم منسوخ ہو چکا ہو۔

اُمتِ محمدیہؐ کے لئے طریق سنت اختیار کرنا لازمی ہے کوئی عمل اس وقت تک مقبول نہیں ہوتا جب تک کہ وہ سنت کے تابع نہ ہو سنت پر عمل کرنے والا فیضانِ نبوت سے سرشار ہوتا ہے۔ کسی مسلمان کو فیضانِ نبوت ہی درجاتِ خداوندی سے نوازتا ہے اور فیضانِ نبوت سے ہی کوئی مسلمان ولایت کے درجہ تک پہنچ سکتا ہے لیکن اگر وہ تارک سنت ہو تو پھر ولایت کا حاصل ہونا ناممکن ہے کیونکہ ولایت نبوت کا تابع ہے۔ قرآن مجید میں خود اللہ تعالیٰ سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کرنے پر تلقین فرماتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اے

میرے محبوب! ان لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت چاہتے ہو تو میری تابعداری کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔'' اور پھر ارشاد فرمایا

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے بہترین نمونہ ہیں۔
اس نمونہ کے مطابق ڈھل جاؤ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں دیں مضبوطی سے پکڑ لو اور جس سے منع کریں، اس سے رک جاؤ۔ اس سے سنت کی اہمیت ہر مسلمان پر ظاہر ہوتی ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بعد تمام اولیائے کرام نے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خاصا زور دیا۔ خود اپنی زندگی کو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق بسر کرتے اور اپنے ملنے جلنے والوں کو سنت کی پیروی کی تلقین فرماتے رہے جب کوئی شخص خلاف سنت عمل کرتا تو ان کو دکھ ہوتا اور فوراً اسے ٹوکتے تھے۔ حضرت ابراہیم ادھمؒ فرماتے ہیں: تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دعویٰ تو کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ترک کر دیا ہے حضرت ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں لوگوں نے اپنی خواہشات کی پیروی کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو پسِ پشت ڈال دیا۔ بشر الحافی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپؐ نے مجھ سے فرمایا کچھ معلوم ہے تمہیں اپنے زمانہ کے لوگوں پر کیوں برتری حاصل ہے پھر خود ہی ارشاد فرمایا چونکہ تم میری سنت کی پیروی کرتے ہو اور اللہ کے نیک بندوں کا احترام کرتے ہو۔ حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے مخلوق کی تمام راہیں بند ہیں اس کے لئے صرف ایک راستہ کھلا ہے جو سنت کی پیروی کرنا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ قدس سرہ ایک مکتوب میں فرماتے ہیں۔ ہر فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی سے ہر کمال آپ کی شریعت کے اتباع سے وابستہ ہے۔ مثلاً سنت نبویؐ کے اتباع کے طور پر دوپہر کا سونا، قیلولہ کرنا، کروڑوں راتیں جاگنے سے بہتر اور افضل ہے اگر یہ شب بیداری سنت کے مطابق نہ ہو۔ جب سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی اہمیت ہو تو پھر یہ کیسے ممکن تھا کہ شیر ربانی جنید ثانی حضرت میاں

Marfat.com

شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ اس کو اوڑھنا بچھونا نہ بنا لیتے۔ اعلیٰ حضرت میاں صاحبؒ ان بزرگوں میں سے تھے جنہیں دیکھنا چشم فلک کو کبھی کبھی نصیب ہوتا ہے آپؒ سرتاپا سنت کا نمونہ تھے۔ آپؒ کا اٹھنا، بیٹھنا، چلنا پھرنا، سونا جاگنا، کھانا پینا، لین دین اوڑھنا پہننا، دیکھنا بھالنا نہانا، دھونا غرض ہر عمل میں سنت کے مطابق تھا۔ بڑے بڑے علماء اور سنت کے دعویدار جب آپ سے ملتے تو پکار اٹھتے تھے کہ ہمارے تو خالی دعوے ہی دعوے ہیں۔ سنت کا صحیح نمونہ دیکھنا ہے تو شرقپور شریف میں جا دیکھیں۔ آپؒ کی اکسیر صحبت سے مسجدوں، بازاروں، دفتروں کھیتوں، دکانوں کارخانوں، حکومت کے ایوانوں اور غریبوں کی جھونپڑیوں میں آپؒ کے ملنے والے سنت کا چلتا پھرتا نمونہ بنے رہتے۔ آج تک بھی آپ کے ملنے والے ایک نظر میں پہچان لئے جاتے ہیں۔ ان کے انداز ہی کچھ نرالے ہیں۔ اسے کہتے ہیں شیخ کی تربیت وہ ایسی کٹھالی میں سے ہو کر نکلتے تھے جو ایک دفعہ ہی کندن بنا دیتی تھی ان کی مجلس میں جانے سے پہلے ہر شخص کو ایک تیاری کی ضرورت تھی یہ صرف نئے آنے والوں پر ہی موقوف نہ تھی بلکہ مدتوں آنے والے بھی اس سے مبرا نہ تھے ہر بار سنت نبویؐ کی کوئی نہ کوئی نئی جھلک نظر آتی۔ سراپا سنت جب کسی کی معمولی سی حرکت بھی خلاف سنت دیکھتے تو فوراً اس پر برس پڑتے اور اس حرکت سے سخت نفرت کا اظہار کرتے۔ اس معاملہ میں چھوٹے بڑے ادنیٰ اعلیٰ کی کوئی تمیز نہ تھی۔ بلاشبہ ہر صاحب ارشاد کا طریقہ الگ الگ ہوتا ہے اور اس بارے میں کسی پر اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔ بہت جگہ معمولی معمولی باتوں پر گرفت نہیں کی جاتی اور بعض دفعہ بڑی باتوں کی اصلاح کے لئے بھی التواء سے کام لیا جاتا ہے اور آہستہ آہستہ راہ راست پر لانے کی سعی کی جاتی ہے یہ درست ہی ہے اور زمانہ کے مطابق بھی مگر کچھ ہستیاں مستثنیٰ بھی ہوتی ہیں۔ حضرت میاں صاحب بھی ان مستثنیٰ ہستیوں میں سے تھے۔ آپؒ نے بڑے بڑے فرعونوں کو انسان بنایا بڑے بڑے منہ زوروں کو رام کیا۔ انتہا درجے کے گمراہوں کو سیدھی راہ

Marfat.com

دکھائی۔ خدا کے منکروں کو خدا پر ایمان بخشا آپؒ کے ہاں التوا کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا ایک نظر اور پہلی صحبت کام کر جاتی تھی سنت کے خلاف کوئی فعل دیکھتے تو تیغ بے نیام بن جاتے پھر کون بڑا اور کون چھوٹا۔ ایک مولوی صاحب آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے دورانِ گفتگو مولوی صاحب فرمانے لگے کہ حدیث شریف کے مطابق سب کچھ ہی ہو گا۔ آپؒ نے فرمایا: ''مولوی صاحب اگر نہر جاری ہو اور اس میں جا بجا سوراخ ہو جائیں تو کدال لے کر ان سوراخوں کو بند کرنا چاہئے یا زیادہ کھول دینا چاہئے مولوی صاحب نے حیران ہو کر جواب دیا اس حالت میں سوراخوں کو بند کرنا چاہئے۔ پھر آپؒ نے فرمایا اس وقت سنت کی نگرانی کی سخت ضرورت ہے ایسے گئے گزرے زمانہ میں جو شخص سنت کی نگرانی کرے گا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ قیامت کو میرے ساتھ ہو گا اور اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

راقم الحروف کی بدقسمتی ہے کہ میاں صاحبؒ کو نہ دیکھا۔ ان کی صحبتِ مبارک سے فیضیاب نہ ہو سکا۔ اپنے والد صاحب کی زبانی آپؒ کے دیگر ملنے والوں سے اور مختلف کتابوں سے حضرت میاں صاحبؒ کے گفتار و کردار کے جو نوادر چنے ہیں ان کو مختصر سے مضمون میں سمونا میرے جیسے کم علم انسان کے بس کا روگ نہیں۔ میاں صاحبؒ کی زندگی مبارک کو بیان کرنا اور میرا قلم۔

چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک

فرنگی تہذیب کے زیر اثر داڑھی رکھنا آج کے زمانہ میں کتنا دشوار ہے بلکہ میرے خیال میں ایک بڑا اجہاد ہے۔ بالخصوص ملازمین کے لئے سخت مشکل ہے ڈاڑھی دیکھ کر افسر بدک جاتے ہیں ڈاڑھی کی بنا پر ہی ترقیاں رک جاتی ہیں۔ سخت سست سننا پڑتا ہے ایسے دور میں بھی آپؒ کے ملنے والوں کے چہروں پر نورانی ڈاڑھیاں موجود ہیں اور یہ کسی خاص طبقے سے مخصوص نہیں جس کے چہرے پر ڈاڑھی نہ ہوا سے نماز کی اگلی

Marfat.com

صف میں جگہ نہ ملتی تھی اگر کوئی کھڑا ہوتا تو اسے پیچھے ہٹا دیا جاتا۔ ڈاڑھی منڈوانے والوں میں ایسے لوگ بھی حاضر ہوتے تھے جو بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہوئے۔ ان کے عہدوں کا خیال نہ کیا جاتا۔ کبھی تو زبانی نصیحت پر ہی بات ٹل جاتی مگر کبھی ایسا بھی ہوتا کہ زناٹے کا تھپڑ پڑتا زبانِ درافشاں سے ارشاد فرماتے کہ سکھوں کے چہروں پر بھی تو ڈاڑھیاں ہیں۔ وہ بھی ملازمت کرتے ہیں۔ سکھ اپنے گرو کے کہنے پر اتنی سختی سے پابند ہیں مگر تمہیں اپنے پیغمبر علیہ السلام کے کہنے پر عمل کرتے ہوئے عار نظر آتی ہے وہی صاحب دوسری دفعہ تشریف لاتے تو چہرے پر ڈاڑھی ہوتی۔ بڑھتی ہوئی مونچھوں کو دیکھ کر دونوں طرف سے پکڑ لیئے اور خوب ہلاتے اور فرماتے یہ کیا بنا رکھا ہے اگر کسی کے سر پر انگریزی فیشن کے بال ہوتے تو ان بالوں کو پکڑ کر خوب ہلاتے اور فرماتے کیا تمہارے باپ دادا کی شکل بھی ایسی ہی تھی۔ تم کو اپنے باپ دادا کی شکل بری معلوم ہوتی ہے۔ لباس سادہ اور موٹے کپڑے کو پسند فرماتے سیاہ لباس اور سیاہ جوتے کو پسند نہ فرماتے اگر کسی کے سر پر لال ٹوپی ہوتی تو فرماتے صرف ٹوپی نصاریٰ کا شعار ہے اور صرف پگڑی یہود کا۔ سر سے لپٹی ہوئی ٹوپی اور پگڑی کا حکم فرماتے باریک کپڑا پہننے سے منع فرماتے۔ انگریزی لباس سے سخت نفرت تھی قمیض کی آستین کھلی رکھتے اور دوسروں کو بھی تلقین فرماتے بند بازوؤں والا قمیض ناپسند فرماتے اگر کوئی ملنے والا ایسی قمیض پہنچتا تو قینچی منگوا کر آستین کاٹ دیتے اور فرماتے ''اب کتنا اچھا لگتا ہے۔ کالر والی قمیض کو سخت ناپسند فرماتے کالروں کو پکڑ کر فرماتے یہ کیا ہے؟ کبھی انہیں اس کے منہ میں دیتے کہ ان سے دودھ تو نہیں نکلتا اور خود کاٹ دیتے پھر فرماتے اب سنتِ نبویؐ کے مطابق ہوا۔ بوٹ پہننے سے روکتے تھے۔ ایسے شخص کو اپنے ہاں سے جوتا دیتے۔ بیٹھنے کا طریقہ یہ تھا کہ ہمیشہ دوزانو بیٹھا کرتے تھے چوکڑی مار بیٹھنے سے منع فرماتے تھے فرمایا کرتے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تو دوزانو بیٹھتے

Marfat.com

تھے اور حضور علیہ السلام بھی دوزانو بیٹھا کرتے تھے۔ حضرتؒ ہر ایک کے ساتھ برابر کا سلوک کرتے اگر خود چارپائی پر بیٹھے ہوتے اور کوئی شخص تعظیماً نیچے زمین پر بیٹھ جاتا تو اصرار سے اُسے چارپائی پر بیٹھنے کو کہتے اگر وہ نہ بیٹھتا تو اس کے ساتھ زمین پر بیٹھ جاتے ارشاد فرماتے بندہ یہ سمجھے کہ ہر وقت خدا کے حضور میں بیٹھا ہوں ننگے سر بیٹھنے سے سخت ناراض ہوتے۔ فرمایا کرتے اگر انگریز کے دربار میں جانا ہو تو خوب اہتمام سے جاتے ہو لیکن خدا کے حضور میں ننگے سر ہی آ جاتے ہو یعنی مسجد میں ننگے سر ہی چلے آتے ہو سنت کے مطابق کھانا دستر خوان پر ہوتا تھا۔ فرمایا کرتے کہ اب مسلمان بھی انگریز کی طرح میز پر کھانا کھاتے ہیں چھری کانٹے کا استعمال کرتے ہیں۔ اُن کو ایسا کرتے ہوئے خیال نہیں آتا کہ یہ خلاف سنت ہے ان سے کوئی پوچھے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق کھانا کھانے سے ان کی حیثیت میں کیا فرق پڑ جاتا ہے۔ سب کی نام کی مُسلمانی ہے مسلمان تو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایک عمل کرتے ہوئے بھی شرم محسوس کرتا ہے آپؒ کے ہاں دو دو تین تین اشخاص مل کر کھانا کھاتے تھے۔ آپؒ کمال شفقت سے کھانا کھلاتے۔ کھانے کے بعد برتن صاف کرنے کا حکم تھا۔ آپؒ فرماتے کہ سالن کے برتن کو صاف کرنا سنت ہے کھانا ہمیشہ ہاتھ دھو کر کھایا جاتا۔ کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کو کہا جاتا اور پھر ''بسم اللہ'' پڑھ کر کھانا شروع ہوتا کھانا کھانے کے بعد دعا پڑھنے کو کہا جاتا۔ آداب مسجد کا خاص خیال رکھنے کو فرمایا کرتے۔ خود سختی سے عمل کرتے اور اپنے ملنے والوں کو تلقین فرماتے جب مسجد میں داخل ہوتے تو ہمیشہ دایاں پاؤں رکھتے اگر کوئی بایاں پاؤں رکھتا تو منع فرماتے اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو ہمیشہ بایاں پاؤں باہر رکھتے۔ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتنا خیال رکھا جاتا کہ مسجد سے نکلتے ہوئے بھی یہ نہ بھولتے کہ دائیں پاؤں میں پہلے جوتا پہننا چاہیے۔ یوں کرتے کہ بایاں پاؤں باہر نکال کر پنجہ بائیں جوتے میں پھنسا لیتے اور پھر دائیں پاؤں

Marfat.com

کو باہر نکال کر دایاں جوتا اچھی طرح پہنتے۔ بعد میں بایاں جوتا بھی پہن لیتے۔ اللہ اکبر! اسے کہتے ہیں سنتِ رسول اللہ ﷺ کا ہر حالت میں خیال رکھنا، مسجد میں دوزانوں بیٹھنے کی تاکید کرتے۔ بات چیت سے منع فرماتے۔ نماز باجماعت کی تاکید فرماتے۔ لوٹے کی ٹونٹی کا منہ قبلہ کی طرف رکھتے اگر اِدھر اُدھر ہوتا تو خود اپنے ہاتھ سے سیدھا کر دیتے۔

آپؒ نہ صرف ان لوگوں کو ہی ڈانٹتے جو سامنے کوئی خلافِ سنت کام کرتے بلکہ دوران سفر میں بھی اگر کوئی خلافِ سنت کام ہوتا تو فوراً اس شخص کی توجہ اس طرف دلاتے اور آئندہ احتیاط کی تلقین فرماتے میں نے اس مضمون میں عمداً ان باتوں کا ذکر کیا ہے جن کی طرف لوگوں کی بہت کم توجہ ہے وہ صرف سنت کی مناسبت کو عبادات تک ہی محدود کر دیتے ہیں معاملات میں سنت کی چنداں پرواہ نہیں کرتے اور پھر اتباعِ سُنت کے دعویٰ کی اہمیت سے غافل ہیں۔ اس کا ایک چھوٹا سا نمونہ ملاحظہ ہو۔ ایک دفعہ ایک صاحب نے آپؒ کو اگالدان پیش کیا اور اس نے اگالدان دائیں طرف رکھا۔ آپؒ نے فرمایا میرا بایاں تو اس طرف ہے۔ غور کا مقام ہے کہ میاں صاحبؒ کے دل میں سنت کی کیا اہمیت تھی اور ان جیسا عاملِ سنت کب پیدا ہوگا۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

سنتِ رسول اللہ ﷺ پر عمل کرنے والے ناپید ہوتے جا رہے ہیں۔ لیکن الحمدللہ شرقپور شریف میں آج بھی وہی طریق جاری ہے اور لوگ راہِ ہدایت پر گامزن ہو کر سنت رسول اللہ ﷺ کے گرانمایاں خزانہ کو ہاتھوں ہاتھ لوٹ رہے ہیں آج بھی شرقپور شریف میں سنت رسول اللہ ﷺ کی پیروی کی تلقین جاری ہے۔ وہی اٹھنے بیٹھنے کے انداز۔ وہی روک ٹوک وہی کھانے کے آداب وہی مسجد کے آداب سنت ﷺ کی وہی اہمیت و تبلیغ۔

Marfat.com

طریقہ تبلیغ

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں انسان کی تخلیق کا مقصد عبادت الٰہی بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وما خلقت الجن والانس الالیعبلون ''میں نے جنات اور انسانوں کو محض اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کرتے رہیں'' ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس آیت پاک کی تفسیر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا فرمان ہے کہ میں نے جنوں اور انسانوں کو کسی اپنی ضرورت کے لئے نہیں پیدا کیا بلکہ صرف اس لئے کہ انہیں ان کے نفع کے لئے اپنی عبادت کا حکم دوں وہ خوشی ناخوشی میرے معبود برحق ہونے کا اقرار کریں مجھے پہچانیں۔ اللہ تعالیٰ کی منشاء ہے کہ انسان دونوں جہانوں میں کامیاب وکامران ہو اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو صراط مستقیم کی نشاندہی فرمائی ہے وہ ہے عبادت الٰہی۔ اور اطاعت الٰہی۔

عبادت الٰہی اور اطاعت الٰہی کے لئے فطری طور پر اللہ تعالیٰ کے احکامات اور مرضیات کا سوال سامنے آتا ہے کیونکہ اطاعت احکامات ہی کی ہوتی ہے جونہی انسان اللہ تعالیٰ کا اطاعت گزار بن کر رہنے کا عزم صمیم کرتا ہے تو وہ لامحالہ یہ جاننا چاہے گا کہ اللہ تعالیٰ کے وہ کون سے احکامات ہیں جن کی ادائیگی سے انسان فلاح پاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی رہنمائی کے لئے انبیاء اور رسولوں کو مبعوث فرمایا جنہوں نے انسان کو اللہ تعالیٰ کے احکامات اور مرضیات سے روشناس کرایا اور توحید کا درس دیا۔ انبیائے کرام علیہم السلام کے بغیر نہ صرف اللہ تعالیٰ کے احکامات کو نہیں جانا جاسکتا بلکہ حقیقت یہ ہے

Marfat.com

کہ ان کے بغیر خود اللہ تعالیٰ اور آخرت کو بھی نہیں جانا جا سکتا۔ یہی وہ ذریعہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی صحیح معرفت اور آخرت کا صحیح علم عطا کرتا ہے اس لئے رسالت کے بغیر اللہ اور آخرت پر ایمان بھی جیسا کہ چاہئے نہیں لایا جا سکتا۔ رسولوں اور انبیاء علیہم السلام نے بنی نوع انسان کو اللہ تعالیٰ کے احکامات اور مرضیات سے نہ صرف روشناس کرایا بلکہ ذاتی طور پر ان پر عمل کر کے بھی دکھایا ان کی زندگیاں عملی نمونہ تھیں۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک ہر نبی نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تفویض کردہ فرض کو بخوبی نبھایا۔ نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آخر میں تشریف لائے اور آپ ﷺ پر سلسلہ نبوت ختم ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت نے پہلے کی تمام شریعتوں کو منسوخ کر دیا اور اب قیامت تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی ہدایات، انسانیت کے لئے مشعل راہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین فرمایا اور دین محمدیؐ کی تکمیل کا اعلان بھی فرما دیا اور امت محمدی کو یہ حکم بھی دیا کہ ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف و ینهون عن المنکر واولئك هم المفلحون تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو بھلائی کی طرف بلاتی رہے اور نیک کاموں کا حکم دیتی رہے اور برے کاموں سے روکتی رہے۔ یہی لوگ فلاح ونجات پانے والے ہیں جب دین مکمل ہو گیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے گواہی لے لی کہ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کے احکامات اپنی امت تک پہنچا دیئے ہیں اور اپنے فرض کو پوری طرح نبھا دیا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تم میں قرآن پاک اور اپنی سنت چھوڑے جا رہا ہوں اس پر عمل کرنا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے قرآن پاک اور سنت کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور اپنی زندگیوں کو قرآن پاک اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق بسر کرنا فرض

Marfat.com

مین سمجھ لیا۔ اور اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کی ایک جماعت پیدا کر دی جس نے قال اللہ تعالیٰ اور قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطراف عالم میں پھیلا دیا۔ اس جماعت میں ہزار ہا مقبولان الٰہی گزرے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق نیک کاموں کی تلقین کی اور برے کاموں کو سختی سے روکا۔ ان مقبولان الٰہی نے اپنے علمی اور روحانی فیوض و برکات کی بنا پر لوگوں کے دلوں پر تصرف فرمایا۔ انہوں نے ہزاروں فرزندان توحید اور بندگان خدا کے دلوں میں شمع ایمان روشن کی اور اپنے اپنے مخصوص انداز میں اسلام کی خدمت سرانجام دی۔

ان مقبولانِ اور نامور ہستیوں میں ایک ہستی حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی بھی تھی۔ آپ مادرزاد ولی تھے سنت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل نمونہ تھے کمالات نبوت کی یہ شان تھی کہ اتباع سنت کے سوا ذرا سی جنبش بھی نہ فرماتے۔ اور اس کے برخلاف کسی کو دیکھنا پسند نہ فرماتے فرمایا کرتے مسلمان وہ ہے جو غیر مشروع فعل کو دیکھے تو شمشیر برہنہ بن جائے اس میں اپنے اور بیگانے کو برابر جانے آپ ظاہر اور باطن میں یکساں تھے خلوت اور جلوت میں ایک ہی کیفیت طاری رہتی آپ نے قلیل عرصہ میں اتباع سنت کی روح تازہ کر دی۔[۲]

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تبلیغ کا اپنا منفرد طریقہ تھا۔ صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیربلوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے طریقہ تبلیغ کے بارے میں فرماتے ہیں۔ ”حضرت میاں صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ سلف صالحین کی طرح چوطرفہ تربیت فرمایا کرتے تھے اور کسی ایک حاضر ہونے والے کو واگزار نہ فرماتے تھے بلکہ اپنی تمام ہمت صرف فرماتے اور جو کچھ اس کی قوت میں ہوتا تھا اسے باہر نکال کر چھوڑتے اور جس جس تربیت کیلئے کوئی مستعد ہوتا تھا اس سے دریغ نہ فرماتے۔[۳]

Marfat.com

آپ کے ہاں تبلیغ کے جمالی اور جلالی نمونے عام ملتے ہیں۔ کہیں آنے والے کے ساتھ بڑی محبت سے پیش آ رہے ہیں اور اس کے آگے بچھے جا رہے ہیں اس کو بڑے پیار سے تلقین کی جا رہی ہے اور کہیں آپ ننگی تلوار کی طرح دلوں کو کاٹ رہے ہیں۔ تند و تیز جملوں کی بارش ہو رہی ہے مار پیٹ بھی ہو رہی ہے۔ یہ دراصل آنے والی کی کیفیت پر منحصر ہوتا تھا۔ خاص طور پر سجادگان پر بڑی توجہ فرماتے تھے۔ ایک سجادگان ہی کی بات نہیں نواب ہوں یا سرکاری ملازم، امراء یا سیاستدان، خواص ہوں یا عوام الناس، بزرگ ہوں یا نوجوان، مالک ہوں یا خادم غرضیکہ جو بھی آیا آپ نے اس کی صلاحیت اور اہلیت کے مطابق تربیت فرمائی اور تلقین کی۔ صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیر بلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

غرض آپ کی طبیعت مبارک نہایت طینت شناس تھی اور ہر ایک طبیعت کی جزوی فرق کو بھی واگزار نہ کرتی وہی سلوک ہوتا جو عین طبیعت طالب اور زائر کے مطابق ہوتا ہے

آپ کے جمالی اور جلالی طریقہ تبلیغ پر ایک نظر ڈالی جاتی ہے تاکہ متوسلین سلسلہ ان سے عبرت پکڑیں اور استفادہ کریں۔

سجادگان:

صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری فرماتے ہیں۔ ایک دفعہ آپ حجرہ شریف تشریف لے گئے چونکہ یہ جگہ بھی آپ کے بزرگوں کا پیر خانہ تھا گدی نشین کی ڈاڑھی کتری ہوئی تھی اور نماز کے اوقات کی پابندی کا اہتمام نہ تھا اور انہوں نے شکار کے واسطے بندوق اور کتے وغیرہ رکھے ہوئے تھے حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا کہ یہ کون سا طریق ہے؟ جو آپ نے اختیار کر رکھا ہے کیا آپ کے آباؤ اجداد ایسا کیا کرتے تھے یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی سنت ہے؟

Marfat.com

یہ سن کر وہ بہت شرمندہ ہوئے اور زار زار روئے اور کہا میں نے سب کچھ اپنے بزرگوں کے خلاف کیا ہے اب میری توبہ۔ آئندہ ایسا کام کبھی نہ کروں گا اور آپ کے ہاتھ پر توبہ کی ۔۵

''میاں صاحب (ایک زائر) خوبصورت پچیس سالہ داڑھی صفا نوجوان تھے تھے آپؒ نے نام پوچھا تو کہا حسین آپ نے فرمایا کیا حسین ہے؟ اس نے کہا جی ہاں آپ نے ٹھوڑی سے پکڑ کر اس کا منہ دائیں بائیں پھرایا اور فرمایا دیکھو یہ حسین کی شکل ہے یہ حسین ہے اتنے میں دو چار طمانچے آپ نے رسید کر دیئے۔ ازاں بعد فرمایا کہو لا الہ الا اللہ انگریز رسول اللہ، لا الہ الا اللہ لندن کعبۃ اللہ وہ بے چارہ ہیبت سے لرز رہا تھا اور مجلس بھی دم بخود تھی پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ باپ دادا بھی دیکھے تھے اس نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا کہ ان کی صورت بھی یہی تھی اس نے کہا جی نہیں فرمایا پھر تجھے کیا ہو گیا میں نے سنا ہے کہ بزرگ تھے ان کی قبر پر اب بھی لوگ حاجات طلب کرنے کے لئے جاتے ہیں کیا ایسا ہی ہے اس نے کہا۔ جی ہاں ایسا ہی ہے تو آپ نے فرمایا کہ پھر تجھے کیا ہو گیا پھر دو چار طمانچے اور لگا دیے ازاں بعد فرمایا کہ کتنے مربعوں کے مالک ہو اس نے کہا چودہ کے آپ نے پھر دو طمانچے لگا دیئے کہ اللہ نے اتنا دے رکھا ہے اور پھر یہ حالت پھر فرمایا کہو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ازاں بعد پوچھا کیا کرتے ہو اس نے کہا ذیلدار ہوں آپ نے فرمایا کہ یہاں کیوں آئے ہو اس نے عرض کیا کہ کپتان آیا ہوا ہے اس سے کچھ کام تھا۔ آپ نے نہایت نرم طبیعت سے فرمایا لوگوں کے فیصلے گھر ہی کر دیا کرو جتنا ہو سکے گھر ہی نمٹا دیا کرو۔ صورت سیرت مسلمانوں کی پیدا کرو انگریزوں کے جو افسر گھر آ جائیں ان کی خدمت کر کے ان کو ٹال دو اور خود ان کے پیچھے نہ دوڑا کرو اب تمہاری پیشی صاحب کے پاس کس وقت ہے وہ چونکہ آپ کی طبیعت سے ناواقف تھا اس سے اسے کچھ معلوم نہ ہوا بلکہ حیران۔ اس نے سمجھا پھر کچھ تادیب ہو پھر فرمایا دوپہر کا

Marfat.com

کھانا یہاں ہی کھانا ازاں بعد اس کا ہاتھ پکڑا اوپر منزل میں اس لئے گئے۔ رمز شناسوں نے کہا مار پیٹ تو بہت دکھائی لیکن حسین جس کام کے لئے آیا تھا وہ ہو گیا۔ ۶

صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''مکان شریف کے عرس کے موقع پر آپ تشریف لے گئے تو میاں مخزن گاؤ تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ آپ نے ان کو فرمایا کہ اللہ کریم کسی کو صاحبزادہ نہ بنائے بندہ بنا دے۔ ۷

ایک دفعہ مکان شریف میں میر لطف اللہ صاحب نے اپنے بزرگوں میں سے کسی کا ختم دلوایا تو آپ کو ختم میں طلب فرمایا آپ نے فرمایا کہ ختم سے کیا فائدہ بزرگوں کی روح تو آپ پر ناراض ہے خود غرضیاں چھوڑ دو۔ مقدمے بازی نہ کرو آپ میں صلح صفائی سے رہو۔ یہ ختم سے بہت بہتر ہے جب کوئی شخص الٰہی قانون چھوڑ کر انگریزوں کی عدالت میں جاتا ہے تو اس کا ایمان نہیں رہتا۔ ۸

صوفی محمد ابراہم صاحب قصوری فرماتے ہیں کہ مکان شریف میں امام الدین نامی ایک زمیندار نے ایک مکان بنانا شروع کیا تو حضرت میر مظہر قیوم صاحب مدظلہ سجادہ نشین وغیرہم نے اس کو بنانے سے روکا اور مقدمہ عدالت میں دائر ہو گیا۔ عرس کے موقع پر جب حضرت میاں صاحب تشریف لے گئے تو اس زمیندار نے آپ سے شکایت کی کہ میں مکان بنانے لگا تو حضرت صاحب نے روک دیا ہے حالانکہ جگہ میری ہے آپ نے حضرت صاحبزادہ سے دریافت کیا تو انہوں نے اپنی ملکیت ظاہر کی۔ آپ نے فرمایا کہ ایک وہ زمانہ تھا کہ لوگ حضرت اعلیٰ یعنی روضہ والوں کو اپنے مکانات اور زمینیں دیتے تھے اور آپ قبول نہ فرماتے تھے آج آپ لوگوں سے جھگڑتے ہیں یہ مکان اس کو دیدیں اور صلح کر لیں۔ ۹

علمأ: علماء کرام سے آپ ہمیشہ شفقت سے پیش آتے اور ان کو سوالیہ انداز میں تبلیغ

Marfat.com

فرماتے۔اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

میں پانی پت گیا امام صاحب تشریف لائے تو بلا عمامہ ٹوپی ہی سے جماعت کرانے لگے میں نے کہا کہ عمامہ کہاں؟ تو وہ کہنے لگے یہ ٹوپی درباری ہے میں نے کہا کس دربار کی ہم نے تو دیکھا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ٹوپی اور عمامہ سے جماعت فرمایا کرتے تھے یہ کس دربار سے آئی؟ امام صاحب نے کہا کہ یہ دربار انگریزی سے اجازت ملی ہے کہ دربار میں ٹوپی ہی سے آجایا کرو اتنے میں میں نے اپنی پگڑی نصفا نصف کر دی ایک نصف ان کے سر پر بندھوا دیا دوسرا نصف اپنے سر پر رکھ لیا اور کہا اب جماعت کراؤ تو وہ حیران ہو کر مجھے دیکھنے لگے جب ان کو معلوم ہوا تو معافی مانگی۔۱۰

صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری بیان فرماتے ہیں:

ایک دفعہ ایک مولوی صاحب حاضر خدمت ہوئے اور تغیر زمانہ کی گفتگو ہونے لگی تو مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حدیث شریف میں بھی ایسا ہی آیا ہے کہ قریب قیامت کے وقت مسجدیں بہت ہوں گی اور نمازی کم اور فسق و فجور کا اس قدر زور ہوگا کہ اسلام کا صرف نام ہی رہ جائے گا اور حدیث شریف کے مطابق سب کچھ ہی ہوگا آپ نے فرمایا مولوی صاحب اگر نہر جاری ہو اور اس میں جا بجا سوراخ ہو کر پانی ادھر ادھر بہنا شروع ہو جائے تو کدال لے کر ان سوراخوں کو زیادہ فراخ کرنا چاہئے یا بند کرنا چاہئے۔ یہ سن کر مولوی صاحب حیران ہو گئے جواب دیا اس حالت میں سوراخوں کو بند کرنا چاہئے تب آپ نے فرمایا اس وقت سنت کی نگرانی کی سخت ضرورت ہے ایسے گئے گزرے وقت میں جو شخص سنت کی نگرانی کرے گا حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ قیامت کو میرے ساتھ ہوگا بلکہ اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔۱۱

صوفی صاحب ہی بیان فرماتے ہیں کہ ایک مولویصاحب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق

Marfat.com

لیظہرہ علی الدین کلہ و کفی باللہ شہیدا پر کتنا عمل ہو رہا ہے تو مولوی صاحب نے آنکھیں نیچی کر لیں اور کہا اب تو سارے زمانے کا یہی حال ہے کوئی بھی دین کی طرف رغبت نہیں کرتا۔ مولویوں نے تو اپنی اپنی خواہش کے مطابق قرآن شریف کے معنی گھڑ لئے اور فرقہ بندی کر لی اور اپنی عزت اور توقیر کے درپے ہو گئے اصل اسلام چھوڑ دیا۔[۱۲]

صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اور واقعہ بیان فرمایا:

آپ سیاہ جوتی اور سیاہ لباس سے نفرت فرمایا کرتے کہ یہ لباس دوزخیوں کا ہے سادے سفید لباس کو آپ پسند فرمایا کرتے ایک دن ایک مولوی صاحب سیاہ جوتا پہنے ہوئے حاضر خدمت ہوئے تو آپ سخت ناراض ہوئے کہ لوگوں کو یہی وعظ سنایا کرتے ہو آپ تو سیاہ جوتا پہنا ہے پھر آپ نے انہیں نیا جوتا خرید دیا۔

صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیربلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

علماء کی جماعت کی راہبری اکثر اسی طریقہ سے فرماتے اور میری حاضری کے ایام میں اکثر دیکھا گیا کہ پانچ چھ مولوی صاحبان اکثر روزانہ اکٹھے ہو جاتے اور اس گروہ سے نہایت اخلاص مندی اور جان نثاری فرماتے بلکہ کئی بار اس خاکسار نے دیکھا کہ گھنٹوں مغزماری کے بعد جب آپ مایوس ہو جاتے تو آپ فرماتے، میں نے مولوی صاحب سے بہت کوشش کی لیکن کارگر نہ ہوئی گو وہ رونے کے قریب ہو گئے لیکن روئے تو نہ۔ گاہ مولوی صاحبان کا کتاب کے ساتھ سلوک ناروا دیکھ کر تخلیہ میں فرماتے کہ افسوس کتاب کا ادب تک نہیں کرتے حالانکہ ان کا اثاثہ یہی ہے مگر جب آرام پا کر طبیعت درست ہو جاتی تو پھر مولوی صاحبان کو وقت دیا جاتا حالانکہ عوام سے ایک دو لفظ سے زیادہ ان آخری سالوں میں نہ فرماتے اور اسی میں دم بخود ہو جاتے۔[۱۴]

(اس طریقہ سے مراد ہے کتب تصوف اور تفاسیر و احادیث کی عبارات کے

Marfat.com

ذریعہ تربیت فرمانا)۔

صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیربلوی فرماتے ہیں کہ ایک معمر بزرگ سانگلہ کی مسجد تعمیر کردہ حاجی دین محمد صاحب قادری گجراتی کے امام آئے آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا کرتے ہو انہوں نے کہا کہ مسجد کا امام ہوں لیکن دوسرے مولویوں کی طرح نہیں ہوں آپ نے فرمایا کیسے؟ انہوں نے کہا کہ وہ تو مسجد کے وظیفے کھاتے ہیں فرمایا اگر کھاتے ہیں تو کیا مضائقہ آخر آپ کیا کھاتے ہیں انہوں نے کہا کہ حاجی صاحب خرچ دیتے ہیں فرمایا تو پھر یہ کیا ہے؟ (مسجد کا ہی تو ہے)۔ ۱۵

صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ کی تبلیغی خاکہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''اکثر مولوی صاحبان آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ فرماتے کہ اب شریعت کی پابندی کا کیا حال ہے بعض تو کہتے کہ اب تو پابندی کا حال بہت اچھا ہے لوگ نمازیں پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں آپ فرماتے آپس میں حقوق کا کیا حال ہے۔ باپ بیٹے کا دشمن، عورت خاوند کی دشمن، ہمسایہ ہمسایہ کا دشمن، یہ کیا شریعت کی پابندی ہے پھر ان کی آنکھیں کھلتی اور ہوش آتا دیکھئے اب لوگوں نے شریعت اور قرآن شریف کو پس پشت ڈال رکھا ہے پھر آپ پوچھتے کہ آیا آج سے بیس سال پہلے لوگوں کا یہ حال تھا؟ تو صاف جواب ملتا ہے کہ اس سے پہلے آپس میں حمیت تھی اخلاص تھا ہمدردی تھی وہ اب بالکل مفقود ہیں آپ نے فرمایا یہ سب انگریزیت (عیسائیت) کا اثر ہے۔ ۱۶

سرکاری افسران:

جب کبھی کوئی سرکاری افسر حاضر خدمت ہوتا تو اس کو جمالی اور جلالی طریق سے کہ جس کا وہ اہل ہوتا تبلیغ فرماتے۔

صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ڈپٹی سلطان احمد خان حاضر خدمت ہوئے اس نے دو

Marfat.com

روپے آپ کے نذر کیئے آپ نے فرمایا میں تمہارے دو روپے نہیں لیتا تو ظالم ہے۔ ڈپٹی نے جواب میں عرض کیا میں ظالم تو ہوں مگر یہ دو روپے جو کہ میں نذر کر رہا ہوں میری تنخواہ میں سے ہیں لیکن آپ نے دو روپے واپس کر دیئے اور چند نصیحتیں فرما کر رخصت کیا۔ ۱۷ے

ایک دن ایک ریلوے سپرنٹنڈنٹ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ڈاڑھی مونچھ صفاچٹ ٹوپی سر پر آپ نے اس سے پوچھا کہ آپ کو کیا تنخواہ ملتی ہے اس نے بتایا کہ ہزار بارہ سو آپ نے ایک تھپڑ ایسے زور سے اس کے منہ پر مارا کہ اس کی ٹوپی دُور جا گری کہ یہ ہزار روپیہ تم کو منکر نکیر سے بچالیں گے اور پل صراط پر اسی کے سہارے اتر جانا اور حساب کے وقت رشوت دے کر جنت میں چلے جانا یہ مسلمانی ہے سب انگریز کے بچے ہیں انگلستان میں بن باپ کے ایسے ہوتے ہیں۔

اہل دنیا کافراں مطلق اند — روز شب در بق بق و در زق زق اند

اہل دنیا چہ کہیں وچہ نہیں — لعنت اللہ علیہم اجمعین

اہل دنیا چوں سگ دیوانہ اند — در شو زیشاں کہ بس بیگانہ اند

پھر فرمایا میاں قانون خداوندی کی پابندی بھی کوئی چیز ہے وہ کون آکر کرے گا اپنے پیدا کرنے والے کو کچھ تو سمجھو اس پر بہت بڑا اثر ہوا اور آئندہ اپنی حالت سنوار لی۔ ۱۸ے

سیاستدان:

سر میاں محمد شفیع صاحب کی والدہ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خالہ صاحبہ ہیں ایک دن میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے میاں محمد شفیع صاحب کے سامنے اپنی خالہ صاحبہ کو کہا کہ خالہ کیسا خنسا بیٹا جنا ہے اس سر کی داڑھی سینے پر پڑتی اور وائسرائے کی کونسل میں بیٹھا ہوتا تو داڑھی کی ہیبت سے اسلام کا کیسا رعب ہوتا اور وائسرائے کو پتہ

Marfat.com

لگ جاتا کہ مسلمان ایسے ہیں افسوس سب عیسائی ہو گئے عورتیں بھی عیسائی ہو گئیں۔ایک دن آپ نے مسجد میں سر محمد شفیع صاحب سے فرمایا کہ محمد شفیع آج تیرا نام لینے کو دل نہیں چاہتا۔ افسوس تیرا نام تو کیسا اچھا ہے اپنے نام ہی کی شرم کرو اور کچھ سوچو سمجھو تمہارے باپ کی شکل کیسی اچھی تھی وہ شکلیں تم کو بری لگتی ہیں اصل میں سارا قصور ان کا ہی ہے انہوں نے تمہیں ولایت کیوں بھیجا اور جبکہ تم نے اپنی شکل بگاڑ لی تھی تو تمہیں اپنے گھر میں کیوں گھسنے دیا۔ ۱۹

حضرت صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیر بلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ایک دن حاضر تھا کہ بھیرہ کمیٹی کے پریذیڈنٹ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اتفاقاً اس وقت حضورؒ نیچے کی منزل میں تھے آپ کی نگاہ ان پر پڑی تو بے چارے حیران سے رہ گئے اور دوزانو بیٹھنا بھول گئے آپ نے دریافت فرمایا کہ کہاں سے آئے کہنے لگے بھیرہ کمیٹی کا پریذیڈنٹ ہوں۔آپ نے جذب اور جوش میں آکر فرمایا کہ ڈنڈ ونڈ نہیں جانتا پھر تو وہ سہم گئے اور اپنا بچاؤ اس میں دیکھا کہ جی میری پیدائش عرب میں ہوئی آپؒ نے آہستہ فرمایا کہ ہاں جنت البقیع میں سے اونٹ بھی لدے ہوئے گزرتے ہیں۔ ۲۰

مغرب زدہ تعلیم یافتہ:

بڑے بڑے بی-اے، ایم-اے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو جب آپ ان کی حجامت دیکھتے اور ان کے کرزن فیشن بال پکڑ کر خوب ہلاتے اور فرماتے کیا تمہارے باپ کی شکل بھی ایسی ہے داڑھی منڈھی ہوئی اور ایسے ہی بال تھے۔ کیا تم کو اپنے باپ کی شکل بری معلوم ہوتی ہے۔ ہمارے سکھ بھائی تو ایسا نہیں کرتے انہیں تو جوان کے گرو صاحب نے تعلیم دی ہے ان پر کیسا عمل کرتے ہیں مسلمانوں کو کیا ہو گیا ہے ہمارا خداوندی قانون کیا کم ہے کیا سکھوں کو نوکری نہیں ملتی افسوس تو اس بات پر ہے کہ مسلمان

Marfat.com

قیدیوں کی حجامت میں داڑھی مونڈ دیتے ہیں مگر سکھوں کو کوئی بھی نہیں پوچھتا انگریزوں کو معلوم ہو گیا ہے کہ مسلمان اپنے مذہب کے کچے ہیں پھر آپ پوچھتے کہ تم نے کتنے سال انگریزی پڑھی جواب ملتا کہ پندرہ سولہ سال آپ پوچھتے بھلا بسم اللہ کے معنے بتاؤ تو جواب نفی میں ملتا پھر آپ فرماتے ہیں کہ یہ مسلمانوں کے بچے ہیں کہ بسم اللہ کے معنی بھی نہیں جانتے انگریزی کو تو بغیر معنوں کے کوئی نہیں پڑھتا مگر قرآن شریف کو بغیر معنوں کے پڑھتے ہیں انگریزی قانون کو تو ہر ایک جانتا ہے مگر خدائی قانون کی کوئی خبر نہیں کہ قرآن شریف میں کیا حکم ہے اب تو انگریز بن گئے اب تم لا الہ الا اللہ انگریز رسول اللہ کا حکم پڑھا کرو۔ اکثر توبہ کر کے جاتے اور جب دوبارہ خدمت میں حاضر ہوئے تو داڑھی رکھی ہوتی اور پابند نماز بلکہ تہجد خواں ہو جاتے۔ آپ ان سے بڑا پیار کرتے آخر کار ہدایت کا نور قلب کا سرور انہیں حاصل ہو جاتا سبحان اللہ۔ ۲۱

صوفی محمد ابراہم صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہوشیار پور تشریف لے گئے بندہ بھی ہمراہ تھا پیدل تھے راستہ میں ایک جنٹلمین ہمراہ ہولیا آپ نے اس کا نام دریافت فرمایا پھر اس کے نام کو بار بار دوہراتے اور اس شخص کو اپنے نام کی غیرت دلاتے بندہ دیکھ رہا تھا جوں جوں آپ اس کے نام کا تکرار کرتے اس شخص کی حالت بدلتی جاتی حتیٰ کہ وہ معتقد ہو گیا۔ ۲۲

حضرت صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیربلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

انگریزی دان اصحاب کو اکثر مولانا غلام قادر صاحب مرحوم بھیروی کے سلسلہ اسلام کی کتب کے مطالعہ کے لئے فرماتے کیونکہ ان لوگوں کے عقائد خراب ہوتے اکثر قرآن مجید کے آخری پاروں کا ترجمہ یا کسی خاص تفسیر کا نام لے کر بھی ارشاد فرماتے۔ تفسیر مرادیہ کا آخری پارہ صرف اسی غرض سے چھپوایا لیکن افسوس کہ آپ کے وصال کے بعد طبع ہو کر آیا اور سجادہ نشین صاحب نے حسبۃ اللہ اپنے آقا کی مرضی کے مطابق مفت

Marfat.com

تقسیم فرمایا سیرت نبوی پر زیادہ توجہ تھی اور مختلف اصحاب کو مختلف کتب سیرت ارشاد فرماتے اور پہلے خود کتاب اکثر دکھاتے ۲۳؎

نوجوان:

اعلیٰ حضرت میاں صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نوجوانوں پر خصوصی توجہ فرماتے اور ان پر بڑی محنت فرماتے۔ صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیربلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک بار حاضر ہوا تو خادم نے حسب ارشاد آپؒ کو اطلاع کی آپ نے فرمایا کہ اوپر بلا لو۔ حاضر ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ رو مائل بہ قطب تشریف رکھتے ہیں اور ارد گرد پانچ چھ لڑکے۔ آپ ان کو مواہب الرحمٰن دیکھا اور سنا رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ اس کے مصنف نے عنایہ شرح ہدایت بھی لکھی چونکہ وہ بچے تھے وہ عنایہ اور ہدایہ شریف کو کیا جانیں آخر خواجہ دین محمد صاحب سے کہا کہ عنایہ کی جلدیں لے آؤ اور وہ لے آئے اور لڑکوں کے سامنے رکھ کر فرمایا کہ یہ کتاب بھی اسی مصنف کی ہے سبحان اللہ چونکہ میں نے پہلے حضرتؒ کو اس حالت میں نہیں دیکھا تھا اس لئے حیرت کے سوا مجھے کچھ ہوش نہیں کہ اتنے بلند پایہ ولی اپنے وقت کا غوث اور زمانہ کا قیوم پھر اس بے کسی میں مجلس افروز کہ دیکھنے والا حیرت میں آ جائے کہ وہ کیا تھے جن کو نیچے کی منزل میں دیکھا اور یہ کیا ہیں جو بالا خانہ میں نظر آ رہے ہیں اور یہ نقشہ مرتے دم تک میری آنکھوں نہ جائے گا۔ ۲۴؎

صاحبزادہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک اور واقعہ بیان کرتے ہیں

ایک جوان خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اسے کھڑا کر دیا اور اپنے چپہ سے دونوں قدموں میں فاصلہ ناپ کر فرمایا کہ نماز پڑھتے وقت دل میں کہا کرو کہ اللہ العالمین میں نے اپنا منہ تو تیری طرف کیا ہے اب تو میرے دل کو بھی اپنی طرف پھیر دے کیونکہ وہ میرے اختیار سے باہر ہے۔ ۲۵؎

صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ ایک نوجوان کا واقعہ بیان کرتے

Marfat.com

ہیں ایک دن بندہ سے مولوی محمد صدیق سکنہ باہری ضلع گوجرانوالہ نے بیان کیا کہ ہمارا بھائی نہ نماز پڑھتا ہے نہ روزہ رکھتا ہے ڈاڑھی منڈواتا اور لبیں دراز رکھتا ہم اس کو کہتے ہیں کہ تو علماء کے گھر میں کیا بلا پیدا ہوگئی ہے ہم اس سے لڑتے بھڑتے تھے مگر وہ باز نہ آیا میں کہیں سفر کو گیا ہوا تھا کچھ عرصہ کے بعد گھر آیا تو دیکھا کہ بھائی نے داڑھی رکھی ہوئی ہے مونچھیں بھی تراشی ہوئی ہیں اور پابند نماز بھی ہے میں نے دیکھ کر کہا اس کی کایا کس نے پلٹ دی ہے بھائی نے خود جواب دیا کہ میں شرقپور شریف حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا آپ نے مجھے دیکھ کر کہا کہ تو نے کیا شکل بنائی ہوئی ہے پھر میرے دونوں بازوؤں کو پکڑ کر لٹا دیا اور میرے اوپر ہو بیٹھے اور میرے دل پر ہاتھ رکھ کر فرمایا خدا کو راستہ اس طرف سے جاتا ہے بس اس کے بعد مجھے ہدایت ہوگئی۔ ۲۶

ڈاکو:

صوفی صاحب قصوری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔

ایک ڈاکو آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے دیکھ کر فرمایا تم یہاں کیوں آئے ہو تم ڈاکے مارو اور خلق خدا پر ظلم کرو تمہیں یہاں آنے سے کیا فائدہ ہے اس ڈاکو کے دل پر آپ کے فرمان کا ایسا اثر ہوا کہ اسی وقت توبہ نصوح کر لی۔ نماز پنجگانہ اور تہجد اور ذکر مراقبہ میں مشغول ہو گیا نہیں معلوم زندہ ہے یا مر گیا عرصہ ہوا اس کو دیکھا تھا۔ ۲۷

نواب:

صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوریؒ نے رام پور کے نواب صاحب کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک روز نواب رام پور شرقپور شریف آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جب آپ بیٹھک میں تشریف لائے تو کسی سے فرمایا۔ لحاف لپیٹ کر نواب صاحب کے پیچھے رکھ دو تکیہ تو ہمارے پاس نہیں ہے نیز فرمایا کہ کھانا کھالو جواب میں نواب صاحب نے عرض کی کہ ہم لاہور سے کھانا کھا کر آئے ہیں آپ نے فرمایا ہمارا کھانا تم

Marfat.com

کب کھاتے ہو پھر فرمایا ہمارا نواب تو دین ہے تم اپنے دین کو درست کرلو پھر چند نصیحتیں فرما کران کو رخصت کیا۔ ۲۸

عوام الناس:

اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے ملنے والوں پر پوری توجہ فرماتے قطع نظر اس کے کہ ملنے والا ان کا ''یار'' (مرید) ہوتا یا کہ کسی اور سلسلے کا بیعت ہوتا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ یکساں طور پر تبلیغ فرماتے۔ حضرت صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیر بلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں آپ جب عام مجلس میں تشریف لے جاتے تو طبیعت شریف پوری مستعد ہو کر آتی اور اس وقت کی ہر ایک حرکت ہر ایک فعل من جانب اللہ ہوتا اور بی یسمع و بی یبصر و بی یبطش کا پورا نمونہ ہوتی۔ ۲۹

اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ جماعت کی سخت پابندی فرماتے کسی کی مجال خادموں سے یا زائروں سے نہ ہوتی کہ شرقپور شریف حضور کے لنگر میں ہو اور جماعت سے غائب ہو، صاحبزادہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک دن امام دین خادم، عصر کے وقت نلکہ سے پانی بھرتا رہا اور اس بے چارے کو وقت معلوم نہ ہوا آپ یک دم نہ معلوم کیوں نیچے تشریف لائے سوائے امام دین کے اندر کوئی نہ تھا آپ نے فرمایا تو جماعت میں نہیں گیا وہ بہرا تھا آپ بے تاب غصے سے ہو گئے اور بار بار فرماتے تمہارے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں تم نے جماعت کی پرواہ نہیں کی لیکن اس نے کچھ نہ سنا اتنے میں میاں دین محمد آپ کے خادم آ گئے تو آپ نے فرمایا یہ کیوں نہیں یہاں سے چلا جاتا انہوں نے کہا بہرا ہے اس نے سنا نہیں آپ نے فرمایا کہ اس سے کہو کہ اب کی تو گزر گئی تو نے سنا نہیں آئندہ جماعت میں نہ پہنچو گے تو نکال دوں گا۔ ۳۰

حضرت صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیر بلوی رحمۃ اللہ علیہ ہی لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ کئی آدمی لدھانہ کے آئے ذکر کی تلقین فرمائی پھر فرمایا کہ کیا کام کرتے ہو انہوں نے

Marfat.com

عرض کی سفید باف ہیں آپ نے فرمایا پھر تو عجب بات ہے ایک طرف سے نال ڈالی تو یا رحیم دوسری طرف ڈالی تو یا کریم اور دیر تک اپنے ہاتھوں کو حرکت دیتے رہے اور زبان سے یا رحیم یا کریم کہتے رہے سبحان اللہ عجب حال تھا آنکھیں بند تھیں ہاتھ زبان کے ساتھ برابر چلتے تھے اور معلوم نہیں خود حضور کس عالم میں تھے۔ ۳۱

مولوی چراغ دین صاحب کا بیان ہے کہ موضع اٹاری میں بابا اللہ دتہ ملاح رہتا تھا اس کے جنازے پر حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ تشریف لائے چونکہ وہ معمولی آدمی نہ تھا اس کے جنازے پر سینکڑوں آدمی تھے آپ نے وہاں با اثر وعظ فرمایا اور جس کی ڈاڑھی کٹی ہوئی تھی اور مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں آپ نے مونچھیں کٹوائیں اور آئندہ کیلئے عہد لیا کہ پھر کبھی ڈاڑھی نہیں کٹوائیں گے نہ ہی منڈوائیں گے اور نماز پڑھیں گے وہاں ایک سکھ مدرس موجود تھا اس کو آپ نے بغل میں لے کر فرمایا کہ ہم سے تو یہ سکھ ہی بڑھا ہوا ہے افسوس یہ اپنے مذہب کی کس قدر عزت کرتے ہیں اور مسلمانوں کو کیا ہو گیا غرض اس وقت تمام حاضرین آپ کے نصائح سے متاثر ہو کر زار و زار رونے لگے اور زاری کے بعد سب نے توبہ کی اور عرض کی کہ آئندہ ہماری توبہ ہے آپ ہمارے واسطے دعا فرمائیں کہ پچھلے گناہ بخشے جائیں۔ ۳۲

صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ قصور تشریف لائے میاں محمد دین صاحب مرحوم آپ کے پھوپھی زاد کے گھر باغبان پورہ سے برات آئی وہ تمام جنٹلمین انگریزی طرز کے لوگ تھے بندہ اس وقت موجود نہ تھا آپ کے پیر بھائی مولوی چراغ دین صاحب کا بیان ہے کہ مجمع کثیر میں آپ ایک شخص سے مخاطب ہوئے فرمایا تمہارا کیا نام ہے۔ اس نے کہا بدر دین اس کی داڑھی منڈی ہوئی تھی آپ نے اس کی ٹھوڑی کو ہاتھ لگا کر فرمایا بدر دین ایسے ہوتے ہیں تمہارا نام بدلنا چاہئے آپ نے فرمایا پتاشے لاؤ کہ اس کا نام کسی

Marfat.com

ہندو نام سے بدل دیں اس بات سے بہت سے جنٹل مین گھبرائے آپ نے فرمایا تم سب مردود ہو۔ انہوں نے کہا ہمارے ساتھ ایک مولوی بھی آیا ہوا ہے جس کی داڑھی بہت بڑی ہے آپ نے فرمایا وہ بھی مردود ہے وہ تمہارے ساتھ آیا ہی کیوں اس سے وہ گھبرائے آپ اٹھ کر کھڑے ہو گئے فرمایا۔ خداوند کریم جل شانہ، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرشتے اور کراماً کاتبین میری اس بات پر گواہ رہیں جو میں نے حق تبلیغ کا تھا پہنچا دیا اور اس وقت ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مکان کی دیواریں بھی لرز رہی ہیں اور تمام حاضرین پر بھی لرزہ طاری ہے اور پھر آپ وہاں سے بیزار ہو کر نکل آئے اور کھانا بھی نہ کھایا اور موٹر پر سوار ہو کر شرقپور روانہ ہو گئے۔ ۳۳

مولوی چراغدین صاحب ہی کا بیان ہے کہ آپ فیض پور خورد پیر حسن شاہ صاحبؒ کے فاتحہ پر تشریف لے گئے گاؤں کے مرد و زن سب اکٹھے ہو گئے آپ نے وہاں پر وعظ فرمایا اور مسلمانوں کو ان کی حالت سے متنبہ کیا وہاں ایک سکھ موجود تھا اس کو پاس بٹھا کر مسلمانوں کا اس کی شکل سے مقابلہ کرایا مسلمان بہت شرمندہ ہوئے اور آئندہ کے واسطے توبہ کی۔ ۳۴

حکیم علی محمد صاحب خلف حکیم پیر بخش سکنہ بلوکی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ آپ نے سخت جذبہ میں فرمایا کہ اب تمہارے والد صاحب کس جگہ رہتے ہیں جس سے حاضرین سمجھے کہ شاید واقعی یہ کوئی خبر پوچھ رہے ہیں میں نے عرض کیا یا حضرت وہ تو فوت ہو چکے ہیں تب آپ نے ارشاد فرمایا کہ اچھا آدمی فوت بھی ہو جاتا ہے اگر ضرور فوت ہو جاتے ہیں تو یہ دنیا باطل ٹھہری پھر اس کے ساتھ صحبت کیسی؟ یہی کلید معرفت ہے آدمی کو یقیناً فنا ہونا ہے اور عند اللہ حساب دینا ہے جس کا یہ خیال پختہ ہو جائے اس کے لئے نجات ہے۔ ۳۵

سبحان اللہ کتنے خوبصورت پیرائے ہیں دنیا کی بے ثباتی بیان فرمائی ہے اور

Marfat.com

اپنی درستگی کی طرف توجہ دلائی ہے۔

صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ تبلیغ مختلف صورتوں میں فرمایا کرتے تھے عوام کو موٹی موٹی مثالیں دے کر سمجھایا کرتے اور خواص کو ان کی سمجھ کے مطابق بیان کرتے علما کو قرآن اور حدیث سے تبلیغ فرماتے اور غیر مسلموں کو ان کے بزرگوں کے حالات سنا کر تبلیغ فرماتے عوام کے روبرو باوا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کا قول پڑھ کر سناتے۔

اٹھ فریدا کوک توں جیوں کر راکھا جوار
جب تک ٹانڈا نہ گرے تب تک حال پکار

اس کا مطلب یہ ہے کہ مرنے سے پہلے پہلے خداوند کریم کو یاد کر۔ جس وقت کوئی خاص لوگ حاضر خدمت ہوتے جو علم دینوی سے واقف ہوتے آپ انہیں دریافت فرماتے کہ تم علم طبعیات پڑھے ہوئے ہو وہ عرض کرتے حضور پڑھے ہوئے ہیں۔ آپؒ فرماتے تمہارا ایمان تو بڑا کامل ہوگا۔ کیونکہ سب چیزوں کی تاثیرات سے آپ واقف ہیں یہ تاثیران چیزوں میں کس نے پیدا کی اگر کوئی علماء کی جماعت میں سے آتے تو آپ قرآن مجید کو پکڑ لاتے اور انہیں قرآن مجید کی آیتیں دکھاتے جو آیتیں ذکر کے متعلق ہوتیں انہیں دکھاتے اور فرماتے فقیر اور صوفی لوگ کیا بتلائیں گے قرآن مجید میں جا بجا ذکر کی خداوند کریم نے آیتیں فرمائی ہیں اور آیات پڑھ پڑھ کر سناتے اور توجہ ذکر کی طرف دلاتے اور فرماتے علماء اور فقراء کو چاہئے کہ حق کی بات کہنے سے خوف نہ کریں حدیث شریف میں آیا ہے حق کہنے سے تیری اجل قریب نہ ہو جائے گی اور تیری روزی بند نہ ہوگی بعض علماء کو سختی سے سمجھاتے اور فرماتے تم نے تو دین کو کھیل بنا چھوڑا ہے۔ جس وقت کوئی خاص الخاص یار آتے تو ان کو خاص ہی طرح سے توجہ سے سمجھاتے۔ ٣٦

صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص آپ کی خدمت میں

Marfat.com

حاضر ہوتا تو آپ پوچھتے کیوں آئے ہو تیرا کیا مطلب ہے اگر وہ کہتا کہ فقط زیارت کے واسطے حاضر ہوا ہوں تو آپ فرماتے کہ ہمارے پاس کوئی زیارت نہیں تو کیوں آیا اگر وہ کہتا مجھے اللہ اللہ کا شوق ہے آپ مجھے اللہ اللہ کرنا بتائیں تو آپ قرآن شریف سامنے رکھ کر ذکر کے متعلق آیات سناتے فاذکروا الله ذکرا کثیر وسجوه بکرة واصیلا۔ فاذا قضیتم الصلواة فاذکروا الله قیاما و قعودا وعلی جنوبکم الخ آیات دیکھا کر اور ان کا ترجمہ سمجھا کر فرمایا کرتے کہ زبان تالو سے لگا اور دل کی طرف دھیان کر کے ہو کی ضرب دل پر لگایا کرو چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے جاگتے ہوئے ہر وقت ذکر کیا کرو۔ ۳۷

صوفی صاحب فرماتے ہیں ایک دفعہ بندہ شرقپور شریف حاضر خدمت ہوا دیکھا کہ آپؒ ایک پندرہ سولہ سالہ لڑکے کو تلقین فرمارہے ہیں اور بار بار آپ بڑی گہری توجہ سے ارشاد فرماتے۔ ''دین میں سعی اور کوشش کرو'' اس وقت بندہ کو خیال گزرا۔ یہ بچہ حقیقت اسلام کیا سمجھتا ہوگا مگر آپ بار بار یہی تکرار فرماتے اور ایک مولوی صاحب بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ عرفان اور معرفت کے مسائل بیان فرمارہے تھے مولویصاحب نے عرض کی کہ آپ تو حال کے مسائل بیان فرمارہے ہیں آپ نے جواب میں فرمایا کہ قرآن شریف وحدیث مبارک حال نہیں ہے؟ مولوی صاحب خاموش ہو رہے۔ ۳۸

حاجی عبدالقادر قصوری و خیرالدین بٹہ جو آپ کے خاکساروں میں سے ہیں ان دونوں کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ہم دونوں اکٹھے شرقپور شریف آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ بیٹھک مکان میں آپ کی خدمت میں دونوں کے علاوہ دو تین آدمی اور بھی موجود تھے کہ دو شخص لاہور سے موٹر میں آئے ایک صاحب تو لاہور کے وکیل تھے جو آپ کی خدمت میں پہلے بھی آنے والے معلوم ہوتے تھے شکل وصورت ان کی متشرع تھی ان کے ہمراہ ایک ڈپٹی صاحب سید باقر علی تھے جن کی داڑھی بہت بڑی نہ تھی اور مونچھیں

Marfat.com

بڑھی ہوئی تھیں۔ خیر آپ نے ان سے نام دریافت فرمایا اور پوچھا کس طرح آئے ہو؟ اور کیا کام کرتے ہو انہوں نے سب کچھ عرض کیا پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ کس کے ملنے والے ہو انہوں نے جواب میں کہا کہ سائیں توکل شاہ صاحب انبالوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہے آپ نے جوش میں آ کر ڈپٹی صاحب کی قمیض کا کالر اور مونچھیں دونوں ہاتھوں سے خوب کھینچیں اور فرمایا شاہ صاحب کی ایسی شکل ہوتی تھی! ''ہائے افسوس'' آپ کے ایسا کرنے سے ڈپٹی صاحب خوب روئے اور کچھ دیر خاموش رہے بعد میں آپ نے ڈپٹی صاحب کو گلے سے لگایا اور خوب پیار کیا۔ اس وقت حاجی عبدالرحمٰن صاحب بھی آپ کے پاس موجود تھے آپ نے حاجی صاحب کی طرف دیکھ کر فرمایا ''ایہہ ڈپٹی وچوں تاں ول اے'' یعنی اس کا اندرونی حال اچھا ہے اس کے بعد آپ نے بہت پیار کیا اور ڈپٹی صاحب کا انکسار بڑھتا گیا پھر آپ نے قرآن شریف کی چند آیات انہیں سنائیں اور ایک شعر فارسی کا آپ نے پڑھا جس سے ڈپٹی صاحب کی عجیب کیفیت ہوئی تھوڑی دیر بعد پھر آپ نے وہی شعر پڑھا اور فرمایا لکھ لو شعر

یقین بداں کہ تو با حق نشستہ شب و روز
چو ہمنشیں تو باشد خیال نام خدا

اس کے بعد آپ نے فرمایا جب عدالت کرتے ہو تو ظالم اور مظلوم کے فرق میں اچھی طرح سوچ کر کام کیا کرو اور اس وقت اللہ و رسول کے حکم کو بھی نگاہ میں رکھا کرو۔ دو مسلمانوں کی جن کا مقدمہ تیرے پاس آوے صلح کرانے کی کوشش کیا کرو الغرض بہت پند و نصائح آپ نے فرمائیں اور پھر رخصت فرمایا۔ ۳۹

حوالہ جات:

۱- ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ تفسیر ابن کثیر جلد ۵ صفحہ ۶ مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی
۲- صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری خزینہ معرفت مطبوعہ فیروز پرنٹنگ ورکس لاہور صفحہ ۱۲

Marfat.com

۳- صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیربلوی انقلابِ حقیقت، مطبوعہ امرتسر صفحہ ۲۵

۴- صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیربلوی انقلابِ حقیقت، مطبوعہ امرتسر صفحہ ۱۱۵

۵- صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری خزینہ معرفت مطبوعہ فیروز پرنٹنگ ورکس لاہور صفحہ ۱۵۴

۶- صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیربلوی انقلابِ حقیقت، مطبوعہ امرتسر صفحہ ۳۰-۳۱

۷- صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری خزینہ معرفت مطبوعہ فیروز پرنٹنگ ورکس لاہور صفحہ ۱۴۰

۸- صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری خزینہ معرفت مطبوعہ فیروز پرنٹنگ ورکس لاہور صفحہ ۱۴۱

۹- صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری خزینہ معرفت مطبوعہ فیروز پرنٹنگ ورکس لاہور صفحہ ۲۲۰

۱۰- صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیربلوی انقلابِ حقیقت، مطبوعہ امرتسر صفحہ ۲۸

۱۱- صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری خزینہ معرفت مطبوعہ فیروز پرنٹنگ ورکس لاہور صفحہ ۱۴۲

۱۲- صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری خزینہ معرفت مطبوعہ فیروز پرنٹنگ ورکس لاہور صفحہ ۱۵۵

۱۳- صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری خزینہ معرفت مطبوعہ فیروز پرنٹنگ ورکس لاہور صفحہ ۱۶۱

۱۴- صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیربلوی انقلابِ حقیقت، مطبوعہ امرتسر صفحہ ۸۷-۸۸

۱۵- صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیربلوی انقلابِ حقیقت، مطبوعہ امرتسر صفحہ ۵۹

۱۶- صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری خزینہ معرفت مطبوعہ فیروز پرنٹنگ ورکس لاہور صفحہ ۱۵۴

۱۷- صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری خزینہ معرفت مطبوعہ فیروز پرنٹنگ ورکس لاہور صفحہ ۱۴۸

۱۸- صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری خزینہ معرفت مطبوعہ فیروز پرنٹنگ ورکس لاہور صفحہ ۱۵۴-۱۵۵

۱۹- صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری خزینہ معرفت مطبوعہ فیروز پرنٹنگ ورکس لاہور صفحہ ۱۵۵

۲۰- صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیربلوی انقلابِ حقیقت، مطبوعہ امرتسر صفحہ ۷۸

۲۱- صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری خزینہ معرفت مطبوعہ فیروز پرنٹنگ ورکس لاہور صفحہ ۱۵۵

۲۲- صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری خزینہ معرفت مطبوعہ فیروز پرنٹنگ ورکس لاہور صفحہ ۳۵۹

۲۳- صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیربلوی انقلابِ حقیقت، مطبوعہ امرتسر صفحہ ۸۹

۲۴- صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیربلوی انقلابِ حقیقت، مطبوعہ امرتسر صفحہ ۹۹

۲۵- صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیربلوی انقلابِ حقیقت، مطبوعہ امرتسر صفحہ ۸۰

۲۶- صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری خزینہ معرفت مطبوعہ فیروز پرنٹنگ ورکس لاہور صفحہ ۳۷۳

Marfat.com

۲۷- صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری خزینہ معرفت مطبوعہ فیروز پرنٹنگ ورکس لاہور صفحہ ۳۷۵

۲۸- صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری خزینہ معرفت مطبوعہ فیروز پرنٹنگ ورکس لاہور صفحہ ۳۸۱

۲۹- صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیر بلوی انقلابِ حقیقت ،مطبوعہ امرتسر صفحہ ۹۸

۳۰- صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیر بلوی انقلابِ حقیقت ،مطبوعہ امرتسر صفحہ ۳۲

۳۱- صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیر بلوی انقلابِ حقیقت ،مطبوعہ امرتسر صفحہ ۱۱۴

۳۲- صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری خزینہ معرفت مطبوعہ فیروز پرنٹنگ ورکس لاہور صفحہ ۲۰۸

۳۳- صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری خزینہ معرفت مطبوعہ فیروز پرنٹنگ ورکس لاہور صفحہ ۲۰۸

۳۴- صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری خزینہ معرفت مطبوعہ فیروز پرنٹنگ ورکس لاہور صفحہ ۲۰۹

۳۵- صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری خزینہ معرفت مطبوعہ فیروز پرنٹنگ ورکس لاہور صفحہ ۱۶۰

۳۶- صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری خزینہ معرفت مطبوعہ فیروز پرنٹنگ ورکس لاہور صفحہ ۲۲۷-۲۲۸

۳۷- صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری خزینہ معرفت مطبوعہ فیروز پرنٹنگ ورکس لاہور صفحہ ۲۳۷

۳۸- صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری خزینہ معرفت مطبوعہ فیروز پرنٹنگ ورکس لاہور صفحہ ۳۱۰

۳۹- صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری خزینہ معرفت مطبوعہ فیروز پرنٹنگ ورکس لاہور صفحہ ۲۳۲

Marfat.com

معمولات

عام طور پر کرامات کو کسی ولی اللہ کے درجات کی بلندی کا مظہر سمجھا جاتا ہے حالانکہ کسی ولی اللہ کے درجات کی بلندی کا صحیح تعین اس کے معمولات سے کیا جانا چاہئے جتنا کوئی اللہ کا بندہ اپنے معمولات میں استقامت رکھتا ہوگا اتنا ہی وہ بلند مرتبہ ہوگا۔

صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ فرماتے ہیں۔

''ولی اللہ کی معنوی صورت کا نقشہ عادات و معمولات ہوتے ہیں فقر کا اندازہ دیکھنے کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی آئینہ حقیقت نما نہیں ہوتا کیونکہ ظاہری صورت کی ایک ایک جنبش باطنی صورت کی تحریک سے ہوتی ہے جتنے کسی کے معمولات عادات اچھے اتنی ہی اس کی روح میں پاکیزگی زیادہ اور جس قدر معمولات میں استقرار اسی درجہ میں ذات ولایت کا درجہ بلند عزیمت کی قدر اسی وجہ سے بزرگوں نے فرمائی۔''

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ کو اللہ تعالیٰ نے والہانہ طبیعت عطا فرمائی تھی ان کی طبیعت میں بے چینی اور بے قراری ہمہ وقت موجود رہتی صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ نے اعلیٰ حضرت میاں صاحبؒ کی اس کیفیت کا نقشہ یوں کھینچا ہے وہ فرماتے ہیں۔

''حضرت قبلہ میاں صاحبؒ کو اللہ تعالیٰ نے والہانہ طبیعت سے سرفراز فرمایا تھا جو سراسر محبت، سراسر درد، سراسر سوز تھی، جس کا لازم خاصہ بے چینی و بے قراری تھی آپ جب تک مغلوب الحال رہے مجنوں کہلائے لیکن جب حال آپ کے سامنے مغلوب ہو گیا اور ہر حرکت اور ہر عادت اتباع سنت کے مطابق ہونے لگی تو ظاہری بے قراری کا تموج قلبی بے قراری اور بے چینی سے مل گیا چنانچہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ پہلے جنون

Marfat.com

باہر تھا اب اندر چلا گیا ہے اب میں کیا کروں ۔۲

اعلیٰ حضرت میاں صاحبؒ جیسی طبیعت رکھنے والا انسان اپنے معمولات میں استقامت پیدا کر ہی نہیں سکتا اللہ تعالیٰ سے محبت، نبی کریم ﷺ کی سنت کا اتباع اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ وابستگی یہ تینوں کامل جذبے جس میں موجود ہوں اس کے لئے معمولات میں استقامت رکھنا بڑا مشکل ہوتا ہے لیکن اعلیٰ حضرت میاں صاحبؒ کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق بخشی تھی کہ آپؒ معمولات میں حد درجہ عزیمت رکھتے تھے صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں۔

''تاہم حضرت قبلہ عالمؒ اپنے معمولات اپنے اخلاق اپنے عادات میں اس درجہ عزیمت رکھتے تھے کہ ایک بار بھی آپ کا قدم عزیمت سے نہ لڑکھڑایا خواہ کسی قدر ضروریات یا موانع اس کے برخلاف رونما ہوئے ہوں ۳

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ کے معمولات بیان کرنے کی سعادت حاصل کرر ہا ہوں۔

لباس: اعلیٰ حضرت میاں صاحبؒ لباس سادہ اور معمولی پہنتے تھے۔

حکیم سید امین الدین صاحب فرماتے ہیں۔

''سر پر پگڑی و ٹوپی بدن پر معمولی کپڑے کا کرتہ پاؤں میں معمولی جوتا حضرت میاں صاحبؒ کے معمولات میں سے تھے اور اسی طرز سے آپؒ نے اپنی ساری زندگی گزار دی۔۴

صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ اسی سلسلہ میں فرماتے ہیں۔

''آپ موٹا کپڑا پہنا کرتے تھے زیادہ باریک کپڑے کو آپؒ ناپسند کرتے تھے اکثر آپؒ دیسی کھڈی کا کپڑا بنوالیا کرتے تھے پاپوش زرد رنگ کی بڑے اور لمبے پنجے کی قصور سے بنوایا کرتے تھے چھوٹی سی بوٹی (پھول) اس کے اوپر ہوتی تھی سیاہ جوتی سے

Marfat.com

آپ نفرت کرتے تھے اگر کسی کے پاؤں میں بوٹ دیکھ لیتے تو سخت ناراض ہوتے اور سیاہ کپڑا پہننا بھی ناپسند فرماتے تھے اور پگڑی کے ساتھ ٹوپی بھی ضرور پہنتے تھے اگر کوئی شخص صرف پگڑی پہنتا تو ناراض ہوتے تھے اور فرماتے حدیث شریف میں آیا ہے صرف ٹوپی نصاریٰ رکھتے تھے اور صرف پگڑی یہودی پہنتے تھے حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو دونوں چیزوں کا حکم دیا تھا۔ ۵

حاجی فضل احمد مونگہ شرقپوری لکھتے ہیں۔

''آپ ہمیشہ سفید رنگ کا لباس زیب تن فرمایا کرتے۔ سر پر گاہے بگاہے کپڑے اور گاہے نار کی ٹوپی پہن کر اوپر عمامہ باندھتے گلے میں سفید دیسی طرز کا کھلی باہوں کا کرتا نہ لمبا نہ چھوٹا تقریباً سترہ اٹھارہ گرہ لمبا جس کا گریبان سامنے ہوتا آپؒ فرمایا کرتے تھے کہ لمبا کرتا پہن کر لوگ فقیر کہلاتے ہیں اور چھوٹا کرتا دنیا دار پہنتے ہیں سفید کرتے کے ساتھ سفید تہبند ناف کے اوپر باندھتے جو ہمیشہ ٹخنوں سے اوپر رہتا کبھی کبھی نیم بادام رنگ کی صدری یا اچکن کی طرح کا لمبا کوٹ بھی کرتے کے اوپر پہن لیا کرتے تھے آپؒ کے پاؤں مبارک میں زرد رنگ کی جوتی ہوتی اور سردیوں میں عموماً چمڑے کے موزے بھی پہنتے آپ کے ارشاد کے مطابق زرد رنگ کی جوتی پہننا مستحب ہے۔'' ۶

صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوریؒ فرماتے ہیں۔

''ٹوپی پگڑی آخری دم تک سر سے نہ سرکی نشست و برخاست میں کبھی تبدیلی نہ ہوئی ہمیشہ دوزانوں باادب خلوت و جلوت میں رہے جوتا لباس ایک ہی طرز کا سادہ ستھرا سفید استعمال کیا۔ ۷

اخلاق حمیدہ: حضرت میاں صاحبؒ دنیا سے بیزار اور اللہ اللہ کرنے والے مادر زاد ولی تھے ہمیشہ اللہ اللہ سے سروکار اور کاروبار حیات مجبوری امر فرماتے طبیعت کے اس

Marfat.com

رجحان کے باوجود آپؒ بلند پایہ اخلاق رکھنے والے تھے صاحب حیات جاوید نے تحریر کیا ہے۔

''اخلاق محمدی کا رنگ آپؒ پر اس قدر چڑھا ہوا تھا معلوم دیتا تھا کہ آپ کو براہ راست آنحضرتؐ کی طبیعت و معیت حاصل ہے آپ صلہ رحمی کرتے مقروضوں کا بار اٹھاتے غریبوں کی اعانت کرتے مہمانوں کی ضیافت کرتے حق کی حمیت کرتے مصیبت میں لوگوں کے کام آتے برائی کے بدلے میں برائی نہ کرتے بلکہ درگزر کرتے اور معاف فرما دیتے اور اس معاوضے میں ایسے شخص کے ساتھ حتی الامکان احسان کرکے اسے اپنا گرویدہ بنا لیتے اپنے ذاتی معاملات کے متعلق کبھی کسی سے ناراض نہیں ہوئے ہاں البتہ احکام ربانی کی نافرمانی اور امر حق کی مخالفت کے وقت بعض اوقات سخت طیش اور غصہ میں آجاتے رشتہ الحب للہ والبغض للہ کو کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ [8]

حضرت میاں صاحبؒ اپنے آپ کو نمایاں نہ کرتے تھے مولانا محمد یٰسین قصوری صاحب بحوالہ صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوریؒ لکھتے ہیں۔

جب آپؒ اپنے عقیدت مندوں کے ساتھ مل کر سفر کرتے تو سب کو برابر گھل مل کر چلنے کی تلقین فرماتے اور آپؒ اپنی ذات کو کبھی دوسروں سے ممتاز تصور نہ فرماتے تھے۔ دور سے آنے والے حضرات کو خود کرایہ وغیرہ عنایت فرماتے اور سنت کے مطابق مہمانوں کو کافی فاصلے تک رخصت کرنے کے لئے ساتھ تشریف لے جاتے۔ آپؒ جب اپنے جوتے اتارتے تو کسی کو پکڑنے نہ دیتے اور اگر کوئی پکڑنے کی کوشش کرتا تو اس سے ناراضگی کا اظہار فرماتے منع کرنے کے باوجود اگر کوئی عقیدت مند آپؒ کے جوتے اٹھا لیتا تو فرماتے یہ جوتے تم خود پہن لو اب یہ تمہارے ہیں۔ [9]

آپؒ چارپائی پر بیٹھے ہوتے اور کوئی شخص تعظیماً نیچے زمین پر بیٹھ جاتا تو آپؒ اسے چارپائی پر بیٹھنے پر مجبور کرتے اگر نہ مانتا تو آپؒ زمین پر اس کے پاس بیٹھ جاتے وہ

Marfat.com

بہت شرمندہ ہوتا اور خود بخود چارپائی پر آ بیٹھتا پھر کبھی اسے ایسا کرنے کی جرات نہ ہوتی۔۱۰

میزبانی: مہمانوں کی خدمات کے معاملہ میں اعلیٰ حضرت میاں صاحبؒ بہت حساس تھے کسی دوسرے پر کم ہی بھروسہ کرتے۔صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوریؒ فرماتے ہیں ''مہمانوں کے لئے کھانا خود گھر سے اٹھا اٹھا کر لاتے اور خود ہی اپنے ہاتھ سے سالن برتن میں ڈال کر مہمانوں کے آگے رکھتے اور ان کے ہاتھ بھی خود ہی دھلاتے اگر دستر خوان پر کسی کا پاؤں آجاتا تو سخت ناراض ہوتے آپؒ سب مہمانوں کے ساتھ مل کر کھانا تناول فرماتے اس وقت اگر روٹیوں میں کوئی سوکھی باسی ہوتی تو اسے خود اختیار فرماتے ہر لقمہ اٹھاتے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے اور کھانا آہستہ آہستہ کھاتے اور لقمے چھوٹے چھوٹے کھایا کرتے کھانے میں یاروں کی طرف توجہ فرماتے رہے، جب آپؒ دیکھتے کہ سب نے کھانا کھالیا ہے تب آپؒ ہاتھ اٹھا کر دعا فرماتے۔۱۱

بیعت: اعلیٰ حضرت میاں صاحبؒ کا طریقہ بیعت مختلف تھا آپؒ ہاتھ پکڑ کر بیعت نہیں کیا کرتے تھے بلکہ اہلیت کے مطابق وضائف اور اوراد بتا دیا کرتے تھے، صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیربلویؒ فرماتے ہیں۔

''فرمایا کہ میں ہاتھ پکڑ کر کسی کو بیعت نہیں کرتا لیکن تم ہاتھ پکڑ کر جو طالب حق آئے بیعت کرلیا کرنا۔۱۲

محمد یٰسین صاحب قصوری فرماتے ہیں حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ بیعت دیگر مشائخ سے بالکل مختلف تھا شرف بیعت حاصل کرنے والے کی پہلے اصلاح فرماتے بعد میں شرف بیعت سے نوازتے۔۱۳

محمد امین شرقپوری مرحوم فرماتے ہیں۔

''ایک دفعہ آپ نے حقیقت بیعت کے حوالے سے اظہار خیال کرتے ہوئے

Marfat.com

فرمایا ''اب ایک رسم رہ گئی ہے بیعت کے معنی ہیں بک جانا، اب کون کسی کے ہاتھوں بکتا ہے؟ سب نفس کے تابع ہیں۔ ۱۴؎

صاحب ذکر محبوب بھی اعلیٰ حضرت میاں صاحبؒ کے بیعت کے بارے میں خیالات کو یوں بیان فرماتے ہیں۔ ''آپؒ ہر کسی سے بیعت نہ لیتے تھے بلکہ عوام الناس سے لفظ بیعت تک بھی سننا گوارہ نہ کرتے۔ فرمایا کرتے کہ بیعت کے معنی ہیں اپنے وجود کو اور اس کی جملہ خواہشات کو اپنے شیخ کے ہاتھ میں فروخت کر ڈالنا اور جب لوگ ایسا نہیں کرتے تو اس رسمی اور مروجہ بیعت کی کیا حاجت اگر کسی نے مان لیا تو بیعت ہی بیعت ہے۔ ۱۵؎

رشد و ہدایت: خلیل احمد رانا صاحب نے راقم کے والد گرامی کے حوالہ سے بیان فرمایا ہے کہ آپؒ کا معمول تھا کہ دائیں طرف سے خود ہر ایک کے پاس جاتے اور مناسب تلقین کرتے جاتے۔'' ۱۶؎

سید شرافت نوشاہی صاحب لکھتے ہیں۔

''آپؒ کا طریقہ یہ ہے کہ ہر شخص کے سامنے گھٹنوں سے گھٹنے ملا کر بیٹھ جاتے ہیں اور اس سے اس کا نام، مقام، تعلیم اور حاضر ہونے کا مقصد پوچھتے ہیں اور چونکہ آپؒ کی سماعت کمزور تھی اس لئے اپنا کان سائل کے منہ کے قریب کر دیتے تاکہ اسے آواز بلند کرنے کی دقت نہ ہو ہر شخص کو اس کی استعداد و علم کے مطابق نصیحت فرماتے۔ ۱۷؎

عملی تربیت کے لئے ذکر، اوراد و ظائف اور درود پاک کی تلقین فرماتے تھے۔

حضرت صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیر بلویؒ فرماتے ہیں۔

''حضرت قبلہؒ اس بارے میں مجتہد کا درجہ رکھتے تھے اور حاذق حکیم کی طرح وہ نسخہ تجویز فرماتے جو نوعی نسخہ سے بڑھ کر شخصی نسخہ ہوا کرتا اور پورے اپنے آقائے نامدار حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم بقدم تھے۔ جیسے کسی کی طبیعت دیکھی ایسا ہی ارشاد بھی

Marfat.com

فرمایا نابالغ بچوں کو بالکل ذکر کی تلقین نہ فرماتے البتہ جوانوں اور ادھیڑ عمر لوگوں پر آپ کی توجہ زیادہ ہوتی اور حتی المقدوران سے خوب کام لیتے۔نو وارد کے لئے کبھی تو بسم اللہ شریف فرمادیتے کہ ہر کام سے پہلے پڑھ لیا کرو کبھی فرماتے سوتے ہوئے گیارہ بار کم و بیش کسی صفاتی نام کا سبق فرماتے اور اکثر یہ بھی دیکھا کہ اسی کے نام سے صفاتی نام باری عزاسمہ، کا ذکر فرمادیتے عبدالعزیز آیا تو یا عزیز عبدالحق نام ہے تو یا حق۔کئی ایک کو صفاتی نام یا کریم یا رحیم الگ الگ یا جمع پڑھنے کا ارشاد فرماتے اور بعض کو سوتے وقت کلمہ شریف کے تکرار کا حکم فرماتے اور بعض کو ہر نماز کے بعد گیارہ دفعہ قل شریف (سورہ اخلاص) غرض اس میں ذکر لینے والے کی طبیعت پر دارومدار ہوتا۔زاں بعد آپ تبدیلی حسب ضرورت فرماتے تا آنکہ اسم ذات پر پہنچاتے اچھی طبیعت مل جاتی تو پہلی بار ہی اسم ذات کی تلقین فرماتے'' ۱۸

مزید فرماتے ہیں۔

''درود شریف قبلہ علیہ الرحمۃ تمام متوسلین کو درود خضری صلی اللہ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وسلم۔فرمایا کرتے تھے خصوصاً پانچصد بار بعد نماز تہجد اور زیادہ سے زیادہ تین ہزار۔ ۱۹

اور یہ بھی فرمایا:

''اوراد فتحیہ بھی خاص کو فرماتے چنانچہ مجھے پہلی بار ہی اجازت بخشی'' ۲۰

تلقین وارشاد کے بارے میں حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ جمعہ کے روز جو وعظ بیان فرماتے وہ بڑا پرتاثیر ہوتا۔تکلیف وتصنع سے پاک قرآن، حدیث اور اقوال اولیائے کرام سے مزید دل میں اترتا جاتا آپؒ کے وعظ کا لب لباب بیان کرتے ہوئے صاحب ذکر محبوب نے لکھا ہے۔

(1) قرآن وسنت پر عمل ہونا۔

Marfat.com

(2) دنیا سے بے رغبت ہونا۔

(3) اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت پیدا کرنا۔

(4) توحید و اتباع سنت قائم رہنا۔

(5) شکر و توکل و تقویٰ میں کامل ہونا۔

(6) اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہر حال میں مقدم رکھنا۔

(7) اپنے فیصلے شریعت کے مطابق کرنا اور کچہریوں میں نہ لے جانا۔

(8) ہر بستی اور گاؤں میں ایک جماعت ہو جو تبلیغ کرے اور برائی سے روکے۔

(9) حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنا۔

(10) حلال روزی کھائیں سود خوری رشوت خوری اور دوسروں کے حق کھانے سے اجتناب کریں۔

(11) معاملات میں خلاف ارشاد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اختیار نہ کریں۔

(12) یہود و نصاریٰ اور مشرکین کی پیروی نہ کرنا۔

(13) ملبوسات اور معاشرت میں اپنے بزرگوں کی روش اختیار کرنا الغرض یہی باتیں آپؒ کے وعظ کا خلاصہ ہیں۔[۲۱]

عبادات میں آپؒ کا معمول: حضرت میاں صاحبؒ کے معمولات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مظہر اور کامل نمونہ تھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست معمولات کا درس لیا۔ آپ کا کوئی ایک عمل بھی شریعت مطہرہ اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف نہیں ملے گا۔

نمازِ فجر اور نماز ظہر کے بعد جو معمولات حضرت میاں صاحبؒ نے اپنا رکھے تھے ان کے بارے میں مولانا محمد یٰسین قصوری نقشبندی فرماتے ہیں۔

''حضرت قبلہ میاں صاحبؒ صبح جلدی بیدار ہو جاتے، باہر تشریف لے

Marfat.com

جاتے، مکان والی مسجد میں فجر کی نماز باجماعت ادا فرماتے۔ کبھی کبھی دوسری مساجد میں بھی تشریف لے جاتے۔

نماز فجر سے فراغت کے بعد حضور اقدس ﷺ پر درود شریف عرض کرتے یعنی

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول الله الصلوۃ والسلام علیك یا حبب الله

پڑھتے پھر کپڑے پر درود شریف کے لئے شمارے ڈالے جاتے۔ ان شماروں پر درود شریف شروع فرماتے۔ شماروں پر درود خضری پڑھتے' جو یہ ہے:

صلی اللہ علی حبیبه سیدنا محمد و آله واصحابه وسلم درود شریف سے فراغت کے بعد آٹھ رکعت نوافل بطور نماز اشراق پڑھتے۔ نماز اشراق کے بعد مسجد میں آئے ہوئے بچوں کو قرآن کی تعلیم دیتے۔ پھر ایک ہزار بار ''سورۃ اخلاص'' کا وظیفہ کرتے۔ بعد میں نفی و اثبات (لا الہ الا اللہ) کے ذکر میں مصروف ہو جاتے۔ پھر آپ نماز چاشت آٹھ رکعت ادا فرماتے۔ یہ نماز عموماً ٹاہلی والی مسجد میں پڑھتے۔ ان اوراد وغیرہ سے فراغت کے بعد آپ بیٹھک میں تشریف لے آتے جہاں پہلے سے لوگ آپ سے ملاقات کے لئے موجود ہوتے۔ بیٹھک میں نماز چاشت کے بعد تیسرے کلمہ کا وظیفہ اکہتر (71) بار کرتے اور کچھ وقت تک استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب علیه پڑھا کرتے۔

بیٹھک میں آنے کا وقت تقریباً گیارہ بجے دوپہر کا ہوتا۔ آئے ہوئے مہمانوں کے ساتھ مل کر کھانا تناول فرماتے۔ کھانا شروع کرنے سے پہلے سب کے ہاتھ دھلائے جاتے ایک زانوں (بائیں) پر بیٹھنے اور بسم اللہ پڑھ کر شروع کرنے کی تلقین کی جاتی۔ بعد میں ہر ایک مسلمان سے علیحدہ علیحدہ گفتگو فرماتے اور اس کی بات توجہ سے سنتے۔ جب احباب نے جانا ہوتا ان کو رخصت عطا فرما دیتے۔ بعض کو کرایہ وغیرہ بھی عنایت فرماتے۔ کھانا وغیرہ سے فراغت کے بعد مہمانوں کو آرام کرنے کا حکم فرماتے،

Marfat.com

خود بچے ہوئے ٹکڑوں کو لے کر کتوں کو ڈالنے کے لئے تشریف لے جاتے۔ بعد میں کچھ دیر کے لئے بیٹھک ہی میں آرام کرتے۔ بعد از دو پہر یہ آرام کرنا قیلولہ کہلاتا ہے، جو سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

نماز ظہر و مابعد معمولات: قیلولہ سے فارغ ہونے کے بعد آپ نماز ظہر ادا کرنے کے لئے تشریف لے جاتے۔ نماز ظہر لوہاراں والی مسجد میں ادا کرتے۔

ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر آپ اور مہمان بیٹھک میں تشریف لے جاتے۔ اس وقت نئے آنے والے مہمانوں کے ساتھ محبت سے گفتگو کا سلسلہ شروع ہوتا۔ باری باری سب کی باتیں سنتے اور ہر قسم کے سوال کا جواب دیتے۔ عام طور پر تو یہ ہوتا کہ مہمان کو سوال عرض کرنے کی ضرورت بھی نہ ہوتی کہ آپ اس کا جواب ارشاد فرما دیتے۔ گویا آپ لوگوں کے دلوں پر حکومت فرما رہے ہیں۔ کسی مہمان کو کبھی کسی قسم کی شکایت نہ ہوتی۔ رشد و ہدایت اور پیاری پیاری باتوں کا یہ سلسلہ عصر کی اذان سے کچھ وقت پہلے تک جاری رہتا۔ پھر حضرت تمام مہمانوں کو بڑی مسجد میں جانے کا حکم فرما دیتے، اور خود بھی کچھ دیر کے بعد مسجد میں تشریف لے جاتے۔

نماز عصر: نماز عصر ادا فرمانے کیلئے آپ بڑی مسجد میں تشریف لاتے۔ مسجد میں تشریف لا کر جوتوں کو قبلہ رخ رکھتے۔ جو جوتے قبلہ رخ نہ ہوتے ان کو بھی درست فرما دیتے۔ دایاں پاؤں مسجد میں پہلے رکھتے اور بایاں بعد میں۔ عصر کے فرائض سے پہلے کی چار سنتیں بڑے اہتمام اور باقاعدگی سے ادا فرماتے۔ نماز عصر سے فارغ ہو کر دوبارہ پند و نصائح اور دعوت وارشاد میں مصروف ہو جاتے۔ حاضرین اس قدر لطف اندوز ہوتے کہ وہ چاہتے یہ سلسلہ ہمیشہ قائم رہے۔ بعض اوقات کچھ وقت ملتا تو اپنی ہمشیرہ کے ہاں یا قبرستان میں تشریف لے جاتے۔

نماز مغرب و مابعد وظائف: نماز مغرب کا وقت ہوتے ہی آپ بڑی مسجد میں

Marfat.com

تشریف لے آتے۔ مسواک استعمال کرتے ہوئے سنت طریقہ کے مطابق وضوفرماتے اور نماز مغرب باجماعت ادا کرتے۔ نماز سے فراغت کے بعد آپ مسجد کی چھت پر تشریف لے جاتے۔ گرمی کے موسم میں کھلی چھت پر اور سردی کے موسم میں چھت پر بنے ہوئے حجرے میں تشریف فرما ہوتے۔ چھ رکعت نوافل بطور ''نماز اوابین'' ادا فرماتے۔ پھر کچھ وقت کے لئے سر سجدے میں رکھ دیتے۔ بعدازاں دوسرے وظائف و اذکار میں مصروف ہو جاتے۔ آئے ہوئے مہمان بھی اذکار میں شامل ہو جاتے۔ تمام مہمان حضرت کے ارد گرد حلقہ کی شکل میں دوزانوں بیٹھ جاتے۔

سورۃ فاتحہ 71 بار، سورۃ والضحیٰ 7 بار، سورۃ حشر کی آخری آیات 7 بار، سورۃ الم نشرح 11 بار، سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم و بحمدہ استغفر اللہ لا حول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم گیارہ مرتبہ، یا اللہ، یا رحیم، یا حی یا قیوم، یا ودود، یا کریم، یا لطیف، یا حبیب کا گیارہ مرتبہ وظیفہ کرتے۔

نماز عشاء مابعد وظائف: اذان ہونے پر آپ چھت سے نیچے تشریف لے آتے۔ فرائض سے قبل کی چار سنت عصر کی طرح اہتمام اور باقاعدگی سے ادا فرماتے، نماز عشاء کی امامت بھی باقاعدگی سے خود فرماتے۔ عشاء کی نماز میں آپ سورۃ والضحیٰ کی عموماً قرأت کرتے۔ فرائض' سنت' وتر اور نوافل نہایت اطمینان وسکون سے پڑھتے' وتر سے فراغت کے بعد دو لمبے لمبے سجدے کرتے' پہلے سجدے میں سبوح قدوس رب الملئکۃ والروح کا ذکر کرتے اور سر اٹھانے کے بعد سبحان الملك القدوس تین بار پڑھتے۔

نماز عشاء سے فارغ ہو کر آپ چھت پر تشریف لے جاتے۔ مختصر مراقبہ کرنے کے بعد سورۃ ملک کی تلاوت فرماتے پھر ختم شریف پڑھتے اور ایصال ثواب کرتے۔ اس

Marfat.com

موقع پر دعا میں پنجابی اشعار پڑھتے ان میں سے چند اشعار مندرجہ ذیل ہیں:

ربا بھیج ثواب تو اس کلام طعام — اوپر روح رسول دے پھر مرسل نبی تمام
بعد اونہاں دے یار جو خاص نبی دے چار — بعد ازواج اولاد اونہاں دے کل اصحاب
بعد اونہاں دے تابعین کل امام ہمام — ابو حنیفہ' شافعی' مالک' احمد نام

دعا سے فارغ ہونے کے بعد مریدین اور متوسلین کو ہدایات ارشاد فرماتے۔

پردے میں خواتین کو پند و نصائح ارشاد فرماتے' اور ان کے مسائل کو بھی حل فرماتے۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ خواتین کے لئے صرف ہو جاتا۔ پھر دو بتیاں روشن کر کے آپ دینی کتب کے مطالعہ میں مشغول ہو جاتے۔ اگر وقت میسر آتا تو کچھ دیر کے لئے آرام فرما لیتے ورنہ مطالعہ کے بعد صبح کے اوراد و وظائف میں مصروف ہو جاتے۔ اکثر گھر میں نماز تہجد پڑھتے۔ نماز تہجد بارہ رکعت نوافل ادا فرماتے۔ تہجد کے نوافل کے بعد تین ہزار بار درود خضریٰ کا وظیفہ کرتے۔ فجر کی اذان سننے پر بڑی مسجد میں تشریف لے جاتے۔ یوں دوسرے دن کا آغاز ہو جاتے۔!

نماز جمعۃ المبارک: اسلامی دنوں میں جمعۃ المبارک کی بڑی فضیلت ہے۔ اس کو حدیث پاک میں سید الایام یعنی تمام دنوں کا سردار قرار دیا گیا ہے ایک دوسری روایت میں جمعۃ المبارک کو مسلمانوں کے لئے عید کا دن قرار دیا گیا ہے چنانچہ حدیث پاک کے الفاظ یہ ہیں ''یوم الجمعه یوم العید ''یعنی جمعہ کا دن' عید کا دن ہے۔

حضرت قبلہ میاں صاحبؒ فرمایا کرتے جمعۃ المبارک کی تیاری جمعرات کو ہی شروع کر دینی چاہئے۔ یہ بات نہ صرف دوسروں کو فرماتے بلکہ خود بھی بڑی باقاعدگی کے ساتھ اس پر عمل کرتے۔ جمعرات کو ناخن تراش کر، حجامت بنوا کر اور کپڑے دھلا کر جمعۃ المبارک کی تیاری شروع فرما دیتے۔ چونکہ جمعۃ المبارک کے دن مہمان بھی کافی تعداد میں حاضر ہوتے اس لئے کھانا کھلانے کا سلسلہ آپ صبح نو بجے شروع فرماتے تقریبا

Marfat.com

بارہ بجے تک فارغ ہو جاتے۔ غسل وغیرہ گھر میں کرتے اور سنتیں بھی گھر میں ادا کر کے مسجد میں تشریف لے جاتے۔ مسجد میں لوگوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر انتظار میں ہوتا۔ منبر شریف کے پاس جانے کے لئے آپ سیدھے نہ جاتے بلکہ دائیں طرف سے ہو کر تشریف لے جاتے۔

حاضرین ہمہ تن گوش ہو کر آپ کی گفتگو سنتے۔ جب آپ خطاب شروع فرماتے یوں معوم ہوتا کہ سامعین عشق الٰہی اور محبت رسول ﷺ میں ڈوب چکے ہیں۔ خطاب شروع کرنے سے پہلے جب آپ خطبے کے چند جملے بولتے تو آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو جاتا۔ آپ کا وعظ سادہ، مدلل اور پرتاثیر ہوتا۔

جمعۃ المبارک کے فرائض کے بعد ظہر کے چار فرض پھر ادا فرماتے اور اسکے ادا کرنے کی اپنے مریدین اور سامعین کو تلقین فرماتے، اس کو احتیاطی ظہر کہا جاتا ہے۔ چونکہ جمعۃ المبارک کی کچھ شرطیں مفقود تھیں جس وجہ سے آپ نے احتیاطی ظہر ادا کی۔ اس سے حضرت کے علم وعمل کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اکثر علماء کو مسائل معلوم ہونے کے باوجود احتیاطی ظہر کی پرواہ نہیں لیکن قبلہ ایک ولی کامل ہیں ان کے ہاں تو بے عملی کا تصور بھی نہیں۔ آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے مریدین اور متوسلین کے لئے آج بھی میاں صاحبؒ کا یہی پیغام ہے کہ احتیاطی ظہر ادا کریں۔[۲۲]

صاحب حدیث دلبراں اعلیٰ حضرت میاں صاحبؒ کی عبادات و اوراد کے بارے میں لکھتے ہیں۔

حضرت صاحب قبلہؒ کی زندگی مختلف ادوار میں مختلف کیفیات اور حالات کی حامل تھی ابتدائی زمانہ میں آپ جنگلوں، دریاؤں اور قبرستانوں میں رہا کرتے تھے۔ اسکے بعد تھوڑا عرصہ آپ نے مسجد شریف میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع رکھا بعد ازاں جب آپ کے چچا حافظ حمید الدین صاحب پٹوار سے ریٹائر ہوئے تو آپ نے

Marfat.com

مسجد کا یہ تمام سلسلہ ان کے سپرد کر دیا۔ چنانچہ حافظ حمید الدین صاحب کا انتقال ہو گیا تو حضرت صاحب قبلہؒ نے مسجد کا کام پھر سنبھال لیا اور امامت کے فرائض سرانجام دینے لگے۔

قاری محمد ابراہیم صاحب مرحوم کو جب حضور میاں صاحبؒ نے فیضان نظر سے نوازا اور قاری صاحب کا دل نور معرفت سے منور ہو گیا تو آپ نے انہیں مسجد میں لا کر بٹھا دیا اور مسجد کی امامت و دیگر فرائض ان کے سپرد کر دیے تمام امور مع امامت قاری ابراہیم صاحب انجام دیتے تھے اور جمعہ مبارک حضرت صاحب قبلہ پڑھاتے تھے۔ آپ کمال عجز و انکسار اور کسر نفسی سے فرمایا کرتے تھے کہ میں تو اس قابل نہیں تھا۔ لیکن بڑوں کے رحلت فرمانے کے بعد مجھے یہ بوجھ اٹھانا پڑا۔'' اگر کوئی عالم دین یا مولانا آ جاتے تو آپ انہیں جمعہ پڑھوانے کے لئے کہتے۔

قاری محمد ابراہیم صاحب کو مسجد کا انتظام و انصرام سپرد کرنے کے بعد آپ اپنے گھر کے نزدیک مختلف نمازیں مختلف مساجد میں ادا فرمایا کرتے تھے۔ ان مساجد میں بھی آپ کم رونق والی مساجد کو ترجیح دیا کرتے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ محلّہ اور گھر کے نزدیک کی مساجد کے بہت سے حقوق ہیں۔ فجر کی نماز آپ اول وقت پڑھا کرتے اور عموماً ملکاں والی مسجد جس میں آپ سے پہلے بہت کم رونق ہوتی تھی میں پڑھا کرتے۔ فجر کے فرضوں کی دعا کے بعد آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ہدیہ درود و سلام پیش کیا کرتے تھے۔ یعنی الصلوٰۃ والسلام علیکم یا رسول اللہ۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ پڑھا کرتے۔

اشراق کے آٹھ نفل آپ اپنے محلّہ کے سامنے مسجد لوہاراں والی میں ادا فرماتے نفلوں کی ادائیگی کے بعد آپ ایک ہزار دفعہ سورۃ اخلاص پڑھا کرتے اور اس کے بعد کچھ دیر خفی طریق سے نفی اثبات کرتے۔

Marfat.com

چاشت کی نماز عموماً آپ ٹاہلی والی مسجد میں ادا کرتے نماز چاشت کی بھی آٹھ رکعتیں ہی پڑھا کرتے تھے۔ان نوافل سے فراغت کے بعد آپ اکہتر دفعہ تیسرا کلمہ اور کچھ دیر استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب علیہ کا ورد کرتے اس کے بعد آپ مہمانوں کو کھانا کھلانے کی طرف متوجہ ہوتے۔کھانا کھا چکے کے بعد آپ سب کے ساتھ مل کر دعا فرماتے مہمانوں کو کھانا کھلا کر آپ آرام کرنے کو کہتے اور خود کتوں کی روٹی کے ٹکڑے ڈالتے۔اس کے بعد کچھ دیر قیلولہ بھی فرماتے تھے۔قیلولہ سے فراغت کے بعد آپ ظہر کی نماز لوہاراں والی مسجد میں ادا کرتے اور پھر واپس بیٹھک پر آکر باہر سے آئے ہوئے متوسلین کو تلقین فرماتے پھر سب کو بڑی مسجد (میاں صاحب والی مسجد) میں چلنے کا حکم ہوتا اور کچھ وقفہ کے بعد خود بھی تشریف لے آتے۔

نماز عصر بڑی مسجد میں ادا ہوتی اور نماز کے بعد آپ عموماً اپنی ہمشیرہ صاحبہ کے ہاں تشریف لے جاتے۔وہاں کچھ دیر بیٹھنے کے بعد یا تو آپ قبرستان چلے جاتے یا مسجد میں واپس تشریف لے آتے۔

مغرب کے وقت اذان ہونے پر آپ بڑی مسجد میں ہی نماز باجماعت ادا فرمانے کے بعد مسجد کی چھت پر چلے جاتے۔گرمی کے موسم میں کھلی چھت پر اور سردی کے ایام میں چھت پر ہی ایک حجرہ میں 6 رکعت نفل اوابین ادا کرتے اور نوافل کی ادائیگی کے فوراً بعد کچھ دیر کے لئے سر نیاز سجدہ میں جھکا دیتے اس کے بعد آپ وظائف میں مشغول ہو جاتے اور متوسلین جن میں خاص تعداد ان احباب کی ہوتی جو باہر سے آئے ہوئے ہوتے تھے۔آپ کے سامنے حلقہ کی صورت میں سر جھکا کر دوزانوں بیٹھ جائے وظائف میں آپ 71 مرتبہ سورۃ فاتحہ بسم اللہ شریف کو الحمد سے ملا کر پڑھتے۔اس کے بعد سورۃ والضحیٰ 7 بار سورۃ حشر کا آخری حصہ 7 بار-الم نشرح 11 بار اور 11 دفعہ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم و بحمدہ استغفر اللہ لاحول

Marfat.com

ولاقوة الا باللہ العلی العظیم پڑھتے اور پھر یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم یا حی یا قیوم یا ودود یا کریم یا لطیف یا حبیب کا 11 دفعہ ورد کرتے۔ جب تک جسمانی طاقت نے ساتھ دیا عشاء کی نماز میں آپ خود ہی امامت فرماتے رہے۔ نماز عشاء میں سورۃ والضحیٰ آپ کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔ آپ تین رکعت وتر ادا کرنے کے بعد ''نوافل سے پیشتر سجدہ کرتے جس میں پانچ بار سبوح قدوس رب الملئکۃ والروح پڑھتے۔ سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد آیت الکرسی پڑھتے اور پھر سجدہ کرتے جس میں پھر سبوح قدوس رب الملئکۃ والروح کا ورد کرتے اور سجدہ سے سر اٹھا کر تین بار سبحان الملک القدوس پڑھتے۔

نماز سے فراغت کے بعد آپ اوپر مسجد کی چھت پر چلے جاتے جہاں آپ ہر روز سورہ ملک پڑھ کر فاتحہ خوانی کرتے جمعہ شریف کے لئے آپ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ جمعہ کی تیاری جمعرات کو شروع کرنی چاہئے۔ آپ خود بھی اسی بات کے مطابق عمل کرتے تھے۔ کپڑے دھلانا' حجامات بنوانا ایسے ہی دوسرے لوازمات جمعرات کو شروع کر دیتے جمعہ کے دن دوپہر کے وقت مہمانوں سے جلدی ہی فارغ ہو جاتے اور کپڑے پہن کر مسجد تشریف لے آتے اگر کوئی عالم یا مولانا صاحب آئے ہوتے تو آپ انہیں جمعہ کے خطبہ کے لئے کہتے ورنہ خود ہی خطبہ کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ وعظ یا خطبہ منبر پر بیٹھ کر دینے کی بجائے منبر کے پاس ہی کھڑے ہو کر فرمایا کرتے۔ وعظ اور خطبہ کے لئے جب کھڑے ہوتے تو آپ کا چہرہ انور زرد ہو جاتا۔ جب آپ خطبہ دیتے وقت یہ کہتے۔

الحمدللہ' الحمدللہ' الحمدللہ' لم یزل ولا یزال حی قیوم' عام قدیر' مدبر سمیع بصیر واشھدان لا الہ الا اللہ وحدہ' لا شریک لہ لہ الملک فلہ الحمد و کبرہ تکبیرا واشھدان سیدنا و حبیبنا و نبینا محمداً عبدہٗ و رسولہ الذی ارسل بالحق بشیرا و نذیرا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ و بارک وسلم تسلیما کثیرا

Marfat.com

تو آپ کا چہرہ بتدریج سرخ ہونا شروع ہو جاتا۔ آپ کے منہ سے یہ الفاظ بڑے پرجلال لہجے میں نکلتے۔ تمام سامعین پر ہیبت و جلال کی کیفیت طاری ہو جاتی۔ آپ خطبہ کے بعد قرآن پاک کی چند آیات کی تلاوت فرماتے اور وعظ شروع کر دیتے آپ کا انداز بیان اور طریق واعظ عجیب طرز کا ہوتا لوگ دور دور سے آتے تھے آپ آنے والے احباب کی دلی کیفیات اور حالات بیان کرتے جاتے اور جس قسم کی اصلاح کی ضرورت ہوتی اس کی بھی نشاندہی فرما دیتے۔ اکثر لوگوں کے مسائل اور سوالات جو انہوں نے پوچھنا ہوتے آپ وعظ جمعہ میں ہی حل کر دیتے۔ سب لوگ اپنی اپنی جگہ سمجھ لیتے کہ حضرت صاحب قبلہؒ نے ان کے سوالوں کا جواب دے دیا ہے۔

نیز ان کا حال اور کیفیت بھی بیان کر دی ہے۔ عجیب رقت کا عالم ہوتا کوئی رو رہا ہے تو کسی پر وجد طاری ہے کسی کی آنکھیں نم آلود ہوتیں تو کوئی سکتے کے عالم میں ہوتا۔ ماحول مختلف کیفیتوں کا حامل ہوتا۔

پچھلی رات اٹھ کر آپ 12 رکعت نماز تہجد ادا کرتے اور تین ہزار بار درود شریف خضری کا ورد فرماتے۔ تہجد کی نماز آپ بڑی مسجد میں ہی تشریف لا کر پڑھا کرتے تھے۔ ۲۳

صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوریؒ نے حضرت میاں صاحب کی عبادات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:

عبادات: آپ عشاء کی نماز اکثر آخر وقت کر کے پڑھا کرتے تھے۔ کبھی مہمانوں کو کھانا عشا سے پہلے کھلاتے اور کبھی بعد میں۔ اگر کوئی شخص رات کو بارہ یا ایک بجے بھی آ جاتا۔ تو کھانا موجود ہی رہتا۔ رات کے بارہ بجے تک آپ اکثر یاروں کی جانب توجہ فرماتے رہتے۔ اور کبھی مسائل بیان فرماتے۔ پھر گھر میں تشریف لے جاتے۔ تہجد کی نماز آپ گھر

Marfat.com

میں ادا کرتے۔ اکثر وتر آپ پہلی رات ہی پڑھ لیتے۔ نماز فجر کے وقت مسجد میں تشریف لے آتے۔ اکثر نماز آپ کے چچا حمید الدین صاحب ہی پڑھایا کرتے تھے۔ کبھی چچا صاحب نہ تشریف لاتے۔ تو آپ ہی پڑھاتے پھر درود شریف خضری شماروں پر تمام یاروں سے مل کر پڑھتے۔ بعد ادائے نماز اشراق بچوں کو قرآن مجید کا درس فرماتے جو بچہ بھاگ جاتا۔ یا اسے سبق نہ آتا۔ تو آپ اسے دو انگلیوں سے چٹکی جسے پنجابی میں (چوہنڈی) کہتے ہیں۔ سے سزا دیتے۔ بعد فراغت تدریس گیارہ بجے پھر مہمانوں کے لئے کھانا خود گھر سے اٹھا اٹھا کر لاتے۔ اور خود ہی اپنے ہاتھ سے سالن برتن میں ڈال کر مہمانوں کے آگے رکھتے اور ان کے ہاتھ بھی خود دھلاتے۔ اگر دستر خوان پر کسی کا پاؤں آ جاتا۔ تو سخت ناراض ہوتے۔ آپ سب مہمانوں کے ساتھ مل کر کھانا تناول فرماتے۔ اس وقت اگر روٹیوں میں کوئی سوکھی باسی ہوتی۔ تو اسے خود اختیار فرماتے۔ ہر لقمہ اٹھاتے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے اور کھانا آہستہ آہستہ کھاتے اور لقمے چھوٹے چھوٹے کھایا کرتے۔ کھانے میں یاروں کی طرف توجہ فرماتے رہتے۔ جب آپ دیکھتے کہ سب نے کھانا کھالیا ہے تب آپ ہاتھ اٹھا کر دعا فرماتے۔ پھر ظہر کی نماز سے پہلے تھوڑا عرصہ قیلولہ یعنی لیٹ کر آرام فرماتے۔ پھر ظہر کی نماز اول وقت میں پڑھتے۔ اسی طرح عصر کی نماز بھی اول وقت ہی ادا فرماتے۔ عصر کے فرضوں سے پہلے چار رکعت سنت بھی پڑھتے پھر قبل از نماز مغرب وضو فرماتے۔ ہر وضو میں آپ کسی سے مدد نہ لیتے۔ وضو میں اگر کوئی بات چیت کرتا۔ تو سخت ناراض ہوتے۔ وضو کے بعد ریش مبارک پر خلال بھی کرتے اور کنگھی بھی کرتے۔ وضو کر کے مسواک کو اپنے پاس رکھتے۔ وضو میں مستحب کی بڑی رعایت رکھتے اور پانی بھی وضو میں بہت کم خرچ کرتے۔ پھر مغرب کی نماز ادا کرتے۔ بعد نماز مغرب مسجد کی چھت پر تشریف لے جاتے۔ چھ رکعت نفل ادا کرتے۔ بعدہٗ وظیفہ پڑھنا شروع کرتے تمام لوگ صفیں باندھ کر بیٹھ جاتے۔ اور اکاسی

Marfat.com

دفعہ سورت فاتحہ پڑھتے ۔اور پھر لا الـہ الا انت ۔لا الہ الا انت کا تکرار کئی بار کرتے ۔ پھر انی کنت من الظالمین پڑھتے اور سوتے وقت تیسرا کلمہ کبھی بلند آواز سے پڑھتے اور کبھی آہستہ بھی اور ساتھ میں یہ استغفار پڑھتے ۔ استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحیی القیوم و اتوب الیہ اور لا الـہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین یاروں کو بھی پڑھنے کے لئے فرماتے ۔نماز جمعہ حنفی مذہب کے مطابق ادا فرماتے ۔نماز تراویح بیس رکعت سے ادا فرماتے ۔اور ہر چہار رکعت کے بعد تسبیح بڑی دلجمعی سے اور شوق کے ساتھ پڑھا کرتے تھے ۔اور قرآن شریف کا ختم بھی سنتے تھے ۔ کبھی کبھی آپ لاہور تشریف لے جا کر اکثر حضرت شاہ محمد غوث صاحبؒ کی مسجد میں حافظ فخر الدین صاحب کے پیچھے قرآن شریف سنتے تھے ۔خواہ آپ سفر میں ہوں ۔خواہ حضر میں تراویح کی آپ بیس رکعت ہی ادا فرماتے تھے ۔آپ سوائے تراویح کے دیگر نفلوں کی جماعت کو پسند نہیں فرماتے تھے ۔ جنازے کی نماز کے لئے اکثر شامل ہوا کرتے تھے ۔ اور پسماندگان کے پاس برائے فاتحہ خوانی بھی جایا کرتے تھے جا کر ہاتھ پہلے اٹھا لیتے اور زبان سے اللہ اکبر' اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد پھر سورہ فاتحہ پڑھ کر متوفی کے لئے دعائے مغفرت فرماتے ۔ پھر تھوڑا عرصہ بیٹھ کر چلے آتے ۔آپ اکثر قبرستان میں جاتے اور قبور کی زیارت فرماتے ۔اور مراقبہ کر کے بیٹھ جاتے ۔اور کبھی کھڑے ہی رہتے ۔اور متوفی کے واسطے دعائے مغفرت کرتے اور کسی قبر کے پاؤں کو ہاتھ نہ لگاتے ۔ آپ فرمایا کرتے تھے ۔کہ قبر کو ہاتھ لگانے سے کیا ہوتا ہے ۔جب تک دل نہ لگے کئی دفعہ اتفاق ہوا کہ آپ کے اوپر کی پلکوں سے آنسو قطرہ قطرہ ہو کر گر رہے ہیں ۔آپ مزاروں کو عبرت کی نگاہ سے دیکھتے اور پھر دعا فرما کر واپس آتے ۔اور راستہ میں چلتے چلتے بے ساختہ آپ کی زبان مبارک سے اللہ اکبر نکل جاتا اور بازار میں اگر کہیں بکرے کی ہڈی دیکھتے تو فرماتے یہ ہڈی جائے عبرت نہیں ہے؟ یہ بھی تو کل زندہ تھا ۔آج اس کی ہڈیاں

Marfat.com

بازار میں خوار ہو رہی ہیں۔٢٤

حوالہ جات:

1۔ خزینہ معرفت صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ صفحہ 184
2۔ خزینہ معرفت صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ صفحہ 185-184
3۔ خزینہ معرفت صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ صفحہ 185
4۔ صوفیائے نقشبند حکیم محمد امین الدین صفحہ 372
5۔ خزینہ معرفت صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ صفحہ 159
6۔ حدیث دلبراں حاجی فضل احمد مونگہ شرقپوری صفحہ 37-36
7۔ خزینہ معرفت صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ صفحہ 159
8۔ حیات جاوید حسن علی جامعی صفحہ 33
9۔ چشمہ فیض شیر ربانی محمد یٰسین قصوری صفحہ 128
10۔ خزینہ معرفت صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ صفحہ 141
11۔ خزینہ معرفت صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ صفحہ 186
12۔ انقلاب حقیقت صاحبزادہ حضرت محمد عمر صاحب بیر بلویؒ صفحہ 17
13۔ چشمہ فیض شیر ربانیؒ مولانا محمد یٰسین صاحب قصوری صفحہ
14۔ تذکرہ شیر ربانی مطبوعہ شرقپور شریف محمد امین شرقپوری صفحہ 324
15۔ ذکر محبوب حسن علی جامعی صفحہ 23
16۔ مسلک شیر ربانی خلیل احمد رانا صفحہ 12
17۔ کلمات قدسیہ سید شرافت نوشاہی صفحہ 11-10
18۔ انقلاب حقیقت حصہ اول صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیر بلویؒ صفحہ 42-41
19۔ انقلاب حقیقت حصہ اول صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیر بلویؒ صفحہ 46
20۔ انقلاب حقیقت حصہ اول صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیر بلویؒ صفحہ 47
21۔ ذکر مبارک حسن علی جامعی صفحہ 58-57
22۔ چشمہ فیض شیر ربانی محمد یٰسین صاحب قصوری صفحہ 157-148 ماخوذ
23۔ حدیث دلبراں فضل احمد مونگہ شرقپوری صفحہ 307-293 ماخوذ
24۔ خزینہ معرفت صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ صفحہ 184

Marfat.com

کشف و کرامات

کشف : کشف ایک ایسی کیفیت کا نام ہے جس کے ذریعے کوئی نا معلوم چیز معلوم ہو جاتی ہے ظاہری حس کی بجائے باطنی حس سے احساس پیدا ہوتا ہے اور کشف کی کیفیت ظاہر ہوتی ہے صوفی محمد ابراہیم قصوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس میں کئی صورتیں ہیں خواب کے ذریعے، قلبی کیفیت کے واسطے سے۔ فراست صادقہ سے پھر کبھی عینی نمونہ دکھائی دیتا ہے اور کبھی حقیقی نمونہ کے سوا ایک دوسرا نمونہ پیش آجاتا ہے لیکن حقیقت اصلیہ پر کامل انطباق رکھتا ہے اور پھر بعض وقت منطبق کرنے میں تامل کی ضرورت نہیں ہوتی اور بعض وقت بلا تامل پتہ نہیں چلتا چنانچہ بعض غلط نتیجہ نکالنے کی وجہ سے ایسے مغالطے پڑتے ہیں کہ بعید از عقل و نقل ہوتے ہیں عام طور پر جو کشف قلبی کیفیت سے معلوم ہوتا ہے کشف کہلاتا ہے اور اکثر صوفیائے کرام اسی آئینہ جہاں نما سے کام لیتے ہیں اور دنیا کی باریک سے باریک چیز اس میں اپنے اصلی رنگ و روپ میں دکھائی دیتی ہے کشف صدور، کشف قبور کشف حقائق و معارف تمام اسی کے حصے بخرے ہیں اور عام سالکین اسی حصے میں ہوتے ہیں لیکن فراست صادقہ قلبی کیفیت سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ حس ہائے ظاہرہ میں اتنی قوت آجاتی ہے کہ ظاہری آنکھوں کے ذریعے دور کی چیز قریب اندر کی چیز باہر بلکہ روح جیسی لطیف چیز اپنی پوری صورت میں سامنے آکھڑی ہو جاتی ہے اور خدوخال حقیقت تک کا شائبہ نہیں رہتا عارف کامل کے سوا یہ درجہ کسی دوسرے کو بمشکل حاصل ہوتا ہے۔[1]

Marfat.com

کشف اللہ کے خاص بندوں کو ہوتا ہے ایسے لوگ جن کے قلوب صاف اور محبت الٰہی میں ڈوبے ہوتے ہیں امام رازی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ مکاشفات کا دروازہ اللہ کے ان کے خاص بندوں پر کھلتا ہے جن کو شیخ کامل میسر آجائے۔ طلب صادق اور عزم واستعداد ہوتو اللہ تعالیٰ انہیں اس اعلیٰ مرتبہ پر پہنچا دیتا ہے۔ ۳

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کشف کا دروازہ اس کے لئے کھلتا ہے جو تقویٰ کے وصف کے ساتھ ذکر الٰہی پر مواظبت کرے۔ ۳

غوث اعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کا ایمان قوی ہو جاتا ہے اور یقین جم جاتا ہے وہ قیامت کے معاملات جن کی حق تعالیٰ نے خبر دی ہے قلب کی آنکھوں سے دیکھتا ہے جنت اور دوزخ کو وہ دیکھتا ہے صور کو اس فرشتے کو جو اس پر تعینات ہے وہ دیکھتا ہے تمام چیزوں کو جیسی کہ وہ حقیقت میں ہیں۔ ۴

صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت قبلہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ جہاں اپنے اندر لاکھوں کمال ذاتیہ اور واہبیہ رکھتے تھے وہاں کشف کے اعلیٰ ترین مراتب سے بھی ممتاز تھے اور فراست صادقہ کے نور سے آپ کی آنکھیں وہ کچھ پاتی تھیں جو سینکڑوں کوسوں دور یا جنہیں صدیوں کا زمانہ گزرے ہوتا آپ کو کسی کے سینے کی تلاش کیلئے اپنے سینہ بے کینہ کی کیفیت دیکھنے کی نوبت بہت کم آتی بلکہ ہر سوالے راجوابے کے مطابق تمام خیالات گزشتہ و آئندہ کا جواب دھڑا دھڑ فرماتے جاتے خواہ سننے والا جانے یا نہ پہنچانے مگر آپ سرپٹ گھوڑے کی طرح جا دم لیتے جہاں تخیل کا میدان ختم ہو جاتا یا جس کے ظہور کے لئے کارکنان قضا کی مصلحت نہ دیکھتے متاخرین میں سے کسی کو اس درجہ کا مکاشفہ نہیں ملا۔ البتہ متقدمین میں ایسے بزرگ ہو گزرے ہیں جو اس دولت سے ممتاز تھے جو سلوک تمام منازل کو سالک کے بیان کرنے کے سوا حرف بحرف دیکھ پاتے اور باریک سے باریک لغزش کو دیکھ کر تنبیہ فرماتے۔ ۵

Marfat.com

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے چند مکاشفات ملاحظہ فرمائیں صوفی صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دو شخصوں نے بندہ سے بیان کیا کہ ہم جب شرقپور شریف روانہ ہوئے تو جب لاہور میں اڈا متصل ہیرا منڈی پہنچے اس وقت کوئی موٹر تیار نہ تھی ہم ٹبی بازار چلے گئے اور وہاں بازاری عورتوں کی طرف دیکھتے رہے اور آپس میں مذاق اڑاتے رہے اتنے میں موٹر تیار ہو گئی سوار ہو کر شرقپور شریف حاضر خدمت ہوئے وہاں آپ کی بیٹھک میں پہنچ کر دو زانو مؤدب سر جھکا کر بیٹھ گئے آپ تشریف لائے اور ہمارے سروں کو اٹھا کر آنکھوں کی پلکیں الٹ کر دیکھا اور غصہ سے فرمایا وہاں کیا دیکھتے آئے ہیں اور یہاں مکر بنا کر کس طرح بیٹھے ہیں یہ آپ کا فرمانا ہی تھا کہ ہم دونوں کے بدن میں لرزہ ہو گیا اور چھکے چھوٹ گئے اور سینہ بھی ہلنے لگا۔[۶]

صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیربلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک بار مسجد سے حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو پہلا لفظ آپ کی زبان نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ مسجد کے تنکوں کو توڑنا خلاف ادب ہے واقعہ یہ تھا کہ میں اکثر الگ بیٹھتا تھا اور کسی خیال میں غرق ہو کر ایسا ہو جاتا تھا چنانچہ اس دن بھی یہ توڑ موڑ رہی سبحان اللہ کتنا کشف بلند ہے۔[۷]

صوفی محمد ابراہیم قصوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک روز بندہ شرقپور شریف حاضر خدمت ہوا۔ آپ سخت بیمار تھے اور چارپائی پر لیٹے ہوئے ہاتھ میں تسبیح لئے آہستہ آہستہ کچھ پڑھ رہے تھے بندہ کو خیال ہوا ایسی کمزوری میں نہ پڑھیں تو کیا حرج ہے آپ نے بندہ کے خیال سے واقف ہو کر فرمایا حضرت جنید علیہ رحمۃ جب ضعیف ہو گئے تو کسی نے عرض کی آپ اب اذکار چھوڑ دیں آپ نے فرمایا جو کچھ ہم نے حاصل کیا ہے انہی اذکار سے حاصل کیا ہے اب کیسے چھوڑ دیں۔[۸]

صوفی محمد ابراہیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے

Marfat.com

بندہ کے بھائی نے صلاح دی کہ لائل پور (فیصل آباد) چل کر دوکان کریں بندہ نے بھی ارادہ کرلیا اور تیار ہو گیا رات کو خواب میں آپ نے فرمایا لائل پور نہیں جانا بندہ نے ارادہ ملتوی کر دیا۔۹

صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیربلوی فرماتے ہیں کہ ایک بار مجھے آٹے کی مشین لگانے کا جنون سوار ہو گیا حاضر ہوا تو کسی سے مخاطب ہو کر انگریزی کلوں کے لئے انتہائی برائی فرمائی آخر فرمایا کہ ہمارے خراسوں کو بھی لوہے کی مشینوں نے بند کر دیا جس کو دیکھو اسی خیال میں غرق ہے لیکن مجھے بالکل یہ اپنا خیال نہ آیا بلکہ سمجھتا رہا کسی غیر سے آپ مخاطب ہیں لیکن بعد کو معلوم ہوا کہ درحقیقت مجھے ہی خطاب تھا۔۱۰

صاحبزادہ صاحبؒ ہی فرماتے ہیں کہ ایک دن آپؒ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ آپ کے حضرت کس طرف منہ کر کے بیٹھتے تھے میں نے عرض کیا شمال کی طرف۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ جانب شمال میں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا مجھے ایسا دکھائی دیتا ہے اور ہاتھ سے شمال مغرب کے گوشہ کی طرف اشارہ فرمایا اور فرمایا تم بھی اسی طرح رُخ کر کے بیٹھا کرو اس میں بڑی برکت ہے جب میں نے گھر آ کر حضرت صاحب کے خاص خادموں سے معلوم کیا تو آپ کا فرمانا کہ مجھے ایسا دکھائی دیتا ہے صحیح ہو نکلا اور اس ارشاد سے پیشتر مجھے اس سمت سے روحانی تعلق خود بخود پیدا ہو چکا تھا۔ اس قصہ سے آپ کا کشف عیانی کتنا عیاں ہے گو آپ کتنا ہی اس امر کو چھپاتے تھے لیکن بات بات پر صاحب نظر کو دکھائی دیتا تھا آپ کشف میں کشف عیانی کا درجہ رکھتے تھے اور ایسا ہی دیکھتے تھے جیسے ہم اپنے سامنے اشیاء کو دیکھتے ہیں۔۱۱

صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوریؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ قصور تشریف لائے اور بندہ کے مکان پر اُترے۔ اس وقت قحط بہت پڑا ہوا تھا بندہ گھر سے ثابت موٹھ پکے ہوئے بجائے روٹی کے لے آیا۔ آ کے دیکھا

Marfat.com

تو میاں نبی بخش سدانہ کھانا لایا ہوا تھا اور روٹی وغیرہ سب کچھ پُر تکلف تھا بندہ نے آپ کی نظر بچا کر دوسرے کمرے میں وہ موٹھوں والی تھالی رکھ دی جب روٹی کھانے لگے تو آپ نے فرمایا کہ دوسرے کمرے کے طاق میں جو کچھ رکھا ہوا ہے پہلے لاؤ حسبِ حکم وہ تھالی طاق سے اٹھا کر آپ کے آگے رکھی گئی آپ نے اسے پہلے تناول فرمایا پھر سب نے مل کر دوسری روٹی کھائی۔ ۱۲ے

ملک حسن علی جامعی لکھتا ہے کہ موضع پھریا نوالہ میں ایک شخص محمد علی ولد رمضان نامی بہشتی رہتا ہے وہ اپنی زبان سے قصہ بیان کرتا ہے کہ میں اپنے والد سے لڑ جھگڑ کر گھر سے بھاگ گیا میرے والد نے مجھے بہت تلاش کیا مگر میں کہیں اسے نہ ملا آخر وہ میاں صاحبؒ کی خدمت میں گیا اور ان سے دعا کے لئے درخواست کی میاں صاحبؒ نے فرمایا جاؤ اور اطمینان سے بیٹھے رہو اگر خدا کو منظور ہوا تو تمہارا بیٹا آ جائے گا میں رات کے وقت کسی مسجد میں سو رہتا تھا اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ میاں صاحبؒ مجھے رات کے وقت خواب میں ارشاد فرما رہے ہیں کہ بیٹا اپنے وطن باپ کے پاس چلے جاؤ دوسری رات بھی یہی واقعہ ہوا آخر تیسری رات جب یہ ماجرا دیکھا تو صبح اٹھتے ہی اپنے گاؤں میں پہنچ کر دم لیا۔ ۱۳ے

صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مستری دین محمد کا بیان ہے کہ ہم ایک دفعہ اپنے امام مسجد کے ہمراہ شرق پور شریف روانہ ہوئے امام مسجد نے کہا کہ ہم براستہ لاہور جائیں کیونکہ خرچ ہمارے پاس کم ہے خیر جب جائیں گے تو حضرت میاں صاحبؒ خرچ دیں گے اور ایک رات وہاں ٹھہریں گے جب ہم شرقپور شریف پہنچے اور آپ کا نیاز حاصل کیا تو آپ نے فرمایا کتنے روز ٹھہرو گے عرض کی جتنے دن آپ فرمائیں آپ نے فرمایا ایسا نہیں ہو سکتا تمہارا ارادہ تو ایک رات رہنے کا ہے پھر ایسا کہنے کی کیا ضرورت تم چلے جاؤ پھر آپ نے گھر سے پوچھا کہ روٹی تیار ہے جواب ملا

Marfat.com

روٹی تیار ہے مگر سالن تیار نہیں پھر آپ نے فرمایا خیر لاہور جا کر کھانا اس کے بعد آپ ہمارے ہمراہ شہر کے دروازے تک تشریف لائے اور جیب سے دو چونیاں نکالیں اور اصرار کر کے ہم کو دیں اور واپس تشریف لے گئے ہم موڑ پر پہنچے تو بعدہ، روشن دین آیا جو آپ نے ہی بھیجا تھا اس نے آ کر دو روپے میرے ہاتھ میں دے دیئے ہم نے پوچھا کچھ منگوانا ہے اس نے کہا نہیں میاں صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) نے یہ تم کو لاہور تک کا کرایہ بھیجا ہے سبحان اللہ۔ ۱۴

قاضی ضیاء الدین صاحب سلمہ اللہ لاہوری فرماتے ہیں کہ انہیں ایام میں آپ کی والدہ صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا کا وصال ہوا تھا ہمارا خیال تھا کہ فاتحہ حسب رواج حضور سے عرض کر کے پڑھیں گے مگر آپ نے پہلے ہی فرما دیا کہ جب ہم کہتے ہیں کہ ہمارا کوئی فوت ہی نہیں ہوا تو آپ فاتحہ کس کا پڑھیں گے اور آپ بڑی خوشی اور تبسم سے گفتگو فرما رہے تھے اور ظاہرداری اور رسمی باتوں کو بہت معیوب جانتے تھے۔ ۱۵

حضرت صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیربلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک بار مجھے خیال آیا کہ آپ نے دوسری نوافل کا ارشاد کبھی نہیں فرمایا تو آپ (خیال کو معلوم کر کے) نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرائض پر تو یہ نہیں فرمایا کہ میں آنکھ اور کان بندے کا ہو جاتا ہوں یہ صرف نوافل کا ہی درجہ ہے کہ انسان کو اس درجہ پر پہنچاتے ہیں نوافل پرہی عنایت کہ جس طرف چاہو۔ منہ کر کے پڑھتے جاؤ اور جو چاہو بہ تکرار کثیر پڑھو۔ ۱۶

صاحبزادہ صاحبؒ ہی فرماتے ہیں کہ مجھ سے یا اور کوئی احباب سے ذکر فرمایا کہ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت (غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ) نے نہاتے وقت بھی ٹوپی سر سے کبھی نہیں اتاری تھی جس دوست نے پہلے ذکر مجھ سے کیا اس کو حقیقت کا پتہ نہ چلا آپ کا مطلب فوراً میرے دل میں اتر آیا کہ آپ نے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شہود کا ذکر فرمایا کہ وہ اس درجہ شہود میں غرق تھے کہ ٹوپی سر مبارک سے نہ اتار سکتے

Marfat.com

تھے اور ہر وقت زیر تجلی تھے۔ ۱۷

میاں عبداللہ سکنہ ہرچوکی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں ایک طالب علم کے ہمراہ شرقپور شریف جا رہا تھا۔ طالب علم کا دل مکی کا کھیت دیکھ کر چھلیوں اور سٹوں کو للچایا میں نے کہا یہاں کھیت کا مالک نہیں ہے ورنہ لے لیتے خیر حاضر خدمت ہوئے اور بیٹھے کر پہنچے تو آپ ایک برتن مکی کی چھلیوں کا بھرا ہوا جو پکائی ہوئی تھیں لے آئے اور فرمایا اس کو کھالو طالب علم دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ اس کے دل کی مراد پوری ہوئی کھانے کے دوران میں پاس گلی میں ایک جامن فروش نے آواز دی طالب علم نے کہا کیا ہی اچھا ہوتا کہ اگر جامن بھی اس وقت موجود ہوتے اس کا یہ کہنا تھا کہ آپ نے تھالی جامنوں کی بھری ہوئی گھر کی کھڑکی سے نکال کر دے دی اور کھانے کا بھی حکم دیا بعد میں حضرت میاں صاحبؒ نے فرمایا کہ آدمی کو ہر وقت کھانے کا خیال ہی نہیں کرنا چاہئے کچھ اللہ اللہ کی طرف بھی خیال کرنا چاہئے۔ ۱۸

میاں امام الدین صاحب سکنہ موہلن وال کا بیان ہے کہ آپ ایک دفعہ قصبہ موہلن وال تشریف لائے اور بیٹھے بیٹھے شرقپور شریف بھاگ کر چلے گئے بعد میں معلوم ہوا کہ آپ کی دادی صاحبہ کا انتقال ہو گیا تھا اور انہی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ جو پھر آپ موہلن وال تشریف لائے اور بیٹھے ہی تھے کہ بے قرار ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے دریافت کیا تو فرمایا کہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ (بابا امیر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ) نے یاد فرمایا ہے اور یہ کہہ کر تشریف لے گئے۔ ۱۹

حکیم احمد علی صاحب کا بیان ہے کہ خاکسار ایک دفعہ شرقپور شریف میں حضور کی خدمت میں مراقب بیٹھا ہوا تھا اسی نیم خوابی کی حالت میں کیا دیکھتا ہوں کہ میری بیوی زینہ میں سے بہت بری طرح گری ہے اس واقعہ کو دیکھ کر سخت گھبراہٹ کی حالت میں اٹھا تو آپ نے فوراً فرمایا حکیم صاحب گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں خدا کا فضل ہے کوئی

Marfat.com

چوٹ نہیں آئی جب میں قصور آیا تو معلوم ہوا کہ ٹھیک اسی وقت زینہ پر سے اُترتے ہوئے درمیان سے پاؤں اکھڑا اور گرتے ہوئے آٹھویں سیڑھی سے نیچے آگری تھی مگر انہوں نے بیان کیا کہ میں گرنے کی حالت میں بے ہوش ہوگئی اور جب میں نیچے کے زینہ پر آ کر پڑی تو ایسا معلوم ہوا کہ جس طرح کسی نے اوپر سے اٹھا کر نیچے لا رکھا ہے۔۲۰

میاں محمد جعفر علی صاحب ولد میاں ولی محمد صاحب سکنہ اچے لدھیکے علاقہ قصور ہیڈ ماسٹر ماڈل سکول لدھیکے کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں حسب عادت گاؤں سے شرقپور شریف کے لئے تیار ہوا اور دل میں مصمم ارادہ کر لیا کہ جا کر حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے جمعہ کے مسائل مفصل دریافت کروں گا جب وہاں حاضر خدمت ہوا تو باوجود دو روز حاضر خدمت رہنے کے بھی وہ خیال بالکل بھول گیا رخصت کرنے کے وقت حضرت صاحبؒ نے بندہ کو جتلایا وہ کیا بات تھی جو تم گاؤں سے چلتے وقت کہتے تھے کہ دریافت کروں گا آپ کے جتلانے پر بھی مجھ کو یاد نہ آئی آپ نے فرمایا اچھا پھر سہی جب دوسری دفعہ بندہ حاضر خدمت ہوا تو بندہ کو وہ خیال یاد تھا لیکن بندہ کے بیٹھک میں پہنچتے ہی حضرت صاحبؒ نے ایک دوسرے کے ساتھ مخاطب ہو کر جمعہ کے متعلق تمام مسائل فرما دیئے بندہ کے دل کو پوری پوری تسلی ہوگئی۔۲۱

صوفی محمد ابراہیم قصوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم دس بارہ آدمی گاؤں سے تیار ہو کر شرقپور شریف جا رہے تھے جب موضع چوہنگاں پر پہنچے تو سورج غروب ہو چکا تھا ہمارا خیال ہوا کہ یہاں ہی ٹھہر جائیں کیونکہ یہاں ہر ایک آدمی کے بہت رشتہ دار رہتے تھے آپس میں بطور مذاق یہ خیال کرنے لگے کہ آج اس کے گھر میں مہمان رہنا چاہئے جو سب سے اچھی طرح خاطر مدارات کرے چنانچہ اسی خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک رشتہ دار کے گھر چلے گئے اور رات گزاری صبح اٹھ کر شرقپور شریف پہنچ گئے حضرت صاحب قبلہؒ نے بندہ کو علیحدہ بلا کر سخت تنبیہ کی کہ آئندہ ایسا کھانے اور پینے

Marfat.com

کا خیال راستے میں مت کرنا۔ سیدھے گاؤں سے چل کر یہاں پہنچ جایا کرو اور یہاں سے واپس گاؤں چلے جایا کرو۔ راستے میں ٹھہر کر ایسے خیال مت کیا کرو۔۲۲ے

میرے (مولف) والد گرامی قبلہ و کعبہ حکیم مولانا قاضی ظہور ربی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی اعلیٰ حضرت میاں صاحبؒ کے کشف کا ایک واقعہ سنا تھا کہ والد صاحبؒ فرماتے ہیں کہ میرے ایک رشتہ دار مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب جو گورداسپور شہر میں خطیب تھے اور مثنوی مولانا روم بہت خوش الحانی سے پڑھتے تھے میرے ہمراہ شرقپور شریف حضرت میاں صاحبؒ کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے۔ انہوں نے اس زمانے کی فیشن ایبل جیکٹ پہن رکھی تھی دوران سفر مجھے احساس ہوا تو میں نے مولانا صاحب سے عرض کیا کہ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ کی جیکٹ کو دیکھ کر بہت ناراض ہوں گے بہتر ہے کہ اسے اتار کر شہر کے باہر کسی کماد میں رکھ جائیں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ جب حاضر خدمت ہوئے تو حضرت میاں صاحبؒ نے مولانا عبدالعزیز صاحب سے دریافت فرمایا کہ کہاں سے تشریف لائے ہیں مولانا نے جواب میں فرمایا کہ گورداسپور میں خطیب ہوں مرزائیوں کے خلاف مناظرے کرتا ہوں حضرت صاحبؒ خاموش رہے اور پھر دوسرے آدمی کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا لوگ ہمارے پاس آتے ہیں اور اپنی قابل اعتراض چیزیں کمادوں میں چھپا دیتے ہیں اور یہ بھی خیال نہیں کرتے کہ کوئی اسے لے جا بھی سکتا ہے۔ پھر ہم دونوں کو اجازت مل گئی جب آ کر کماد میں دیکھا تو وہاں جیکٹ موجود نہیں تھی اور کوئی اسے اٹھا کر لے جا چکا تھا۔۲۳ے

کرامات: ایسے خرق عادت واقعات جو ایک ولی اللہ سے صادر ہوتے ہیں کرامت کہلاتے ہیں امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے کرامت کو تقویٰ سے مشروط کر دیا ہے یعنی کرامات صرف ایسی برگزیدہ ہستیوں سے ظاہر ہوتی ہیں جو تقویٰ میں کامل ہوں۔ فرماتے ہیں کہ ہم کہتے ہیں کہ تقویٰ افضل ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ تم میں سے

Marfat.com

سب سے افضل وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے ولی کی کرامت کا مقرون بالتقویٰ ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ بغیر متقی صالح کے کرامات کا صدور محال ہے جہاں تقویٰ زیادہ ہوگا وہاں کرامت وفضیلت بھی زیادہ ہوگی۔۲۴

کرامات کی دو قسمیں ہیں اول ''معنوی'' جسے اہل دانش وبینش سمجھتے ہیں اور اس سے متاثر ہوتے ہیں اور یہی حقیقی کرامت ہے۔۲۵

مولانا اللہ یار خاں اس کی تشریح یوں فرماتے ہیں کہ خوب سمجھ لو کہ اولیاء اللہ کی سب سے بڑی اور عظیم کرامت شریعت کی کامل اتباع، اس پر استقامت اور خلاف شرع امور سے بچ کر رہنا ہے۔۲۶

کرامت کی دوسری قسم حسی ہے یہ عوام کے ذہنوں کو متاثر کرتی ہے چونکہ ان کی ذہنی سطح پست ہوتی ہے اس لئے معنوی کرامت کو وہ لوگ سمجھ ہی نہیں پاتے اور ان کی نگاہیں حسیات اور مادیات میں ہی اٹک کر رہ جاتی ہیں چنانچہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور واقعہ ہے کہ ایک شخص ان کی خدمت میں دس برس رہا آخر مایوسی کی کیفیت کے ساتھ واپس ہونے لگا آپ نے وجہ پوچھی کہنے لگا بڑی شہرت سنی تھی کہ جنید بڑا ولی اللہ ہے مگر دس برس میں ایک کرامت بھی نہیں دیکھی۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس عرصہ میں جنید کا کوئی کام ایسا بھی دیکھا جو سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہو کہنے لگا ایسا تو نہیں فرمایا یہی سب سے بڑی اور حقیقی کرامت ہے۔۲۷

کرامت کے لئے ضروری ہے کہ صاحب کرامت متقی ہو اور سنت نبوی کا عامل ہو اسی لئے فرمایا گیا کہ اگر کوئی شخص ہوا میں اڑتا ہو اور پانی پر چلتا ہو آگ میں گزرتا ہو تو ایسے شخص کو ولی اللہ نہ مانا جائے جب تک وہ شخص صاحب ایمان، متقی اور ظاہری طور پر سنت نبوی کا پابند نہ ہو۔

صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اکثر لوگ ایسے

Marfat.com

کاموں کو (خرق عادات کو) دیکھ کر اسے کرامات کہہ دیتے ہیں جس شخص سے ایسا فعل سرزد ہوا سے بزرگ خیال کرتے ہیں وہ اس لئے کہ عوام کو کرامت اور استدراج میں فرق کرنے کی تمیز نہیں اسی وجہ سے گمراہی میں پڑ جاتے ہیں کرامات اولیاء اللہ سے صادر ہوتی ہے اور استدراج کافر یا فاسق سے سرزد ہوتے ہیں۔ ۲۸

کرامت اور استدراج میں یہی فرق ہے کرامت اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں سے ظاہر ہوتی ہے اور جب کوئی کافر یا فاسق آدمی کوئی ایسا خرق عادت واقعہ ظاہر کرے تو اسے کرامت نہیں بلکہ استدراج کہا جاتا ہے۔

یہ بات بھی ذہن نشین کرنی چاہئے کہ کرامات کا اظہار ہر وقت نہیں ہوتا رہتا بلکہ کسی خاص وقت میں کسی خاص مقصد کے لئے خرق عادت واقعہ کا اظہار ہوتا ہے اور یہ بھی اصلاح احوال کے لئے ایسا ہوتا ہے۔

صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوریؒ فرماتے ہیں کہ حضرت قبلہ عالم میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی بتمامہ کرامات تھی ہر واقعہ میں کوئی نہ کوئی کرامتی صورت موجود ہے لیکن اس میں خودی یا خودنمائی کا دخل نہ تھا بلکہ بعض وقت محبت کا جذبہ صادقہ آپ کو کسی خاص امر میں منہمک کر دیتا تھا اور بعض وقت کسی کی بے کسی پر اضطرار پیدا ہو جاتا تھا جس کی وجہ سے کرامات ظہور میں آ جاتی تھیں مگر دل کو ذاتی طور پر اس سے کمال نفرت تھی بلکہ کرامت کا نام سننا بھی گوارہ نہ فرماتے تھے کبھی کسی مجلس میں عام طور پر کسی کی کرامت کا ذکر نہ فرماتے بلکہ بعض وقت بے ساختہ وعظ میں یہ الفاظ نکل جاتے ہم تو فقر و قر جانتے نہیں (یعنی پسند نہیں کرتے) بلکہ ہم تو مسلمان ہیں اور اسلام رکھنا پسند کرتے ہیں اور نہ معلوم لوگوں کو کیا ہو گیا کہ مسلمان نہیں بنتے اور خواہ مخواہ فقیر بنے پھرتے ہیں اس میں کیا رکھا ہے کہ اس کے پیچھے بھاگے پھرتے ہیں ۲۹

میاں نور حسن صاحب عطار قصوری بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ حضرتؒ کی

Marfat.com

خدمت میں حاضر ہو کر معروض ہوئے کہ کاروبار میں سولہ سترہ ہزار کا نقصان ہو گیا ہے فرمایا میں کب چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کا نقصان ہو؟ یہ التفات کرم کے ملتجی ہوئے فرمایا اچھا جاؤ تم سے کوئی نہ پوچھے گا اور نہ بلائے گا صوفی محمد ابراہیم قصوری فرماتے ہیں کہ دوست مذکور سے قرض خواہ نے اتنی بڑی رقم کا کبھی تقاضا نہیں کیا اور کافی عرصہ گزر بھی چکا ہے مگر طرفین خاموش ہیں۔ ۳۰

صوفی ابراہیم صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ قصور تشریف لائے۔ بارش نہیں ہوتی تھی خلقت تنگ آ گئی تھی بلکہ آپ کے آنے سے تین روز قبل نماز استسقاء بھی عید گاہ میں پڑھی گئی تھی آپ جب قصور تشریف لائے تو سیدھے عید گاہ پر تشریف لے گئے بندہ نے عرض کی کہ یہاں تین دن نماز برائے بارش پڑھی گئی ہے لیکن بارش نہیں ہوئی آپ نے تکیہ منبر سے لگا لیا۔ کبھی آپ کے چہرے کی رنگت زرد ہو جاتی اور کبھی سرخ ہو جاتی تھی۔ آنکھوں کی رنگت بھی متغیر ہو گئی وجود پر نہایت بے قراری کا عالم تھا۔ ادھر مشرق کی طرف سے غبار اٹھا اور ہم جب مسجد سے باہر نکلے اور مزار حضرت عبدالخالق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو برائے زیارت جا رہے تھے کہ راستے میں اس قدر بارش ہوئی کہ جب ہم واپس آئے تو پل پر سے گزرنا پڑا کیونکہ راستہ میں جو گڑھا آتا تھا پانی سے لبریز تھا اور تمام پانی ہی پانی نظر آتا تھا۔ ۳۱

ایک شخص نے ذکر کیا کہ میں نے حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے مشرف ہو کر گھر واپس جانے کا ارادہ کیا اس وقت آفتاب غروب ہونے کو تھا اور سفر بھی دور کا تھا آپ نے ارشاد فرمایا کہ وقت تو تنگ ہے اگر جانا ہے تو فلاں اسم پڑھتے جانا خداوند تعالیٰ کے دست قدرت میں سب کچھ ہے وہ پہنچا دے گا اس شخص کا بیان ہے کہ میں نے اس سرعت سے وہ سفر طے کیا کہ تیز رو سواری بھی اتنی جلدی نہیں کر سکتی۔ ۳۲

Marfat.com

محمد امین صاحب شرقپوری لکھتے ہیں کہ ایک عورت حضرت کی خادمہ شرقپور شریف کے ایک گاؤں میں رہتی تھی نیک بخت ہر روز حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوتی اور اندرون خانہ کے کام کاج میں ہاتھ بٹاتی ایک مرتبہ اس کا سوتیلا بیٹا بیمار ہوگیا سوکن نے اسے حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دعا کیلئے کہا یہ بیمار کو گود میں اٹھا کر در دولت پر لے آئی جب حضرت ممدوح زنانخانے میں آئے تو بیمار بچے کے لئے دعا کی درخواست کی۔ حضرت قبلہ نے مریض کے رخ سے کپڑا ہٹا کر دیکھا اور بولے ''اسے گھر لے جاؤ ابھی'' عورت نے جب بچے کو گود میں لیا تو ٹھنڈا ہو چکا تھا وہ گھبرائی اور حضرت قبلہ سے معروض ہوئی کہ سوکن تو اسے زندہ نہیں چھوڑے گی یہ تو...... حضرت قبلہ بولے ہاں زندہ ہے ابھی جلدی سے گھر لے جاؤ خادمہ نے دیکھا تو سچ مچ بچہ زندہ ہے وہ خدا تعالیٰ کا شکر بجالائی اور جلدی جلدی اسے گھر سوکن کے پاس لے آئی جہاں وہ ایک روز یا دو روز کے بعد فوت ہوگیا۔۲۳

صوفی محمد ابراہیم قصوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے بارے میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے آدمی سے یہ کتاب (خزینہ معرفت) لکھوائی جو ایک سطر بھی بجائے خود بلکہ ایک حرف بھی نہیں لکھ سکتا یہ کام اللہ تعالیٰ کے فضل اور مہربانی سے اور آپ کی روحانی مدد سے سرانجام ہوا۔۲۴

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی سراپا کرامت تھی آپ کی ذات مبارکہ سے ہر وقت کرامت کا ظہور ہوتا رہتا آپ کی تمام کرامات کو احاطہ تحریر میں لانا مشکل ہے اس لئے تبرکاً چند کرامات کا ذکر کر دیا ہے۔

حوالہ جات:

۱- صوفی محمد ابراہیم قصوری"خزینہ معرفت مطبوعہ ربیع الاول ۱۳۵۰ صفحہ ۳۳۱-۳۳۲-۳۳۲
۲- امام رازی تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۱۴۲
۳- امام غزالی احیاء العلوم جلد ۳ باب الکشف

Marfat.com

۴- شیخ عبدالقادر جیلانی الفتح الربانی وعظ ۱۸ ذیقعد ۵۴۵ھ
۵- صوفی محمد ابراہیم خزینہ معرفت صفحہ ۳۳۲
۶- صوفی محمد ابراہیم خزینہ معرفت صفحہ ۳۳۴
۷- صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیر بلوی انقلاب حقیقت جلد اول مطبوعہ ۱۳۴۹ھ صفحہ ۳۳
۸- صوفی محمد ابراہیم خزینہ معرفت صفحہ ۳۰۳
۹- صوفی محمد ابراہیم خزینہ معرفت صفحہ ۲۲۴
۱۰- صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیر بلوی انقلاب حقیقت جلد اول مطبوعہ ۱۳۴۹ھ صفحہ ۶۷
۱۱- صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیر بلوی انقلاب حقیقت جلد اول مطبوعہ ۱۳۴۹ھ صفحہ ۴۰-۳۹
۱۲- صوفی محمد ابراہیم خزینہ معرفت صفحہ ۲۲۷
۱۳- حسن علی جامعی حیات جاوید مطبوعہ رفیق عام پریس صفحہ ۱۱۳
۱۴- صوفی محمد ابراہیم قصوری خزینہ معرفت صفحہ ۳۳۴
۱۵- صوفی محمد ابراہیم خزینہ معرفت صفحہ ۳۳۵
۱۶- صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیر بلوی انقلاب حقیقت حصہ اول صفحہ ۳۶
۱۷- صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیر بلوی انقلاب حقیقت حصہ اول صفحہ ۳۷
۱۸- صوفی محمد ابراہیم خزینہ معرفت صفحہ ۳۳۷
۱۹- صوفی محمد ابراہیم خزینہ معرفت صفحہ ۳۳۸
۲۰- صوفی محمد ابراہیم خزینہ معرفت صفحہ ۳۳۶
۲۱- صوفی محمد ابراہیم خزینہ معرفت صفحہ ۳۳۶
۲۲- صوفی محمد ابراہیم خزینہ معرفت صفحہ ۳۳۷-۳۳۶
۲۳- اپنے والد مکرم حکیم مولانا قاضی ظہور ربی صاحب کی زبانی سنا گیا واقعہ (۱۹۶۳ء میں سنا گیا)
۲۴- امام رازی اربعین صفحہ ۳۷۶
۲۵- مولانا اللہ یار خاں دلائل السلوک ادارہ تالیف اولیہ مرشد آباد ضلع میانوالی صفحہ ۳۵۳
۲۶- مولانا اللہ یار خاں دلائل السلوک ادارہ تالیف اولیہ مرشد آباد ضلع میانوالی صفحہ ۳۵۳
۲۷- مولانا اللہ یار خاں دلائل السلوک ادارہ تالیف اولیہ مرشد آباد ضلع میانوالی صفحہ ۳۵۴
۲۸- صوفی محمد ابراہیم خزینہ معرفت صفحہ ۳۵۴
۲۹- صوفی محمد ابراہیم خزینہ معرفت صفحہ ۲۹۰
۳۰- محمد امین شرقپوری، اولیائے نقشبند المعروف شیر ربانی صفحہ ۳۷۷
۳۱- صوفی محمد ابراہیم قصوری خزینہ معرفت، صفحہ ۲۰۷
۳۲- صوفی محمد ابراہیم خزینہ معرفت صفحہ ۳۳۷
۳۳- محمد امین شرقپوری، اولیائے نقشبند صفحہ ۳۷۸-۳۷۹
۳۴- صوفی محمد ابراہیم خزینہ معرفت صفحہ ۳۴۹

Marfat.com

تصرفات

تصرف کے لغوی معنی ہیر پھیر کے ہیں اور صوفیا کے نزدیک تصرفات کائنات کی چیزوں میں کوئی ایسی تبدیلی پیدا کرنا ہے جس کے لئے وقت وہ چیز فطرتاً وعادتاً تیار نہ ہو تصرف سے کسی انسان کی فطرت بھی بدلی جاسکتی ہے اور حالات بھی، یعنی جو شخص فطرتاً بُرا ہو وہ نیک فطرت بن سکتا ہے اسی طرح اگر کسی کے حالات درست نہ ہوں تو تصرف سے اس کے معاشرتی، اخلاقی اور اقتصادی یا روحانی حالات بدلے جاسکتے ہیں۔

تصرف کی بڑی اقسام یہ ہیں نفسی جس سے فطرتی حالت بدل جائے حالی جس سے حال بدل جائے اور القائی جس کی وجہ سے اپنے کیفیات سے دوسرے کو بہرور کرلیا جائے یا اپنے خیال کو دوسرے پر ظاہر کردیا جائے۔

تصرفات کا ظہور قوت ارادی پر منحصر ہے جتنی قوت ارادی کسی کے اندر ہوگی اتنے ہی تصرفات کثیرہ اور تصرفات عظیمہ کا مالک ہوگا جس طرح انسانی فطرت مختلف ہے اسی طرح فطرت ولائت بھی مختلف ہے ایک ولی تصرف نفسانی پر زیادہ توجہ دیتا ہے ایک ولی تصرف حالی پر زیادہ توجہ دیتا ہے اور کوئی تصرف القائی پر۔ تصرف سے دل کی کیفیت بالکلیہ بدل دی جاتی ہے اور اس میں ایک تازہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور دل کی ظلمت ہٹا کر ایک نورانی مشعل کا چشمہ بنادیا جاتا ہے۔

حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس باب کے شاہ با اختیار تھے ہر طرح کے تصرفات آپ کی طبیعت مبارکہ کرسکتی تھی بدکاروں کو نیکوکار بنایا مفلسوں کو غنی کیا اور غنیوں

Marfat.com

کومحتاج دکھایا۔۲؎

صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

حضرت قبلہ مرشد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ذات بابرکات میں قوت ارادی اپنے انتہائی درجہ پر تھی اور ہر درجہ کے تصرف کے مالک تھے انہیں کسی تصرف کے پیدا کرنے کے لئے زیادہ توجہ درکار نہ تھی بلکہ ایک جانب خیال نے قدم رکھا دوسری طرف اجابت نے ہاتھ بڑھایا۔۳؎

پھر فرماتے ہیں کہ زیادہ میلان آپؒ کا تصرف نفسی کی جانب تھا اور ہر وقت خلق اللہ کی رہبری منظور تھی یہی وجہ تھی کہ ہر وقت مجلس شریف گرم رہتی تھی اور ہر گھڑی دریائے ندامت سے آنسو گرتے ہوئے آپ کے دربار میں نظر آتے تھے اور کوئی متنفس ایسا نہ ہوتا کہ اس آب حیات کی لذت نہ اٹھاتا بلکہ جو بھی آیا آپ کے قلبی تصرف نے اسے حیوان لایعقل کے درجہ سے نکال کر انسانیت کے منصب پر سرفراز فرمایا بلکہ عبودیت کی شان دکھادی اور اپنی آنکھوں اور کانوں سے وہ سنا اور دیکھا جس کی کیفیت تحریر میں نہیں آسکتی۔۴؎

عارف کامل بعض دفعہ بے اختیاری میں کچھ کہہ دیتا ہے جو ہونے والا ہوتا ہے ایسے لوگوں کو صاحب اللفظ کہا جاتا ہے حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ جہاں بعض وقت صاحب تصرف نظر آتے تھے وہاں بعض وقت وہ صاحب لفظ بھی دکھائی دیتے تھے۔

صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت قبلہ مرشد میاں صاحب علیہ الرحمۃ ان ہر دو کمالات ولایت کے مالک تھے جہاں آپ تصرف میں ید طولیٰ رکھتے تھے وہاں صاحب لفظ کے مسند پر بھی تکیہ انداز تھے بسا اوقات آپ کی زبان سے وہ کچھ نکل جاتا جس کو آپ کی ذات ہرگز ہرگز پسند نہ کرتی لیکن وہی ہو کر رہتا۔۵؎

Marfat.com

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ہمہ جہتی تصرف کے مالک تھے جانوروں، غیر مسلموں اور اپنے ملنے والوں پر آپ کے تصرفات کے ان گنت واقعات موجود ہیں۔ ان میں سے چند ایک کا ذکر اصلاح احوال کے لئے کیا جاتا ہے۔

درختوں پر تصرف: ملک حسن علی شرقپوری نے لکھا ہے کہ شرقپور شریف میں چاہ ٹھپیانوالہ پر ایک آم کا درخت قطعاً پھل نہ دیتا تھا میاں اللہ بخش کاشتکار چاہ مذکورہ نے جبکہ ایک بار آپؒ کا چاہ مذکورہ کی طرف گزر ہوا۔ آپ سے اس کے متعلق گزارش کی آپ نے دعا کی اس وقت سے برابر ہر سال پھل دیتا ہے۔ ۶

جانوروں پر تصرف: صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ کو بچپن کی عمر سے گھوڑے کی سواری کا بہت شوق تھا۔ آپ جس گھوڑی پر سوار ہوتے وہ آپ کے مطیع ہو جاتی۔ شرقپور کے باشندے کہتے تھے کہ یہ تو گھوڑوں کے وحی (ملک الموت) ہیں۔ ایک دفعہ شرقپور شریف میں بارات آئی جن کے ساتھ بہت سی گھوڑیاں تھیں انہوں نے سنا کہ شرقپور میں ایک ایسا لڑکا ہے کہ خواہ کیسی ہی چالاک اور سرکش گھوڑی ہو اس کے اس پر سوار ہونے سے مطیع ہو جاتی ہے برات کے ہمراہ ایک گھوڑی بدخو بھی تھی انہوں نے آپ کو بلا کر کہا کہ اس گھوڑی پر سواری کیجئے حضرت میاں صاحبؒ نے فرمایا کہ جب میں اس پر سوار ہوا جس طرح اسے چلاتا وہ چلتی۔ جس طرح دوڑاتا وہ دوڑتی یہ معاملہ دیکھ کر تمام برات والے حیران رہ گئے۔ ۷

قاضی ضیاء الدین صاحب لاہوری روایت کرتے ہیں کہ مولوی یار محمد صاحب مرحوم نے فرمایا کہ حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ ایک مرتبہ چونیاں تشریف لے گئے واپسی کے وقت ایک گھوڑی آپ کی سواری کے واسطے کوئی شخص لایا۔ وہ گھوڑی نہایت تیز اور منہ زور تھی آپ نے کچھ پرواہ نہ کی جب آپ کے نزدیک لائی گئی تو آپ نے اس پر ہاتھ پھیرا اور سوار ہو گئے گھوڑی نے ذرا کان تک نہ ہلایا اور با آرام چلتی گئی اور کسی قسم کی

Marfat.com

بدمستی وغیرہ نہ کی۔ ۸؎

صوفی صاحبؒ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ کے پیر حضرت صاحب اعلیٰ کوٹلہ شریف والے شرقپور شریف تشریف لائے آپ ایک گھوڑی بھی ہمراہ لائے تھے حضرت میاں صاحبؒ نے کسی یار کو کہیں بھیجنا تھا حضرت صاحب قبلہ سے گھوڑی مانگی انہوں نے انکار کر دیا آپ چپ ہو گئے گھوڑی کہیں بھاگ کر شرقپور کے اردگرد پھر رہی تھی جب کوئی اسے پکڑنے جاتا تو بھاگ جاتی اور قابو نہ آتی حتیٰ کہ آٹھ روز گزر گئے آٹھویں روز حضرت صاحبؒ نے ایک درویش کو حضرت میاں صاحبؒ کے پاس بھیجا کہ ان کی گھوڑی پکڑوا دیں آپ کے پاس جس وقت درویش گیا تو آپ نے فرمایا جا کر خود پکڑ لو جب درویش پکڑنے گیا تو گھوڑی کھڑی رہی اور پکڑ کر حضرت کی خدمت میں لے گیا۔ ۹؎

ملک حسن علی نے اپنے کتاب حیات جاوید میں لکھا ہے کہ ایک شخص کی بھینس کے تھنوں سے بجائے دودھ کے خون نکلتا تھا جب ہر جگہ سے لاچار ہو گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ماجرا بیان کیا آپؒ نے اپنے دستر خوان سے اسے ایک روٹی عنایت کی اور فرمایا کہ اس بھینس کو کھلا دو چنانچہ اس نے ویسا ہی کیا تو خدا کے فضل سے اس کے تھنوں سے دودھ جاری ہو گیا۔ ۱۰؎

میاں احمد دین شاہ پوری آپ کے خادم کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ شاہ پور میں تشریف لائے۔ ان دنوں میں اس جگہ کھیتوں کو چوہے بہت خراب کر رہے تھے ہم نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ فصل کو چوہے بہت خراب کر رہے ہیں آپ نے فرمایا تمہاری فصل کہاں ہے میں آپ کو اپنے کھیت میں لے گیا آپ میرے کھیت میں ایک طرف داخل ہوئے اور دوسری طرف نکل گئے اس دن کے بعد ہماری کھیتی کو چوہے کچھ نہ کہتے تھے ہمارے ساتھ کی دوسرے کھیتوں کا نقصان اسی

Marfat.com

طرح چوہے کرتے رہے۔[11]

جنات پر تصرف: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ فیروز دین میدان قصور سے اپنی ہمشیرہ کو ہمراہ لے کر شرقپور شریف گیا اور حاضر خدمت ہو کر عرض کی کہ اس کو آسیب وغیرہ کا اثر ہے۔ اس لڑکی کو آپؒ نے اپنے گھر ٹھہرایا اور تشریف لے جا کر آپؒ نے لڑکی سے دریافت کیا۔ اس نے کہا ایک عورت ہے جو میرے روبرو آتی ہے اور مجھے طرح طرح کی تکلیف دیتی ہے۔ یہ کہتے ہی لڑکی بول اٹھی کہ وہ آ گئی وہ آ گئی حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آئی ہے تو اس کے سر کے بال پکڑ کر نوچ دے اس لڑکی کو آپ کے فرمانے سے جرات ہو گئی اس پر کود پڑی اور اس کے سر پر زور سے ہاتھ مارا اور ایک چوٹی یا مینڈھی اس کے سر سے اکھاڑ لی۔ جو مولی کے دھاگے سے گندھی ہوئی تھی اور سکے یا بھورے رنگ کے بال تھے آپؒ اس بالوں کی چوٹی کو پکڑ کر مردانے مکان میں لے آئے اس وقت مردانہ بیٹھک میں بہت سے آدمی موجود تھے اور بندہ نے بھی وہ بالوں کا گچھا ہاتھ میں لے کر دیکھا جب وہ لڑکی قصور آ گئی تو پھر آسیب نے خلل کیا لڑکی مذکورہ کا بیان ہے کہ اس شیطان عورت کے ہمراہ اور بھی بہت سے ساتھی آئے اور یہ بھی اس کا بیان ہے کہ اس حالت میں ادھر سے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف لائے۔ اور آپ نے آ کر ایک تنور لوہے کا لگایا اور اس میں آگ جلائی اور میں دیکھ رہی ہوں کہ حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ آسیبی عورتوں کو پکڑ پکڑ کر تنور میں پھینک رہے ہیں۔[12]

روح پر تصرف: میاں قادر بخش صاحب للیانی والے بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ میرے صبح آنکھ نہیں کھلتی آپ نے فرمایا رات کو سوتے وقت کہہ دیا کرو کہ قادر بخش مجھے صبح جگا دینا میں نے اس پر عمل کیا اور جس وقت میرے اٹھنے کا وقت ہوتا تھا کبھی کوئی شخص میرے پاؤں کو پکڑ کر اور بازو کو کبھی سر کو ہلا کر جگا دیتا اگر کسی دن میں زیادہ غافل ہو جاتا تو توپ کے گولے چلنے کی سخت آواز آتی جس

Marfat.com

سے گھبرا کر اٹھ بیٹھتا۔۱۳؎

طعام پر تصرف: صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوریؒ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ تقریباً بیس مہمان آئے ہوئے تھے انہی کے لئے کھانا تیار کروایا مگر کھانا کھلانے کے وقت بیس کے قریب آدمی اور آ گئے آپ نے درویشوں کو فرمایا گھر سے اور روٹیاں لے آؤ درویش چلا گیا جب تھوڑی دور گیا تو آپ نے بلا لیا کہ اچھا آ جاؤ اتنا ہی کافی ہے اور آپ نے کھانا کھلانا شروع کیا سب یار کھا چکے اور باقی بچ بھی کافی رہا کھانا بچنے پر آپ بہت متعجب ہوئے (تعجب کرنا دوسروں کے لئے تھا کہ اسے اتفاق سمجھا جائے مولف)۔۱۴؎

صوفی محمد ابراہیم قصوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ قصور میں تشریف لائے ہوئے تھے آپ کے مخلص مریدوں میں سے حضرت مولانا مولوی فضل حق مرحوم تحصیلدار ان ایام میں قصور میں نائب تحصیلدار کے عہدہ پر متعین تھے اور حضور ان کے مکان پر جو مسجد قاضی محمد سلیم صاحب کے سامنے پیرانوالہ طویلے کے نام سے مشہور ہے رونق افروز تھے خاکسار نے تحصیلدار صاحب کے روبرو حضور کی خدمت میں عرض کی کہ آج دن کا کھانا اس عاجز کا منظور فرما دیں آپ نے فرمایا مولوی صاحب ہی میزبان ہیں ان سے اجازت حاصل کرو مولوی صاحب نے جو حضور پر دل و جان سے نثار تھے اور آپ کی خدمت کو ایمان کامل سمجھتے تھے بصد مشکل اجازت عطا فرمائی اس وقت حضور کے پاس تین آدمی تقریباً موجود تھے خاکسار نے چاول بیگمی سوا گیارہ سیر زردہ پلاؤ کی قسم سے تیار کرائے۔ کھانا کھانے کے وقت قصبہ کھیم کرن وللیانی و فیروز پور اور دیگر دیہات سے اس قدر لوگ جمع ہو گئے کہ موجودہ کھانا نصف آدمیوں کے لئے بھی کافی نہ تھا میں دیکھ کر سخت گھبرایا حضور نے میرے دل سے آگاہ ہو کر فرمایا کہ حکیم صاحب کھانا لے آؤ تا کہ کھانا کھلانے کو بٹھاؤ اور

Marfat.com

آپ دیگچوں میں سے چاول اپنے دست مبارک سے برتنوں میں ڈالے جاتے تھے اور خوش ہو ہو کر فرماتے تھے کہ چاول تو بڑے لمبے ہیں جب تمام یاران طریقت اور مہمان بیرونی کھانا کھا کر فارغ ہو چکے تو آپ نے فرمایا کہ قصور والے یار ڈیرے میں بیٹھے ہیں ان سب کو بلا لاؤ وہ بھی تقریباً بیس آدمی ہوں گے ان کو بھی آپ نے کھانا کھلایا پھر خاکسار کو حکم دیا کہ مولوی صاحب کے گھر بھیجنا چاہئے مجھے ایک پلیٹ چاولوں کی بھر دی اور میں مولوی صاحبؒ کے گھر پہنچا آیا اور قریباً دو سو یا اس سے زیادہ آدمی کو کھلا چکے تو آپ نے فرمایا کہ اب تم اور ہم اطمینان سے کھائیں کیونکہ اب تم کو کوئی پریشانی نہیں ہے کھانا کھانے کے بعد آپ نے فرمایا کہ دونوں دیگچوں میں جو چاول بچے ہیں (تبرکاً) گھر میں لے جاؤ میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ چاول جتنے دیگچوں میں لائے گئے تھے ان میں سے کوئی کمی نہیں معلوم ہوتی تھی۔[۱۶]

امراض پر تصرف: سید امین الدین احمد بیان فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کے ہاتھ کی انگلی میں چوٹ لگ گئی چھ سات ماہ تک علاج کرایا مگر کچھ افاقہ نہ ہوا اور انگلی سوکھ کر ٹیڑھی ہوگئی وہ آدمی شرقپور میں حضرت صاحب کے پاس آیا آپ نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر انگلی سیدھی کر دی اور وہ بالکل ٹھیک ہوگئی۔[۱۷]

صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے تصرف کا ایک عجیب واقعہ بیان کیا ہے فرماتے ہیں کہ آپ کے خادم میاں دین محمد صاحب کا بیان ہے حضرت میاں صاحبؒ کے ہمراہ ایک دفعہ سید نورالحسن شاہ صاحب مکان شریف گئے وہاں ایک شخص کو زنجیروں سے جکڑا ہوا چارپائی پر کچھ آدمی لے کر حاضر ہوئے حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ ایک مسجد (یا مکان) کے اندر تشریف فرما تھے کسی کو جرات نہ ہوئی کہ آپ کی خدمت میں عرض کرے انہوں نے اس شخص کی چارپائی جس کو دیوانے کتے نے کاٹا تھا اور وحشت کی حالت میں جکڑ کر چارپائی سے باندھا ہوا تھا وہ چارپائی

Marfat.com

حضورؒ کے باہر آنے سے پہلے ہی مسجد کی دیوار کے ساتھ لا کر رکھ دی جب آپ باہر تشریف لائے تو اسے دیکھ کر فرمایا اس کو چارپائی پر کیوں جکڑا ہے آپ کا یہ فرمانا تھا کہ اس شخص کی وحشت جاتی رہی اور تندرست ہو کر کہنے لگا مجھے کیوں باندھا ہوا ہے مجھے کھول دو جب اسے کھولا گیا تو وہ اپنی چارپائی اور حقہ خود اٹھا کر چلا گیا۔ ۱۸

حکیم صاحب محمد علی صاحب سکنہ بلو کی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ایک مریض مخبوط الحواس کو اس کے وارث حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹھک پر چھوڑ کر چلے گئے جب آپ حسب دستور تشریف لائے اور موافق معمول ایک ایک کر کے سب کی احوال پرسی کی تو مریض نے سوائے سکوت کے کوئی جواب نہ دیا آپ نے اس کے وارثوں کو تلاش کیا وہ نہ ملے آخر آپ نے اس پر چند یوم توجہ فرمائی اور اپنے ہاتھوں کھانا کھلا دیتے چنانچہ وہ چند یوم میں بھلا چنگا ہو گیا۔ ۱۹

مستری کرم دین شرقپوری المشہور سکھری کا بیان ہے کہ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ دعا فرمائیے کہ خداوند کریم مجھے لڑکا عطا فرمائے آپ نے دعا فرمائی خدا کے فضل وکرم سے لڑکا پیدا ہوا جب لڑکا تین سال کا ہوا تو معلوم ہوا کہ لڑکے کی آنکھوں میں بینائی نہیں ہے اور کانوں سے بھی بہرہ ہے اور زبان بھی نہیں چلتی۔

آپ کی خدمت میں عرض کی لڑکا تو خدا نے دیا ہے مگر نہ سنتا ہے نہ بولتا ہے نہ دیکھتا ہے آپ نے فرمایا کہ جو کچھ ہونا تھا ہو گیا پھر ایک دن آپ قبرستان ڈھرانوالہ میں تشریف لے گئے ہوئے تھے جس جگہ آپ مزار ہے اس جگہ ایک درخت کے تلے آپ تشریف فرما تھے میں لڑکے کو لے کر حاضر ہوا اور عرض کی حضرت! یہ لڑکا خدا نے آپ کی دعا سے عطا کیا ہے مگر ایک پتھر ہے آپ نے لڑکے سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا۔ میاں تو کیوں ماں باپ کو ڈراتا ہے دیکھا اور سنا کر اور بولا بھی کر اس دن سے لڑکا دیکھنے سننے اور بولنے بھی لگا۔ ۲۰

Marfat.com

غیر مسلم پر تصرف: صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک سکھ حاضر خدمت ہوا۔ اور آپ کی خدمت میں چپکا بیٹھا رہا آپ بھی اس کی طرف خیال کر کے چپکے بیٹھے رہے۔ گھنٹہ بھر کے بعد اس نے کہا دھن مہاراج میرا دو تین سال کا کام کر دیا۔ اب مجھے حاجت نہیں اس کے بعد پھر ایک اور سکھ حاضر ہو کر خدمت میں بیٹھا رہا جب اٹھا تو کہا دھن مہاراج میری عمر درست کر دی اب مجھے کسی جگہ آنے جانے کی حاجت نہیں۔[۲۱]

صاحب زادہ محمد عمر صاحب بیربلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ ایک بار میں امرتسر گیا تو چند سکھ مجھے دیکھ کر کہنے لگے کہ تمہاری چپ (خاموشی) ہمیں کھائے جاتی ہے تم کچھ بولو میں نے ان سے دو چار باتیں کیں تو وہ زار زار رونے لگے لیکن اصل بات تو یہ ہے کہ ان کو اپنے گورو کے ساتھ محبت ہے اور ہمیں گورو سے محبت نہیں ورنہ میں یہاں کتنی باتیں کرتا رہتا ہوں۔[۲۲]

صوفی محمد ابراہیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت میاں صاحبؒ کی خدمت میں کوئی سکھ یا ہندو حاضر ہوتے تو آپ اکثر فرمایا کرتے کہ اول کچھ نہ تھا نرنکار تھا دو عالم کا پیدا کرن ہار تھا تو وہ لوگ بڑے ہی متاثر ہوتے اور پھر بھی خدمت میں حاضر ہوتے ان میں سے بعض مسلمان بھی ہو گئے اور اپنے مذہب باطلہ کے عقائد بت پرستی تناسخ وغیرہ سے توبۃ النصوح کر گئے۔[۲۳]

حواص پر تصرف: نور الحسن شاہؒ (خلیفہ حضرت میاں صاحبؒ) کا بیان ہے کہ ایک روز اپنے بھائی حسین شاہ صاحب کے ہمراہ کسی دنیاوی کام کے لئے گئے جب شرقپور شریف میں داخل ہوئے تو حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ بازار میں تشریف لا رہے تھے آپ نے آ کر میرا گریبان پکڑ لیا اور دریافت فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے میں نے عرض کی نور الحسن آپ نے فرمایا تجھے نور الحسن بنا دیں میں خاموش ہو گیا آپ نے فرمایا افسوس

Marfat.com

کہ تو میری بات کو ہنسی سمجھا۔ خیر جب ہم واپس اپنے گاؤں میں آئے تو بھائی صاحب نے والدہ صاحبہ سے ذکر کیا تو والدہ صاحبہ بہت ناراض ہوئیں اور فرمایا کہ پیر کا ہونا ضروری ہے ہمارے خاندان میں سب کا طریقہ ایسا ہی چلا آیا ہے۔ تو نے سخت غلطی کی ہے جس کے جواب میں عرض کی گئی کہ فی الحال میرے پیر آپ ہی ہیں جس کے جواب میں انہوں نے صاف صاف فرما دیا کہ آج سے میں تمہارا پیر نہیں ہوں خیر قصہ مختصر چھ ماہ تک کوئی خیال نہ آیا مگر ان مہینوں میں کئی مشکلات اور کاردنیاوی میں الٹ پلٹ کا سامنا کرنا ہوا ویسے طبیعت اداس اور پریشان ہی رہتی تھی آخر آپ کی غلامی میں داخل ہو گیا۔ ۲۴

صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوریؒ فرماتے ہیں کہ حاجی عبدالرحمٰن صاحب سید عبدالحق شاہ صاحب قصوری کے شاگرد ہیں۔ ایک دفعہ حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ قصور تشریف لائے بڑی مسجد میں قیام فرمایا جب حاجی صاحب کو آپ کے آنے کا علم ہوا تو اللہ دین آہنگر کو ہمراہ لے کر بڑی مسجد میں حاضر ہوئے اور درخواست داخل طریق ہونے کی کی آپ نے بندہ کو علیحدہ ہو کر فرمایا کہ تم غلام اللہ کی شادی پر آؤ گے تو عبدالرحمٰن کو ہمراہ لے آنا بندہ جب میاں غلام اللہ صاحب کی برات پر لاہور گیا اور حاجی صاحب مذکور بھی آپ کی خدمت میں پہنچ گئے آپ نے حاجی صاحب کو قبول فرمایا ذکر قلبی اور درود شریف کی اجازت فرمائی حاجی عبدالرحمٰن صاحب کو جذب طاری ہو گیا پھر تو حاجی صاحب میاں کریم بخش کلال کو ہمراہ لے کر جلدی جلدی تشریف لانے لگے۔ (آخر حاجی صاحب نے شرقپور شریف میں آپ کے ہاں ہی رہنا شروع کر دیا اور آخری بیماری تک اونچی مسجد میاں صاحبؒ میں رہائش پذیر رہے۔ مولف) ۲۵

محمد اکرام ایم اے لکھتے ہیں کہ ان دنوں شہر لاہور سے جنوب مغرب کی جانب قصبہ شرقپور میں شبلی دوراں، جنید زماں، قدوۃ العارفین، زبدۃ الواصلین، محبوب حبیبؐ

Marfat.com

رب العالمین حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ نقشبندیہ کے آفتاب عالم تاب بن کر آسمان طریقت پر چمک رہے تھے شمالی ہندوستان میں آپ کے تقویٰ اور علم وعرفان کی دھوم مچی ہوئی تھی چنانچہ جذبہ شوق آپ (حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاریؒ المعروف حضرت کرما نوالے) کو بھی کشاں کشاں حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں لے آیا۔ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بوقت ملاقات فرمایا ''شاہ جی! کچھ علم بھی پڑھا ہے؟ آپ نے عرض کیا حضور پڑھا تو ہے لیکن کچھ سمجھ میں نہیں آیا'' قبلہ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ کریم سمجھ بھی عطا فرما دیں گے'' اس پہلی ہی ملاقات میں حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نسبت نقشبندیہ القاء فرمائی اور دیر تک توجہ عالیہ سے مستفیض فرمایا'' یہ فضل الٰہی ہے جسے چاہے عطا کرے'' شیخ کامل کی پہلی ہی نظر کیمیا اثر نے آپ کے دل کی دنیا میں انقلاب عظیم برپا کر دیا۔ ۲۶

صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیر بلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی پہلی حاضری کا ذکر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ قاری صاحب واپس مکان جانے لگے تو کہا کہ آپ فرماتے تھے کہ دال دلیا ہو ہی جاویں گے میں نے عرض کیا کہ دال دلیا پر ہی اکتفا نہ ہو کچھ کرنا۔ بجق وہی بات ہو نکلی ہم دال دلیا ہی رہ گئے طبیعت زیادہ موزوں نہیں تھی ورنہ۔

اس کے الطاف تو ہیں عام شہیدی لیکن
مجھ سے کیا بخل تھا گر میں کس قابل ہوتا

آہ ذاتی طبیعت کچھ نہ تھی۔ ۲۷

مولف کا خیال ہے کہ دال دلیا آپ کے جد امجد حضرت غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ بیر بلوی کے مرتبہ کے حساب سے تھا ورنہ اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ شرقپوری کے خلفاء تو اعلیٰ مرتبہ والے نفوس تھے۔ حضرت صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیر بلوی خود فرماتے ہیں کہ حقیقی جانشین اور سب سے اعلیٰ مجاز اور صاحب خلافت وہ ہے

Marfat.com

جو استعداد نسبتی بلند رکھتے ہوئے اپنے شیخ کے جذبات کاملہ سے بھرپور ہوں اور ہو بہو آپ شیخ کی نظیر ہو کر ظاہراً اور باطناً دوسرے درجہ پر پھر وہ بلند استعداد ہے کہ ظاہری تشابہ تو کم ہو لیکن باطنی مشابہت میں اپنے شیخ سے زیادہ مماثل ہو اور تیسرے درجہ پر وہ بلند فطرت ہے کہ باطنی تشابہ تو بہت کم لیکن شیخ کی ظاہری متابعت میں سر مو فرق نہ آنے دے بلکہ ظاہراً اپنے شیخ سے یکساں نظر آئے اور اپنے شیخ کی ہر حرکت اور ادا اپنے لئے راہ ہدایت جانے۔ ۲۸

صاحبزادہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں کہ جب میرا رفیق (میاں کرم دین صاحب پنڈی لالہ ضلع گجرات) مجھ سے لالہ موسیٰ سے آ کر جدا ہوا تو میں نے اپنے اندر نظر دوڑانی شروع کی لیکن میں تمام تبدیل ہو چکا تھا۔ میری تمام خواہشات میرے خیالات میرے اطوار حتیٰ کہ میرا جسم سب نے ایک دوسرا رنگ لے لیا جس نے مجھے دیکھا کچھ اور ہی دیکھا اجنبی لوگوں نے تعظیم شروع کر دی۔

پھر فرماتے ہیں کہ کئی بار خیال آیا کہ کس طرح اس سرکش گھوڑے (نفس) پر چپکے سے بیٹھ گئے جو کہ ایک مکھی سے بھی بدکتا تھا اور کسی کو پاس آنے تو کجا قریب سے گزرنے بھی نہ دیتا تھا آخر ہوا کیا سوائے اس کے کہ شاہ سوار کے کمال پر نظر پڑے اور کچھ سمجھ میں نہ آیا میں وہی تھا اور نفس امارہ وہی تھا کس نرمی سے کس محبت سے کس جادو سے قید کیا۔ ۳۰

صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت مظہر قیوم صاحب مدظلہ سجادہ نشین شرقپور تشریف لائے بندہ بھی وہاں حاضر تھا صاحبزادہ صاحب مدظلہ نے بندہ سے فرمایا کہ تم بھی اتفاقیہ آئے ہو میری سفارش حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کرو کیونکہ ہمارے خاندان عالیہ کی نسبت اس وقت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ہی ہے اگر میاں صاحب (رحمۃ

Marfat.com

اللہ علیہ) اس جہان فانی سے تشریف لے گئے تو یہ نسبت چونکہ اور کسی کے پاس نہیں ہے میں چاہتا ہوں کہ یہ نسبت آپ مجھے القا فرمائیں بندہ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ شرقپور شریف سے نبی پور جا رہا تھا کہ آپ کی خدمت میں عرض کی صاحبزادہ صاحب مدظلہ نے مجھے فرمایا ہے میری سفارش کرو آپ نے جواب میں فرمایا کہ میں نے تو یہ نسبت انہیں القا کر چھوڑی ہے مگر صاحبزادہ صاحب کو پتہ نہیں لگا ہوگا خوابوں میں کچھ دیکھتے ہیں یا نہیں بیشک آگے خیال کر کے دیکھ لیں کہ اثر ظاہر ہوتا ہے یا نہیں۔ ۳۱ے

صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت شیر محمد صاحب کھوسوی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت غلام نبی للہی رحمۃ اللہ علیہ کے تھے اور بڑے پرہیز گار صاحب مجاہدہ تھے آپ حلقہ میں توجہ بھی فرمایا کرتے تھے بندہ (صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ) بھی آپ کے حلقہ میں شامل ہوا کرتا تھا ایک دفعہ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ قصور تشریف لائے اور ان کو ملنے کے واسطے تشریف لے گئے جب آپ نے توجہ فرمائی تو تمام یار لوٹن پوٹن ہونے لگے حضرت مولانا شیر محمد صاحب کھوسوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی نشست چھوڑ کر دوزانوں ہاتھ باندھ کر بیٹھ گئے اور اچھی ارادت سے پیش آئے۔ ۳۲ے

عوام الناس پر تصرف: حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہر انسان کی استعداد کے مطابق تصرف فرمایا کرتے تھے جو بھی حاضر ہوا اس کی اصلاح کو فرض جانا۔ اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہ اعجاز تھا کہ جو بھی گیا خالی ہاتھ واپس نہ ہوا۔

صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک ڈاکو آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے دیکھ کر فرمایا جاؤ تم یہاں کیوں آئے ہو۔ تم ڈاکے مارو اور خلق خدا پر ظلم کرو۔ تمہیں یہاں آنے سے کیا فائدہ ہے اس ڈاکو کے دل پر آپ کے فرمان کا ایسا اثر ہوا کہ اسی وقت توبہ نصوح کر لی۔ نماز پنجگانہ اور تہجد اور ذکر و مراقبہ میں

Marfat.com

مصروف ہو گیا نہیں معلوم زندہ ہے یا مر گیا عرصہ ہوا ہے اس کو دیکھا تھا۔ ۳۳ے

صوفی صاحبؒ ہی فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مولوی اصغر علی صاحب روحی پروفیسر عربی اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور کا ایک شاگرد جو کہ تعلیم عربی میں فاضل اور انگریزی میں ایم اے جس کے خیال بدل کر دہریہ ہو گئے تھے اور خداوند کریم کی ہستی سے بھی انکار کرنے لگا تھا تقریر اور گفتگو میں ایسا کہ بڑے بڑے مولوی صاحبان بھی جواب میں عاجز آ گئے ایک دن مولوی صاحب کے ارشاد کے مطابق وہ شرقپور شریف گیا۔ مولوی صاحب بھی ہمراہ گئے تھے اور اس کا تذکرہ حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ کی خدمت میں کیا آپ نے ایسا تصرف فرمایا اور اس کے دل پر ایسی تجلی روحانی گری کہ اسے سب کچھ بھول گیا اور ایمان لے آیا ڈاڑھی منڈوانی چھوڑ دی اور اس پر جذب طاری ہوا کرتا تھا۔ ۳۴ے

صوفی صاحب ایک اور واقعہ درج فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حافظ خیر الدین صاحب سکنہ تنگاں (علاقہ امرتسر) کو کیمیا گری کا بہت شوق تھا بندہ نے کئی دفعہ اس کو سمجھایا مگر وہ نہ سمجھا بندہ شرقپور شریف آپ کی خدمت میں پہنچا اور عرض کی کہ خیر الدین کو کیمیا کا سودا ہو گیا ہے آپ نے خیال فرمایا چھ ماہ کے بعد مکان شریف کے راستے میں حافظ خیر الدین مل گئے اور بندہ سے کہا کہ تم نے نہ چھ ماہ سے کوئی خط بھیجا ہے نہ خود ملے بندہ نے جواب دیا آپ ہی کے علاج میں رہا ہوں۔ اس سے پھر پوچھا اب کیمیا گری کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا اب تو میرے دل سے بالکل خیال اٹھ گیا ہے اور نسخہ بھی کوئی یاد نہیں رہا۔ ۳۵ے

صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ موضع برج اٹاری تشریف لے گئے وہاں چراغ دین صاحب مدرسہ کو مدرسے میں جا کر ملے اس وقت میاں چراغ دین صاحب کی عمر اکیس برس کی تھی رات کو مسجد میں بہت یار جمع

Marfat.com

ہوئے آپ نے توجہ فرمائی تو بہت یاروں کو جوش وخروش ہوا وہاں کا نمبردار میاں اللہ بخش بھی آپ کا ارادتمند ہو گیا پھر صبح آپ شرقپور شریف تشریف لے گئے حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اکثر اٹاری آیا جایا کرتے تھے اور اٹاری کے بہت سے آدمی آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے جن میں ابھی تک چند آدمی موجود ہیں باقی بہت سے فوت ہو گئے ہیں۔ ۳۶ے

ایک شخص مسمی مردان علی آزاد خیال کا آدمی تھا کچھ نیچری خیال بھی رکھتا تھا اور قادیاں بھی جانے لگا تھا کسی نے اس سے کہا تم شرقپور شریف بھی جاؤ مردان علی کا اپنا بیان ہے کہ میں جب شرقپور شریف پہنچا تو جناب میاں صاحب علیہ الرحمۃ کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے بیعت کر لیا جائے آپ نے انکار کیا میں نے کہا میں تو قادیاں جانے لگا تھا کسی نے کہا کہ شرقپور شریف سے ہو آؤ اگر آپ قبول نہیں فرماتے تو میں قادیاں چلا جاتا ہوں بس میرا یہ کہنا ہی تھا کہ آپ نے چپکے سے کچھ تصرف فرمایا کہ مرے ہوش و حواس جاتے رہے کچھ عرصہ بعد ہوش آیا تو میرے وہ آزاد خیال سب جاتے رہے۔ ۳۷ے

یوں تو آپ کے تصرف کے بارے میں بے شمار واقعات ہیں لیکن طوالت کے خوف سے انہی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

حوالہ جات:

۱۔ صوفی محمد ابراہیم خزینہ معرفت صفحہ ۳۵۰
۲۔ صوفی محمد ابراہیم خزینہ معرفت صفحہ ۳۵۰
۳۔ صوفی محمد ابراہیم خزینہ معرفت صفحہ ۳۵۱
۴۔ صوفی محمد ابراہیم خزینہ معرفت صفحہ ۵۲-۳۵۱
۵۔ صوفی محمد ابراہیم خزینہ معرفت صفحہ ۳۵۲
۶۔ حسن علی جامعی، حیات جاوید صفحہ ۱۱۷
۷۔ صوفی محمد ابراہیم قصوری خزینہ معرفت صفحہ ۱۳۱

Marfat.com

۸- صوفی محمد ابراہیمؒ خزینہ معرفت صفحہ ۳۲-۱۳۱

۹- صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ خزینہ معرفت صفحہ ۱۴۷

۱۰- حسن علی جامعی، حیات جاوید صفحہ ۱۱۷

۱۱- صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ خزینہ معرفت صفحہ ۳۴۶

۱۲- صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ خزینہ معرفت صفحہ ۳۷۱

۱۳- صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ خزینہ معرفت صفحہ ۳۷۱

۱۴- صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ خزینہ معرفت صفحہ ۳۴۹

۱۵- امین الدین حکیم، صوفیائے نقشبند صفحہ ۳۸۷

۱۶- صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ، خزینہ معرفت صفحہ ۳۷۹

۱۷- امین الدین حکیم، صوفیائے نقشبند صفحہ ۳۸۷

۱۸- صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ خزینہ معرفت صفحہ ۳۴۶

۱۹- صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ خزینہ معرفت صفحہ ۳۳۷

۲۰- صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ خزینہ معرفت صفحہ ۳۰۳

۲۱- صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ خزینہ معرفت صفحہ ۲۱۹

۲۲- صاحبزادہ محمد عمر بیر بلویؒ، انقلابِ حقیقت صفحہ ۱۱۲

۲۳- صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ خزینہ معرفت صفحہ ۲۷۵

۲۴- صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ خزینہ معرفت صفحہ ۱۵۳

۲۵- صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ خزینہ معرفت صفحہ ۳۷۴

۲۶- محمد اکرم ایم اے، معدن کرم مطبوعہ نثار آرٹ پریس لمیٹڈ لاہور ۱۹۶۸ء صفحہ ۹۸-۹۷

۲۷- صاحبزادہ محمد عمر بیر بلویؒ انقلابِ حقیقت صفحہ ۱۶

۲۸- صاحبزادہ محمد عمر بیر بلویؒ انقلابِ حقیقت صفحہ ۲۴

۲۹- صاحبزادہ محمد عمر بیر بلویؒ انقلابِ حقیقت صفحہ ۲۰

۳۰- صاحبزادہ محمد عمر بیر بلویؒ انقلابِ حقیقت صفحہ ۲۳

۳۱- صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ خزینہ معرفت صفحہ ۲۱۵

۳۲- صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ خزینہ معرفت صفحہ ۲۱۶

Marfat.com

۳۳- صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ خزینہ معرفت صفحہ ۳۷۵

۳۴- صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ خزینہ معرفت صفحہ ۳۶۷

۳۵- صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ خزینہ معرفت صفحہ ۲۶۶

۳۶- صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ خزینہ معرفت صفحہ ۳۶۲

۳۷- صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ خزینہ معرفت صفحہ ۳۷۱

Marfat.com

انکساری، کسر نفسی اور کچھ دیگر واقعات

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے ساری زندگی عجز وانکساری سے گزاری ولایت کے جس مقام پر آپ فائز تھے اس کو ظاہر نہیں ہونے دیا۔ آپؒ کو کوئی اجنبی ملتا اور آپؒ سے حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ کے بارے میں پوچھتا تو آپؒ اس طرح کی باتیں کرتے کہ وہ ناگواری محسوس کرتا اور بعض دفعہ تو ایسا بھی ہوا کہ اس شخص نے ناگواری کی کیفیت میں بُرا بھلا بھی کہا۔ بعد میں جب اس شخص کو پتہ چلتا کہ جس شخص سے تکرار ہوئی تھی وہ خود حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہی تھے تو شرمندگی کی وجہ سے سامنے آنے سے احتراز کرتا۔ حضور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس شخص کے ساتھ شفقت سے پیش آتے اور مسکراتے ہوئے فرماتے تم پھر بھی آ گئے ہو۔

یوں تو اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تصرفات، کشف وکرامات اور استمداد کے بہت سے واقعات ہیں جن کو قلمبند کرنے کیلئے ایک دفتر چاہئے یہاں تبرکاً چند واقعات درج کئے جا رہے ہیں تاکہ قارئین اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی رسائی سے واقف ہو سکیں۔

انکساری اور کسر نفسی: صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوریؒ لکھتے ہیں۔

''آپؒ اپنی جوتی کو کسی کا ہاتھ لگانا پسند نہیں فرماتے تھے اگر کوئی شخص نادانستگی سے آپ کی جوتی آپ کے سامنے رکھ دیتا تو آپ فرماتے یہ تم ہی

Marfat.com

لے جاؤ میں اس لائق نہیں ہوں کہ کوئی میری جوتی سیدھی کر کے رکھے البتہ بزرگوں کی جوتی اگر کوئی اس طرح رکھے تو اس میں حرج نہیں میں بزرگ نہیں ہوں ولی نہیں ہوں میرے ساتھ ایسا کیوں کیا جاوے۔

آپ چارپائی پر بیٹھے ہوتے اور کوئی شخص تعظیماً نیچے زمین پر بیٹھ جاتا تو آپؒ اسے چارپائی پر بیٹھنے کو مجبور کرتے اگر وہ نہ مانتا تو آپؒ زمین پر اس کے پاس بیٹھ جاتے وہ بہت شرمندہ ہوتا اور خود بخود چارپائی پر آ بیٹھتا پھر کبھی اسے ایسا کرنے کی جرأت نہ ہوتی (خزینہ معرفت صفحہ ۱۴۱)

کسر نفسی کا ایک اور واقعہ ملاحظہ فرمائیں۔

''ایک شخص نے آپؒ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپؒ کا فلاں مرید السلام علیکم عرض کرتا ہے آپؒ مرید کا لفظ سن کر اس قدر رنجیدہ خاطر ہوئے کہ اپنی ریش مبارک کو پکڑ کر فرمایا کہ یہ ہستی پیر بننے کے لائق ہے اور جن الفاظ مذمومہ سے اپنے وجود باجود کو مخاطب کیا تھا میرا قلم ان الفاظ کو دہرانا یا لکھنا پسند نہیں کرتا اور اپنے وجود کو مخاطب کر کے بہت ہی زجر و توبیخ کی'' (خزینہ معرفت صفحہ 147)

صوفی محمد ابراہیم قصوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ایک روز بندہ سے بغلگیر ہوئے تو آپؒ کے سینے سے صاف طور پر اسم ذات کی آواز آتی تھی اس کے بعد بندہ نے عرض کی کہ مجھے بھی فقیری عطا فرمایئے آپؒ نے فرمایا کہ اگر مجھے فقیر مل گئی تو میں تجھ کو ضرور دوں گا۔ (خزینہ معروفت صفحہ 205)

صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں:

میاں قادر بخش صاحب للیانی والے کا بیان ہے کہ ایک دفعہ بھادوں کے دنوں میں میرا ارادہ شرقپور شریف جانے کا ہوا۔ میاں میراں بخش بھی میرے ہمراہ تیار

Marfat.com

ہو گیا۔ ہم دونوں براستہ لاہور شاہ پور کی طرف روانہ ہوئے۔ کشتی پر سوار ہو کر دریا سے پار ہو گئے۔ آگے ایک نالہ دریا کے چڑھاؤ کی وجہ سے چل رہا تھا۔ اور اس میں پانی بھی تیرنے والا تھا۔ میں تو تیرنا جانتا تھا مگر میرا ہمراہی بالکل تیراک نہ تھا۔ اس لئے لاچار ہم دنوں واپس اپنے گاؤں کو لوٹے۔ اور خیال کیا کہ جس وقت چڑھاؤ کم ہوگا اس وقت ہم پھر آجائیں گے۔ جس وقت ہم دونوں موضع بوندگڑھی کے نزدیک آئے تو ایک شخص دکن کی طرف سے آواز دے رہا ہے۔ کہ آؤ شرقپور شریف جانے والو۔ ادھر پانی تھوڑا ہے۔ آؤ ادھر کے نالے سے پار گزار دیں۔ جس وقت ہم اس جگہ کے قریب پہنچے تو وہاں نالہ عبور کرتے پانی پنڈلی تک آیا۔ پھر وہ صاحب فرمانے لگے۔ چلو ایک نالہ آگے اور ہے۔ جو موضع مہتم کے نزدیک ہے۔ وہ بھی تم کو گزار آویں۔ جس وقت اُس سے بھی پار ہو گئے۔ پھر اس شخص نے فرمایا۔ بس اب یہ راستہ شرقپور شریف کو جاتا ہے۔ میں نے اِدھر جانا ہے۔ چنانچہ میں نے اسے کہا۔ آپؒ جائیے یہ راستہ مجھے معلوم ہے۔ موضع مہتم کے نزدیک ایک کنواں ہے۔ وہاں ہم دونوںؒ نے بیٹھ کر پانی پیا اور وضو کر کے نماز ظہر پڑھی عصر کے وقت ہم شرقپور شریف پہنچے۔ وہاں پہنچ کر میرے ہمراہی نے کہا۔ آؤ بڑی بھوک لگی ہے۔ بازار سے روٹی کھالیں میں نے کہا۔ پہلے حضور کو مل لیں۔ پیچھے دیکھا جائے گا۔ پھر ہم نے نماز عصر حضور کی مسجد میں جا کر پڑھی۔ بعد میں ہم آپؒ کی خدمت میں بیٹھک پر حاضر ہوئے۔ جس وقت آپ کے درِ دولت پر پہنچے۔ حضورؒ بیٹھک کے دروازے پر ہی قیام فرماتھے۔ آپؒ دیکھتے ہی فرمانے لگے کیا تم واپس جانے لگے تھے۔ ہم لائے کہ نہ لائے۔'' اور فرمایا۔ اندر چلو۔ ہم بیٹھک کے اندر جا کر بیٹھ گئے۔ آپؒ گھر تشریف لے گئے۔ آپؒ گھر کی طرف سے بیٹھک والا دریچہ کھول دیا اور کھانا رکھ دیا۔ اور بیٹھک میں آ کر فرمانے لگے۔ ہاتھ دھو کر کھانا کھالو جس وقت آپ کھانا کھلانے لگے۔ تو آپ فرمانے لگے۔ بازار میں کھانا کھانے کی کیا ضرورت ہے۔ سُبحان اللہ! بندہ

Marfat.com

صوفی محمد ابراہیمؒ کہتا ہے۔ ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ ایک وقت میں اولیاء اللہ متفرق مکانوں میں جا سکتے ہیں کتاب ذخیرۃ الملوک میں دیکھو۔ حضرت خواجہ علی ہمدانیؒ کو خلیفہ وقت (یعنی امیر تیمور) نے کہا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجا جاتا ہے۔ تو آپ کی ذات پاکؐ درود شریف پڑھنے والے کو دس دفعہ درود بھیجتی ہے۔ یہ معاملہ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہاں تک صحیح ہے؟ آپ نے فرمایا کہ آج ہی شام کے بعد جواب دیا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ! چنانچہ آپ نے اپنے مکان میں بوقت عصر اپنی زبان مبارک سے فرمایا۔ اگر کسی شخص کی یہ خواہش ہو کہ مجھے اور بادشاہ کو کھانا کھلائے۔ تو اجازت عام ہے۔ مگر اس میں دو شرطیں ہوں گی۔ ایک تو گھر میں جو کچھ پک چکا ہو۔ وہی رہنے دے۔ دوسرا بعد از فراغت نماز شام کے تم سب لوگ اپنے اپنے گھر چلے جاؤ اِن میں سے جو شخص سب سے پہلے آئے گا۔ اس کے ساتھ ہم چلیں گے۔ لکھا ہے۔ کہ چالیس آدمیوں نے دعوت کی درخواست کی جو سب کی منظور فرمائی گئی۔ حسب اقرار شام کو سب اپنے اپنے گھروں میں چلے گئے۔ چنانچہ سب سے پہلے ایک بوڑھا اور غریب آ حاضر ہوا۔ اور حضرت خواجہ صاحبؒ اور امیر تیمور کو ہمراہ لے کر اپنے گھر لے گیا۔ اور انہوں نے ماحضر کھانا تناول فرمایا اور وہاں بیٹھ کر ایک غزل بھی لکھی۔ بعد فراغت آپ امیر تیمور کے ہمراہ مسجد میں تشریف لائے اور عشاء کی نماز کے واسطے تمام لوگ مسجد میں جمع ہوئے۔ ہر ایک شخص اس بات پر ناز کر رہا تھا۔ کہ حضرت خواجہ صاحب اور بادشاہ نے آج میرے ہاں کھانا کھایا۔ اور وہاں بیٹھ کر آپ نے ایک غزل بھی لکھی ہے۔ جو میرے پاس موجود ہے۔ حاضرین مسجد کا باہم ردوقدح شروع ہوا۔ حضرت خواجہ صاحب نے امیر تیمور کو فرمایا کہ تم دریافت کرو کہ یہ کیا چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ امیر تیمور نے لوگوں سے دریافت کر کے آپ سے عرض کی۔ آپ نے فرمایا اے تیمور! یہ عاجز اس محبوب رب العالمین کی درگاہ کا ادنیٰ غلام تو بجائے خود رہا۔ اس

Marfat.com

دروازہ کا کتا ہوں۔ اُن کی نظر عنایت سے مجھے اللہ تعالیٰ نے اتنی طاقت عنایت فرمائی ہے کہ آن واحد میں تم کو ساتھ لے کر چالیس گھروں سے کھانا کھا سکتا ہوں۔ تو کیا ذات پاک صلی اللہ وسلم آن واحد میں سب کے درود اور سلام کے جواب نہیں دے سکتے۔ (مولف صوفی محمد ابراہیم صاحب) حدیث شریف میں آیا ہے کہ ہر قبر میں سوال منکر نکیر کے وقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوتے ہیں اور فرشتے سوال کرتے ہیں کہ اس بندہ کے حق میں تمہارا کیا ایمان ہے۔ اگر کوئی اعتراض کرے کہ آپؐ کی وفات کے بعد یہ صورت پیش آتی ہے۔ تو ہم پوچھتے ہیں۔ جو لوگ آپ کی ظاہر اُحیاتی میں فوت ہوتے تھے کیا اِن پر یہ سوال نہیں ہوتا تھا۔ مذکورہ بالا حدیث میں آپ کا ہر قبر میں جانا سمجھ لیا جا سکتا ہے۔ دوسری دلیل یہ ہے۔ کہ جیسے ایک وقت میں فرشتے یعنی منکر نکیر ہر قبر میں ہر جگہ جا سکتے ہیں۔ اسی طرح صورت مثالی بطریق اولیٰ جا سکتی ہے۔

صوفی محمد ابراہیم صاحبؒ نے اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے مثالی صورت میں حج ادا کرنے کا ایک واقعہ بیان کیا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

میاں محمد سکنہ ہر چوکی علاقہ چُونیاں بیان کرتے ہیں کہ کہ مولوی یار محمد صاحبؒ حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ کے خلیفہ اول نے بیان کیا تھا کہ میاں غلام یٰسین صاحب فیض پوری نے ذکر کیا۔ کہ میں اور میاں عبدالغفور رحمٰن پوری دونوں حج بیت اللہ شریف کو تیار ہوئے اور جانے سے پہلے حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ کی خدمت میں شرقپور شریف حاضر ہوئے اور عرض کی کہ برائے حج آپؒ بھی ہمراہ تشریف لے چلیں۔ تو آپؒ نے فرمایا کہ تم چلو۔ خدا کا حکم ہوا تو میں بھی پہنچ جاؤں گا۔ ہم دونوں اجازت لے کر روانہ ہوئے۔ جب عرفات کے میدان کے قریب پہنچے۔ تو فجر کی نماز میں اپنے دونوں کے درمیان میں حضرت میاں علیہ الرحمۃ کو وہاں موجود پایا۔ پھر بعد نماز دیکھا تو آپؒ وہاں موجود نہیں تھے۔ جب حج سے واپس آئے تو پہلے شرقپور شریف آپؒ کی

Marfat.com

خدمت میں پہنچے۔ آپؒ کا نیاز حاصل کر کے دوسرے شرقپوری یاروں سے دریافت کیا کہ آپؒ حج کو تشریف لے گئے تھے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہرگز نہیں۔ آپؒ جمعہ و جماعت ہر روز یہاں خود ہی کراتے رہے۔ اور کمترین نے حلفاً عرض کی۔ کہ ہم نے آپؒ کو عرفات میں دیکھا ہے۔ اگر ہم جھوٹ کہتے ہیں۔ تو خدا ہم کو پکڑے۔

بندہ (صوفی محمد ابراہیم) عرض کرتا ہے کہ یہ مثالی صورت ہے۔ نہ کہ عین۔ اس قسم کے تذکرے پہلے بزرگوں کے بھی کئی ایک ملتے ہیں۔ چنانچہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اپنے مکتوبات شریف میں لکھتے ہیں کہ ہمارے والد بزرگوارؒ کی خدمت میں بہت لوگ آیا کرتے تھے۔ اور عرض کرتے کہ ہم نے آپؒ کو مکہ معظّمہ میں دیکھا ہے۔ کوئی کہتا کہ میں نے آپ کو بغداد شریف میں دیکھا ہے۔ اور اپنی آشنائی جتلاتے لیکن والد صاحبؒ فرمایا کرتے تھے۔ کہ یارو میں تو کبھی اپنے گھر سے باہر نہیں نکلا۔ تم کہتے ہو کہ ہم نے فلاں شہر میں دیکھا ہے۔ اور آشنا بنتے ہو۔ اور کس قسم کی تہمت مجھ پر لگاتے ہو۔ (خزینہ معرفت صفحہ ۲۲۹)

دوسروں کی بے لوث خدمت کا ایک واقعہ صوفی محمد ابراہیم صاحبؒ بیان کرتے ہیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک مولوی صاحب آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے ہمراہ ان کا سالا تھا۔ وہ کثرت اسہال کی وجہ سے بیمار ہو گیا۔ مولوی صاحب اسے چھوڑ کر کہیں چلے گئے تھے۔ اِسے رات دن میں کئی کئی بار قضائے حاجت جانے کی ضرورت ہوتی۔ اپنے اُس بیمار کو اپنے مکان پر ٹھہرایا ہوا تھا۔ آپؒ اپنے ہاتھوں سے اس کے اسہال وغیرہ اٹھاتے اور صاف کر کے باہر پھینکنے جاتے۔ اِن دنوں بندہ (صوفی محمد ابراہیم قصوریؒ) بھی آپ کی خدمت میں حاضر تھا۔ بندہ نے اس ارادہ سے قدم اٹھایا کہ میں بھی اس شخص کی خدمت کروں۔ لیکن آپؒ نے فرمایا۔ ہُوں ہُوں۔ وہ شخص کئی کئی بار رات کو پانی مانگتا۔ آپ اس طرح پانی لے کر جاتے۔ جس طرح کوئی

Marfat.com

غلام خدمت کرتا ہے۔ بندہ (صوفی محمد ابراہیم قصوری رحمۃ اللہ علیہ) سے فرمایا کہ میں کل مسجد میں مراقبہ میں جا بیٹھا۔ تو کوئی آواز دیتا ہے۔ او مکری مکر کرتا ہے۔ جا اس کی خدمت کر۔ کئی روز کے بعد مولوی صاحب واپس آ گئے۔ اُس بیمار کی حالت کچھ اچھی ہو گئی تھی۔ مولوی صاحب، نے کہا میں ایسے دھوکہ بازوں اور مکاروں کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ آپؒ نے فرمایا۔ بیشک ایسا ہی ہے۔ پھر تو مولوی صاحب گرویدہ ہو گئے۔ اور بیعت کی درخواست کی۔ اور بندہ نے بھی اس کی سفارش کی۔ تو فرمایا۔ چپ رہو۔ تم نہیں جانتے۔ اور آپ نے مولوی صاحب کو قبول نہ کیا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ آپؒ سفر پر جانے لگے۔ تو آپؒ کے ہمراہ ایک دوست تھا۔ اسے تو گاڑی پر سوار کیا۔ اور آپؒ اس کے ہمراہ پیدل تشریف لے چلے۔ حتیٰ کہ اس منزل مقصود تک پہنچ گئے۔ مگر آپ بالکل سوار نہ ہوئے۔ (خزینہ معرفت صفحہ ۲۲۴)

شیر ربانی اعلیٰ میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ابتدائی حالات میں نعت خوانی اور غزل خوانی میں دلچسپی لیتے تھے۔ نعت خوانی کا اہتمام بھی کرتے اور شعر خوانی بھی فرماتے لیکن جب نعت خوانوں میں جذبہ نہ رہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف کرنے والے اندر سے خالی ہو گئے اور آپ کا مشرب بلند مرتبہ پر پہنچا تو آپ نے نعت خوانی اور شعر خوانی بند کر دی صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے (صوفی محمد ابراہیم) حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ کے ہمراہ مکان شریف عرس کے موقع پر گیا۔ سردی کا موسم تھا۔ بعد نماز عشاء آپؒ ایک مکان پر تشریف فرما ہوئے۔ اور تمام یار مراقبہ اور ذکر میں مشغول تھے۔ لاہور کا ایک نعت خواں آیا۔ اُس نے نعت پڑھنے کی اجازت چاہی۔ آپؒ نے نیم رضا ہو کر اجازت دی۔ جب اُس نے نعت پڑھی تو بعد میں آپ نے بندہ سے فرمایا کہ میں کیا کروں کہ اس کے پڑھنے

Marfat.com

سے میری طبیعت بدل گئی پھر آپ نے اپنی مسجد میں نعت خوانی اور غزل خوانی بند کر دی۔ اس سے پہلے آپ کی مسجد میں نعت خوانی غزل خوانی ہوا کرتی تھی۔ اور آپؒ سنا کرتے تھے اور خود بھی بہت شعر پڑھا کرتے تھے۔ آپؒ نعت خوانوں کو نعت کی کاپیاں لکھ کر دیا کرتے تھے۔ جب آپ کا مشرب عالی ہو گیا۔ تو آپؒ کی مجلس شعرا شعار سے خالی ہو گئی۔ اور آپؒ ہر وقت قال اللہ اور قال الرسولؐ ہی فرمایا کرتے تھے۔ اور یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف نظموں اور لفظوں میں نہیں ہے۔ بلکہ حال میں ہے۔ تم ایسے بن جاؤ۔ تمہارا ہر فعل ہر قول ہر حرکت ہر عمل سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہو۔ بعض بے سمجھ کہہ دیتے کہ یہ مسجد وہابیوں کی ہے۔

آپؒ فرماتے کہ کفار دل سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہیں۔ کہ سچا نبیؐ اور محمدؐ امین ہے۔ مگر زبان سے انکار کرتے ہیں۔ اور منافق زبان سے اقرار کرتے ہیں اور دل سے انکار کرتے ہیں اب یہ مسلمان کس گروہ میں شامل ہیں۔ جو اپنے اعمال سے اسلام کو بالکل جھٹلا رہے ہیں۔ اِقرار باللسان و تصدیق بالقلب کی انہیں ہوا بھی نہیں لگی ہے۔ (خزینہ معرفت صفحہ ۳۱۷)

آج کل محفل نعت کا جو رجحان پیدا ہو گیا ہے ان محفل نعت کی تقریبات میں ایسے لوگ بھی نعتیں پڑھتے ہیں جو کلین شیو ہوتے ہیں جو نعت خوان سنت نبوی کے مطابق اپنی زندگی بسر نہیں کرتا اسے نعت پڑھنے پر روپیہ پیسہ تو مل جاتا ہے لیکن روحانی طور پر اسے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ نعت خواں حضرات اپنی نعت خوانی کو روپیہ پیسہ سے تولتے ہیں اگر کہیں رقم کم ملے تو جلدی نعت ختم کر دیتے ہیں اور اگر روپیہ آ رہا ہو تو پھر منتظمین کے کہنے کے باوجود اپنی نعت کو ختم نہیں کرتے بلکہ ناراضی کا اظہار کرتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان "تم ایسے بن جاؤ تمہارا ہر فعل ہر قول ہر حرکت ہر عمل سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہو۔" ہر عمل کرو پھر دیکھو

Marfat.com

کہ نعت خوانی میں کتنی تاثیر پیدا ہوتی ہے۔

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ والدین کی اطاعت کو فرض اولین جانتے تھے۔ آپؒ وبالوالدین احسانا کے حکم کو دل و جان سے پورا فرمانے کی سعی کرتے تھے۔ صوفی محمد ابراہیم قصوری رحمۃ اللہ علیہ علماء دین کی قدر اور والدہ کی فرمان کی عظمت کے بارے میں ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ مولانا مولوی اصغر علی صاحب روحی پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور انجمن حنفیہ کے سالانہ جلسہ پر قصور تشریف لائے۔ تو انہوں نے ایک واقعہ بیان کیا۔ کہ میں ایک دفعہ بخار شدید میں مبتلا ہو گیا۔ چونکہ میرا اعتقاد ہے کہ جس طرح دوا میں اثر ہے۔ اس طرح دعا میں بھی ہے۔ بلکہ زیادہ ہے۔ اس لئے میں نے ارادہ کیا کہ کسی شخص کو صبح حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ کی خدمت میں شرقپور روانہ کروں۔ دعا بھی کرائے۔ اور پانی بھی دم کرا کے لیتا آئے خیر رات اسی حالت رنج میں گزری۔ صبح فجر کی نماز کا وقت تھا۔ کہ کسی نے دروازے پر دستک دی۔ دروازہ کھولا گیا۔ تو حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ کھڑے ہوئے ہیں۔ آپ اندر تشریف لے آئے اور میری چارپائی پر آکر بیٹھ گئے۔ اور فرمایا کیا حال ہے۔ پھر تین چار منٹ یا کچھ زیادہ بیٹھنے کے بعد فوراً جانے کیلئے تیار ہو گئے اور فرمایا۔ مریض کے پاس زیادہ دیر بیٹھنے سے اسے تکلیف ہوتی ہے۔ چونکہ والدہ نے فرمایا تھا۔ کہ جلدی آ جانا۔ اس لئے میں جاتا ہوں۔ یہ کہہ کر آپؒ چلے گئے۔ حالانکہ اُس زمانہ میں موٹر نہیں تھی۔ بلکہ یکے ہوتے تھے۔ جو شام سے پہلے لاہور آ جاتے۔ بعد میں بمشکل ملتے تھے۔ اور صبح بھی دن چڑھے سواری ملتی تھی۔ دوسرا کون سی تار برقی دی تھی۔ سبحان اللہ علمائے دین کا قدر آپ کے دل میں کس طرح تھا۔ اور والدہ کے فرمان کی عظمت۔

Marfat.com

آپؒ کی دُعائیں

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تاسف کے اظہار اور گناہوں کی معافی کے حصول کا بہترین ذریعہ وہ دعائیں ہیں جو انبیاء علیہم السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور گزاری تھیں یہ دعائیں قرآن پاک میں مختلف پاروں میں موجود ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی پیاری زبان میں دعائیں مانگنا سنت بھی ہیں اور افضل بھی۔ دعا میں چونکہ التجا' عاجزی انکساری اور بے بسی پائی جاتی ہے لہٰذا یہ عمل اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے اسی لئے نبی کریم ﷺ نے حدیث پاک میں دعا کو عین عبادت اور دوسری حدیث میں فرمایا دعا عبادات کا خلاصہ ہے۔

اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم نے بھی اپنی التجا، عاجزی، انکساری اور بے بسی کا اظہار دعا ہی کے ذریعے فرمایا ہے۔ حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی نہایت ادب اور خلوص کے ساتھ دعائیہ حمد' مناجات اور دیگر منظوم دعائیں پڑھا کرتے تھے۔ آپ دعائیں عربی، فارسی' اردو اور پنجابی زبان میں بارگاہ ایزدی میں گزارا کرتے تھے۔

صاحب ذکر محبوب نے حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زبان فیض ترجمان سے نکلی ہوئی دعاؤں کے بارے میں لکھا ہے حضرت میاں صاحبؒ خود شاعر نہ تھے لیکن بیخودانہ اور سرخوش حالت اور عالم وجود میں آپ کی زبان سے اس قسم کے اشعار وغزلیات اور قصائد و رباعیات نکلتے تھے جن کے ہر ہر مصرع پر غور کرنے سے صاف

Marfat.com

معلوم ہوتا ہے کہ آپؒ جو کہتے تھے یہ بالکل آپؒ کے دل کا آئینہ ہوتا تھا۔ اس میں بناوٹ یا تکلف کو دخل نہ ہوتا اور سننے والوں پر آپؒ کے ان برمحل اور برجستہ اشعار کا اثر اس قدر پڑتا کہ وہ بھی زائل نہ جاتا آپ بعض اوقات عالم محویت اور بے خودی میں ایسے ایسے برجستہ اور پراز بلاغت و فصاحت قصائد پڑھتے کہ سامعین حیران و ششدر رہ جاتے آپ کو اپنی طبیعت کے مناسب اور حسب حال فارسی اردو اور عربی کے شعرائے عالی مقام کا اس قدر کلام یاد تھا کہ اگر سب کو درج کیا جائے تو ایک الگ دفتر بن جائے گا۔

1- فارسی مناجات اور دعائیہ اشعار

کریما بہ بخشائے بر حال ما　　که هستم اسیر کمند ہوا
نداریم غیر از تو فریاد رس　　توئی عاصیاں را خطا بخش و بس
نگہ دار مارا ز راہ خطا　　خطا در گزارد صوابم نما

☆..........☆

الٰہی عاصیم استغفر اللہ　　توئی فریادرس الحمد للہ
نہ داریم ہیچ توشہ اندریں را　　بجز لا تقنطوا من رحمة اللہ

☆..........☆

یا رب از سودائے خود دلریش دار　　زندہ را مردہ بعشق خویش دار

☆..........☆

خدا وندا مسلمانم مسلمانی نمی دانم　　ولیکن چوں مسلمانم مسلماں دار یا اللہ

☆..........☆

چوں تو پنہاں شوی از بس ہمہ تارکی و کفرم　　چوں تو پیدا شوی برمن مسلمان بجان تو

☆..........☆

خیال من اگر باشد تو باشی　　الٰہی از غمت دل می خراشی

Marfat.com

☆..........☆

چو خواہم ز تو روز و شب داوری مکن شرمسارم دراں داوری

☆..........☆

یا رب! تو کریمی و رسول ﷺ تو کریم صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم

☆..........☆

جز تو پیش کے بر آرد بندہ دست ہم دعا ہم اجابت از تو است

☆..........☆

خیال غیر از من دور گرداں بدرد عشق خود رنجور گرداں

☆..........☆

ذلیل و خوار گشتم در مناہی الٰہی یا الٰہی یا الٰہی

☆..........☆

یا رب از سودائے خود درویش دار زندہ را مردہ بعشق خویش دار

☆..........☆

آں چناں با خود بگرداں آشنا تا نہ گردم یک زماں از تو جدا

☆..........☆

یا الٰہی چشم بینائی بدہ در سرم ہم عشق سودائی بدہ

☆..........☆

ہر ذکر بجز ذکر خدا وسوسہ ایست شرم از خدا بدار کہ ایں وسوس ریاست

☆..........☆

شب و روز در شام و در بامداد تو بر یادی از ہرچہ دارم بیاد
چو اول شب آہنگ خواب آورم بہ تسبیح نامت شتاب آورم

Marfat.com

چو در نیم شب سر بر آرم ز خواب   ترا خوانم د ریزم از دیده آب
و گر امداد ست را ہم بہ تست   ہمہ روز تا شب پناہم بہ تست

☆..........☆

دل دردمنداں را دوا کن   دل امیدواراں را روا کن

☆..........☆

آتش افگن در دلم مانند طور   شعلہ برخیزد بگردد زنگ دور

☆..........☆

چوں شوی فانی، تو از ذکر خدا   را یابی در حریم کبریا
چوں بمانی با خدا یابی وصال   خویش را گم ساز اے صاحب کمال
ہر کہ شد در بحر عرفاں آشنا   ذرہ ذرہ قطرہ داند از خدا

☆..........☆

عشق آں شعلہ است کہ چوں برفروخت   ہر چہ جز محبوب باقی جملہ سوخت
تیغ لا در قتل غیر حق براند   ورنگرزاں پس کہ بعد لا چہ ماند
ماند الا اللہ باقی جملہ رفت   شاد باش اے عشق شرکت سوز رفت

☆..........☆

مائم پر گناہ تو دریائے رحمتی   جائے کہ فضل تست چہ باشد گناہ ما

☆..........☆

گر گزندت رسد ز خلق مرنج   کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ رنج
از خدا داں خلاف دشمن و دوست   کہ دل ہر دو در تصرف اوست
گرچہ تیر از کمان ہمے گزرد   از کمال دار بیند اہل خرد

☆..........☆

Marfat.com

دلم بامن ہمی گوید منم شہباز لاہوتی ۔ بہ سیر عالم قدسی پریدن آرزو دارم
درایں وحشت سرای من چیرا باشم چرا باشم کہ من در گلشن وحدت چمیدن آرزو دارم

☆............☆

یاں مشو مغرور بر حلم خدا دیر گیرد سخت گرید مر ترا

☆............☆

صد ہزاراں کیمیا حق آفرید کیمیا ہمچو جز آدم کس نہ دید

☆............☆

صد ہزاراں راز در موری نہند دردلیش از عشق شوری نہند

☆............☆

ذرہ ذرہ آسماں اندر ہوا پر شدہ از پر تو نور خدا

☆............☆

بہر جانب گری غیر از خدا نیست ولیکن دیدۂ ادراک دا انیست
یکی جو یا کہ یار من کجا نیست یکی گویا کہ یار من کجا نیست

☆............☆

حسن توزصد پردہ عیاں است عیاں نیست چوں در آئینہ نہان است ونہاں نیست
وصف بکنم چونکہ چساں است چساں نیست ہر لحظہ ہمی نم بزبان است زبان نیست

☆............☆

دریں ورطہ کشتی فرد شد ہزار کہ پیدا نہ شد تختہ بر کنار

☆............☆

مادر دو جہاں غیر خدا یار نداریم جز یاد خدا ہیچ دگر کار نداریم
درویش فقیریم دریں گوشہ دنیا با نیک وبد وخلق جہاں کار نداریم

Marfat.com

ماست شبوحیم ز میخانہ توحید حاجت بے بادہ خمار نداریم
با جامہ صد پارہ و با خرقہ پشمیں بر خاک نشستیم و ازیں عار نداریم
گر یاروفادار نداریم عجب نیست ما یار بجز حضرت جبار نداریم
ما شاخ درختیم پر از میوۂ توحید ہر رہگزر سنگ زند عار نداریم
ماتم زد گانیم دریں گوشہ دنیا چو زاغ گذر بر سر مردار نداریم
بنگر تو دل خستہ شمس الحق تبریز
ما جز ہوس دیدۂ دیدار نداریم

☆..........☆

ہر چہ آید در نظر از خیر و شر جملہ ذات حق بود اے بیخبر
اوست و ارض و سما و لا مکان اوست در ہر ذرہ پیدا و نہاں
پاس دار انفاس اے اہل خرد تا ترا ایں افلہ منزل برد
اوست پیدا و نہان و آشکار جلو ہا کر دست در ہر شے نگار
ہوش در دم دار اے مرد خدا یک نفس یکدم مباش از حق جدا
نفی گرداں از دل خود ما سوا تا نہ گنجد در دلت غیر از خدا
زنگ دل از صیقل لا پاک کن سینہ با تیغ محبت چاک کن
اسم ذات او چو بردل نقش بست سکہ ضرب محبت خوش نشست
گشت چوں بر نقش دل نقش الہ غیر نقش اللہ را اے دل مخواہ

☆..........☆

صد کتاب و صد ورق در نار کن جان و دل را جانب دلدار کن
خدا دیدن کے را نیست دشوار خدا خواہی وجودے خویش بگذار
اے دردرون جان و جاں از تو بے خبر از تو جہان پر است جہان از تو بیخبر

Marfat.com

☆..........☆

اے کے بودی در حریم لا مکان　　چوں جدا گشتی بگو راز نہاں
پاک بودی در حریم کبریا　　از چہ پیدا شد ترا حرص و ہوا
خوش خر امیدی تو از کتم عدم　　خوش نہادی بر سر ہستی قدم
گاہ در دوزخ روی سازی مقام　　گاہ در جنت روی اے خوش خرام
گاہ کنی جلوہ در اقلیم فنا　　گاہ روی در عالم ملک بقا
جان من بامن بگو اسرار خویش
چشم دل روشن کن از دیدار خویش

☆..........☆

عاشق حقی و بینی غیر را　　کعبہ مے جوئی و سازی دیر را

☆..........☆

ہفت دریا گر نبوشم تر نگردد کام من　　شربت دیدار باید تشنہ دیدار را
قلم بشکن سیاہی ریز وکاغذ سوز دم درکش　　حسن ایں قصہ عشق است کہ در دفتر نمیگنجد
تا نیفتد بر تو مردے را نظر　　از وجود خویش کے ریابی خبر

☆..........☆

ز مہجوری برآمد جان عالم　　ترحم یا نبی اللہ ترحم
اگرچہ غرق دریائے گناہم　　ترحم یا نبی اللہ ترحم

☆..........☆

2-اردومناجات ودعائیہ اشعار

دستگیری کیجیو میرے خدا　　تا کوئی دم ہوں نہ میں تجھ سے جدا
دم بدم ہوتا رہوں تجھ پر فدا　　آرزو تجھ سے یہی ہے اے خدا

Marfat.com

ہو زباں پر ذکر دل میں ہو حضور — ماسوا تیرے یہ دل ہو سب سے دور
بے حضور دل نہ لوں میں تیرا نام — جبکہ لوں میں ہوں حضور دل تمام
ہر گھڑی ہر لحظہ ہو تیرا حضور — بے جہت بے کیف مجھ کو اے غفور

یہ دعا عاجز کی ہے کیجیو قبول
از برائے آل و اصحاب رسول

☆..........☆

زباں سے کہتے ہیں سب لا الہ الا اللہ — مگر عمل اس پر نہیں کبھی معاذ اللہ
جو پوچھو دین کی حمیت وہ نہیں ہم میں — جو پوچھو دین کی حرارت وہ نہیں ہم میں
اسی لئے ہیں ہم میں خرابیاں پیدا — خدا کے قہر کی ہیں نشانیاں پیدا
ظاہر و باطن ہو برائے خدا — چاہو خدا سے نہ سوائے خدا
دم بدم اسی کی ہی رہے جستجو — اور نہ کچھ مطلق رہے آرزو

☆..........☆

جو کرنا ہے سو کر لے زندگی میں — نہ کھا دھوکا میرا سب جہاں ہے

☆..........☆

خاک ہو جائے گا جب آخر کو تو — خاک کے ہونے سے پہلے خاک ہو

☆..........☆

خدایا خودی سے بچا لو مجھے — فقط اپنا بندہ بنا لو مجھے

☆..........☆

بندگی دکھلانے کو مت کیجئے — متقی کہلانے کو مت کیجئے
جو کہ عمل ہو برائے خدا — سب میں ملحوظ ہو رضائے خدا

Marfat.com

دم بدم اسی کی ہی رہے جستجو　　اور نہ مطلق رہے کچھ آرزو
یاد میں سب اس کی بھلا دیجئے　　رنگ محبت کا دکھلا دیجئے
ظاہر و باطن ہو برائے خدا　　چاہیں خدا سے نہ سوائے خدا
دیدہ بینا ہو ہر اک موئے تن　　محو تجلی رہے روح و بدن
اے میرے مولا میرے والی ولی　　کر عطا مجھ کو یہ طفیل نبیؐ
جو کہ ہیں مسلمان بھائی میرے　　فضل سے سب کو یہ رتبہ تو دے

☆............☆

ترک کر دنیا کا غم بے باک ہو　　چھوڑ دے اس کی نجاست پاک ہو

☆............☆

تصور دل میں رکھے ذات حق کا　　بہر وقت و بہر حال و بہر جا
زباں خاموش ہو پر دل میں جاری　　رہے ہر وقت ذکر ذات باری

☆............☆

نہ بھولا ہوں نہ بھولوں گا حشر تک میں کبھی دل سے
مزے جو جو ارے قاتل تری تلوار میں آئے

☆............☆

اگر بخشے زہے قسمت نہ بخشے تو شکایت کیا
سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

☆............☆

آگ تھے ابتدائی عشق میں　　اب ہوئے خاک انتہا ہے یہ

☆............☆

دیکھیں اسے ہے وہ اس سے لقا سے بھی وراء　　ہو جلوہ نما ہے اس ادا سے بھی وراء

Marfat.com

جو دید میں وہم میں گمان میں آوے — وہ اس سے وراء ہے بل وراء سے وراء

☆..........☆

نشاں کیا کیا دکھائے تو نے یارب نشاں ہو کر — عیاں کیا کچھ کیا تو نے اے خالق نہاں ہو کر

☆..........☆

ہو فنا ذات میں کہ تو نہ رہے — تیری ہستی کی رنگ و بو نہ رہے
اس قدر ڈوب اس میں اے صابر — کہ بجز ہو کے غیر ہو نہ رہے

☆..........☆

وہی قلب سلیم اے جان ہے آہ — جسے مار محبت نے ڈسا ہو
نہ چین اس کو ہو بیٹھے اور نہ لیٹے — رگ و ریشہ سے زہر اس کا بھرا ہو

☆..........☆

کیا کروں گا میں تیرے ہجر میں جی کے اے جاں — جان تو ہے میری سو جان میں تجھ پر صدقے

☆..........☆

3- پنجابی زبان میں پند و نصائح، مناجات اور دعائیں

پند و نصائح

دین ونجائے آدمی مورکھ دنیا نال — نہ نباہے کسے نال اوڑک دنیا حال
دین ونجایا آدمی دنیا سندی جا — چلیا دنیا چھڈ کے مردیاں پچھوتا
دین ونجایا دنی تھیں دنی نہ چلی ساتھ — دونویں تھوک ونجا کے چلیا خالی ہاتھ
دین ونجایا دنی تھیں دنی نہ چلی ساتھ — پیر کلہاڑا ماریا غافل اپنے ہاتھ
لاہا مول ونجائی کے دشمن آکھے لگ — روسی پچھوتا وسی جاں سڑسی وچہ اگ
مال قارونی اوہ ہے جیہڑا دین ونجا — حق خدا اور بندیاں سبھو آپے کھا

Marfat.com

☆..........☆

دنیا کھیتی آخر سیتی خود حضرت فرماوے — جیہا اس وچ بیجے کوئی تیہا ہی پھلو پاوے
اس کھیتی جیہی نہ کوئی کھیتی جے توں بیج سواریں — سونا روپا پیدا ہووے خوشیاں کر کے کھاویں
جی توں اس نوں محنت کر کے بیجیں اج دیہاڑے — بھلکے ہوسن تیری اوتھے بوہل اتے کھلواڑے
جے بیجن ویلے کجھ نہ بیجیں موسم پیا گواویں — اگے فصل جو پکے ویکھیں رو رو پچھوتاویں

☆..........☆

جو کجھ بیجیں سو کجھ جمیں جنہاں واہ کمائی — تو کیوں اپنی کھیتی اندر کاہی دب جمائی
کدھرے جھوٹا مکی دسے کتے کماد کپاہاں — تیری کھیتی وچہ نہ دسے بوٹا موٹھاں ماہاں
تینتھیں اگے چنگے بھائی ہل واہ گئے اگیرے — شوق عشق دی ہل پنجالی توں بھی گھن سویرے
وحدت دیاں سیاں لائیں کھیت ایمان سواریں — کفر شرک تے بوٹے سبھے چن چن ماریں
بی صدق دا بہتا پائیں چنگی کریں بیائی — جو کجھ بیجیں چنگا بیجیں برا نہ بیجیں بھائی
امر الٰہی دی حدوں ذرا باہر نہ ہوویں — چلیں حکم شریعت اتے محکم ہو کھلوویں
ربا میرے مارو کیتی پکی اوڑک ناہاں — ہن ایہہ سجا سکن لگی کسنوں حال سناواں
رحمت دا اک بدل بھیجیں مینہ فضل دا پائیں — موئی ہوئی نوں دوجی واری توں ہن فیر جوائیں
فضلاں نداجو ساون آوے کاتک کرم دی آئی — اکو ہلہ رحمت والا بدی نہ چھڈو کائی
رحمت رب دی اتے تکیہ حافظ برخوردارا — برکت کلمہ پاک نبیؐ ہو جاسی چھٹکارا

☆..........☆

توں پاک منزہ پاک منزہ ہر عیبوں نقصانوں
میں حمد شکر تعریف تری نت آکھاں دلوں زبانوں

باجھ تیرے معبود نہ کوئی توہی اک خدایا — اللہ اکبر شان ترا ہر شے تھیں اعلیٰ پایا
باجھ ترے توفیق نہ قوت کراں جو ترک برائی — باجھ ترے توفیق نہ طاقت کراں جو نیکی کائی

Marfat.com

☆..........☆

اٹھ فریدا کوک توں جوں کر راکھا جوار　　جب تک ٹانڈا نہ گرے تب تک حال پکار

☆..........☆

پاٹا موٹا پہن بھرا وا حمد الٰہی کہیئے!
رکھا سکھا جو رب دیوے کھا کے شاکر رہیئے

فاقہ فقر نبیؐ دی حالت بھاوے تابع واراں　　لذت، راحت زینت دنیا حصہ اے اشراراں

☆..........☆

ایصال ثواب کی دُعا

ربا بھیج ثواب توں ایس کلام طعام　　اوپر روح رسول دے پھر مرسل نبی تمام
بعد انہاں دے یار جو خاص نبی دے چار　　بعد ازواج اولاد اونہاں دے کل اصحاب
بعد اونہاں دے تابعین کل امام ہمام　　ابو حنیفہ، شافعی، مالک، احمد نام
کل غوثاں قطباں بھیج توں ہر ولی اوتاد ابدال　　عالم فاضل، حافظ، قاری ہر ہر امی نال
بھیجیں مائی باپ استاداں ہور قبیلے خویشاں　　ہرغنی، فقیر، غریب یتیماں نالے کل درویشاں
کل مومن مرداں عورتاں جو کوئی اہل اسلام　　آدم تھیں لیکر اس دم تائیں جو کوئی مدوح تمام

☆..........☆

ثواب جو مینوں حاصل ہویا سبناں نوں پہنچائیں　　طفیل محمد پاک نبی دی کریں قبول دعائیں

مزید دعائیں

فارسی

اللہ، اللہ ایں چہ شریں است نام　　شیر و شکر مے شود جانم تمام

Marfat.com

اللہ، اللہ ایں چہ نام خوش مذاق — حرف حرفش مے دہد جان را رواق
اللـه، اللـه انت لی نعم الوکیل — انت ربی انت حسبی یا جلیل
اللہ، اللہ اسم ذات پاک دوست — اسم، اعظم از برائے قرب اوست
اللہ، اللہ گو برو تا سقف عرش — پیش معراج تو گردد زند چرخ فرش
چوں برآرم دم بہ اللـه الصمد — چرخ نعرہ لیتنی کنت زند
اسم اعم است اللہ العظیم — جان جان محی عظم رمیم

☆..........☆

خدا در انتظار حمد ما نیست — محمدؐ چشم بر راہ ثنا نیست
خدا مدح آفرین مصطفیٰؐ بس — محمدؐ حامد حمد خدا بس!
مناجات، اگر باید بیان کرد — بہ بیتے ہم قناعت می تواں کرد
محمدؐ از تو مے خواہم خدا را — خدایا! از تو حب مصطفیٰؐ را

☆..........☆

خدایا بدہ شوق ذات رسول — بدرد محمدؐ مراکن قبول
شب و روز در عشق احمدؐ بدار — ہمہ عمر در وصل احمد گزار

☆..........☆

ز رحمت کن نظر بر حال زارم یا رسول اللہ — فقیرم، بے نوا ئیم، خاکسارم یا رسول اللہ
ز بوئے زلف مشکینت بسر سودائے خوش دارم — بر ذوق تیغ ابرو، جان نثارم یا رسول اللہ
فتادہ در الم تا آتش سوزاں عشق تو! — سپیدم شعلہ ام برقم شرارم یا رسول اللہ
جمال خود نما، مرہم نہد بر زخم ہائے دل — ز ہجرت سینہ ریشم دلفگارم یا رسول اللہ
مرا تا چند داری در باد ہند سرگرداں — سوئے یثرب بہر مشت غبارم یا رسول اللہ
ہمہ تن غرق دریائے گناہم اے شفیع من! — ز لطف تو ہمیں امید دارم، یا رسول اللہ

Marfat.com

دم آخر نمائی جلوۂ دیدار طالب را
ز لطف تو ہمیں امید وارم یا رسول اللہ

☆..........☆

یا محمد ہست قرآن روئے تو مد بسم اللہ خط ابروئے تو
قامت تو فوج وحدت را نشاں تیغ قتل ماسوا ابروئے تو
سجدہ گاہے معنی آگاہان راز طاق محراب از خم ابروئے تو
دست تو در ماندگانف را دستگیر نا خدائے بیکساں بازوئے تو
جلوہ گاہے شاہد وحدت دلت معدن نور ہدیٰ پہلوئے تو
بلبلاں بر شوق رؤیت نعرہ زن گل گریباں چاک رنگ و بوئے تو

☆..........☆

خط سبز و لب لعل و رخ زیبا داری آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری
شیوۂ شکل و شمائل حرکات و سکنات حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
تا تبسم نکنی عقل نہ گوید ہرگز کاندریں آب خضر لولوئے لالہ داری
عقل ودین ودل وجاں بردی وہم صبروقرار
دیگر از خسرو بیدل چہ تمنا داری

☆..........☆

وصل اللہ علیٰ نورے کز وشد نورہا پیدا زمین از جب اوساکن فلک در عشق اوشیدا
محمدؐ احمدؐ و محمودؐ وے را خالقش بستود زو شد جو دہر موجود زوشد دمدہا مینا
اگر ذات محمدؐ رانیا وردے شفیع آدمؑ نہ آدمؑ یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا
نہ ایوب از بلا راحت نہ یوسف حشمت وشوکت نہ عیسیٰ آں مسیحا دم نہ موسیٰ آں ید بیضا
دو چشم نرگسینش راکہ مازاغ البصر خوانند دو زلف عنبرینش را چو واللیل اذا یغشی

Marfat.com

ز شرح سینہ اش جامی الم نشرح لک برخواں
ز معراجش چہ میخوانی کہ سبحان الذی اسریٰ

☆..........☆

منم خاک سر کوئے محمدؐ | اسیر حلقہ موئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نماز عشق ہر دم میگزارم | بہ پیش قبلہ روئے محمدؐ
سجود عشق بازان است ہر دم | بمحراب دو ابروئے محمدؐ
اگر چشمم بہر روئے است مائل | بود روئے دلم سوئے محمدؐ
جہانے در خیال لیلۃ القدر | حسن در بند گیسوئے محمدؐ

☆..........☆

دلا خاک رہ کوئے محمد شو، محمد شو | ز ہر کوئے بیا سوئے محمد شو، محمد شو
بہ ہر دم سجدۂ جان سوئے ابروئے محمد کن | بہ روئے قبلہ روئے محمد شو' محمد شو
تجرد پیشہ گیر از قید عالم وارھان خود را | اسیر حلقہ موئے محمد شو، محمد شو
باخلاق الٰہی متصف بودن اگر خواہی | سراپا سیرت و خوئے محمد شو، محمد شو
بکن خالی مشام از بوئے گلہائے جہاں اے دل! | بیا دلدادۂ بوئے محمد شو، محمد شو
نیاز اندر گر مہر عرفان خدا باشد! | فدائے جان و دلجوئے محمد شو' محمد شو

☆..........☆

مرحبا سید مکی مدنی العربی | دل و جان باد فدائیت چہ عجب خوش لقبی
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم | اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی
چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر | اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی
نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را | زانکہ از آدم و عالم چہ کہ عالی نسبی!

Marfat.com

شب معراج عروج تو زافلاک گزشت بمقامے کہ رسیدی نرسد ہیچ نبی!
ذات پاک تو کہ در ملک عرب کردہ ظہور زاں شدہ آمدہ قرآن بزبان عربی
نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز دام زاں شدہ شہرۂ آفاق بہ شیریں رطبی
نیستے خوبسگت کردم دبس منفعلم زنکہ نسبت بسگ کوئی تو شد بے ادبی
عاشیا نیم زمانیکہ اعمال مپرس سوئے ماروئے شفاعت بکن از بے سببی
بر در فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز رومی و طوسی و ہندی و مدنی و عربی
سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی
آمدہ پیش تو قدسی پے درماں طلبی

☆..........☆

حمد محمودے کہ در جملہ صور شد بانوار محمدؐ جلوہ گر
زانکہ از نورش محمدؐ شد عیاں گشت از نور محمدؐ دو جہاں
در لباس احمدیؐ نور احد واسطہ شد خلق را بہر رشد
امر صلوا بہر اریں فرمودہ حق مومناں را بلکہ خود دارد سبق
قدر جب خود درود بر رسولؐ بلغ اے غفار از عاجز خمول
بعد حمد ذات بے چوو چگوں پس درود و مظہر ایں جملہ چوں

☆..........☆

اے دل بگو بیاں ز کمال محمدیؐ سر خدا عیاں ز کمال محمدیؐ
آن جلوہ کہ طور بہ موسیٰ کلیم تافت شعلہ یکے نشان ز جمال محمدیؐ
یوسفؑ کہ نیک سیرت وصورت کمال داشت شد محو بے گماں ز خیال محمدیؐ
شمس و قمر کواکب اہل ضیا ہمہ پر نور نور شاں ز ہلال محمدیؐ
صدیقؓ یار غار و عمرؓ صاحب وقار یک خلق دیگراں ز جلال محمدیؐ

Marfat.com

عثمان با حیا زحیائے عظیم شاں　　رمزے علیؓ جوان ز مجال محمدیؐ
اظہر حسن رضا رضائے محمدیؐ　　وے کشتہ دشمناں ز نہال محمدیؐ
واں غوث نامدار کہ گیلان ز اوشان　　حرفے جلی بیاں ز مقال محمدیؐ
یا رب عطا کنی تو بعاول گدائے خویش　　یک جام ار غواں ز لال محمدیؐ

☆..........☆

ہستم سگ جنابت یا سید المدینہ　　جانم فدائے خاکت یا سید المدینہ
مسکین و مستمندم مخزون و درد مندم　　سوزندہ چوں سپندم یا سیدالمدینہ
در مرض حرص جانم شدہ مبتلا چنانم　　چارہ از و ندارم یا سید المدینہ
بے حد گنہگارم جائے اماں ندارم　　شرمندہ شرمسارم یا سید المدینہ
بہر دوا دویدم در حضرتت رسیدم　　چارہ دگرندیدم یا سید المدینہ
ہستم سگ سگانت مشتاق آستانت　　مسکین و مدح خوانت یا سید المدینہ
خواہم ز تو ہدایت ہر دم کنم ثنایت　　سر افگنم بہ پایت یا سید المدینہ
عرض حسین مسکین بپذیر یا شہ دیں
کن کرم حال مابین یا سیدالمدینہ

☆..........☆

ز مہجوری برآمد جان عالم　　ترحم یا نبی اللہ ترحم!
ز محر و ماں چرا فارغ نشینی!　　نہ آخر رحمۃ للعالمینی

☆..........☆

دل و جانم فدائیت یا محمدؐ　　سر من خاکپائیت یا محمدؐ

☆..........☆

خلاف پیمبر کسے را گزید　　کہ ہر گز بمنزل نخواہد رسید

Marfat.com

پندار سعدی کہ را صفا توان رفت جز بر پے مصطفیٰ

☆......☆

چشم بند و گوش بند و لب بہ بند گر نہ بینی سر حق بر من بخند

☆......☆

پیشوائے ماست صدر المرسلین امتاں اوست بدر المومنین
ہست از پیغمبراں از خوب تر امت او از ہمہ محبوب تر

☆......☆

عرش است کمیں پایہ ز ایوان محمد جبریل امینؑ خادم و دربان محمدؐ
آں ذات خداوندؑ کہ مخفی و نہاں بود پیدا و نہاں گشتہ بچشماں محمدؐ

☆......☆

محمد باعث کل آفرین است محمد مہبط روح الامین است
محمد رونق فرش زمین است محمد جالس عرش بریں است

☆......☆

گر نہ بودے ذات پاکت را وجود
کن نہ گفتے خالق ارض و سماء

جو بلبل براں گلؐ فدائم کنم چو پروانہ جلوہ نمائم کنم
حیاتی مماتی ہمہ وقت ما عطا کن وصال مرا مصطفیٰ

☆......☆

ہمہ انبیاء در پناہ تواند مقیم در بار گاہ تواند
تو مہر منیری، ہمہ اختراند تو سلطان ملکی، ہمہ چاکراند

☆......☆

Marfat.com

نسیما جانب کوئش گزر کن بگو از نازنین شمشاد مارا
بہ تشریف قدوم خود زمانے مشرف کن خراب آباد مارا
کہ بے تشریف تو اسباب شادی نشاید خاطر ناشاد مارا

☆..........☆

اگر چشم بہر روئے است مائل بو دردئے دلم سوئے محمد
جہان در خیال لیلۃ القدر حسن در بند گیسوئے محمدؐ

☆..........☆

بندہ از بندگی فدا گردد وگرنہ نا تواند مصطفیٰ گردد

☆..........☆

پیش از شاہان غیور آمدہ! ہر چند کہ آخ بظور آمدہ
اے ختم رسل قرب تو معلوم شد دیر آمدہ رزاہ دور آمدہ!

☆..........☆

کعبہ دل قبلہ جان یا رسول اللہ توئی
سجدہ مسکیں حسن ہر لحظہ بادہ سوئے تو

نماز عشق ہر دم می گزارم بہ پیش قبلہ روئے محمد ﷺ

☆..........☆

اے شفیع رحمت اللعالمین چشم امید دو عالم سوئے تو
عالم ز سیر گلستان ارم!
پائے در زنجیر بہ در کوئے تو

☆..........☆

Marfat.com

اُردو

خدا کس کو کہتے تھے کیا جانتے تھے
تیرے منہ سے ذکر خدا ہے محمد ﷺ
جسے کہتے ہیں سب کلام الٰہی
وہ تیری زباں سے سنا ہے محمد ﷺ
تیرا وصل جنت، ترا ہجر دوزخ
تیری دید، دید خدا ہے محمد ﷺ

☆..........☆

خدا نے ہماری ہدایت کی خاطر — محمد کو بھیجا، بشیراً نذیراً
کہا اس کے دشمن کے حق میں خدا نے — فیدعو ثبورا و یصلی سعیرا
منافق، مخالف کے حق میں خدا نے — کہا ہے جہنم وساءت مصیراً
محمدؐ کی امت بخشی خدا نے! — وہ جنت صفت جس کی ملکا کبیرا
مکان موتیوں کے حسین حور و غلمان — ہوا ٹھیک شمسا ولا زمہریرا
محمدؐ کا معبود سبحان اکبر! — فصلوا علیہ کثیرا کثیرا
ہے جسم محمد سراجاً منیراً — کہ ہے شان میں جس کے ذکراً کثیراً

☆..........☆

محمدؐ پہ حق نے وہ قرآن اتارا — نہ اترے گا جو تا قیامت دوبارا
وہ مخفی جو تھا علم سینہ بہ سینا — محمد نے سب پر کیا آشکارا
محمدؐ کا رستہ نہ چھوڑو عزیزو — وہی راہنما ہے ہمارا تمہارا
محمدؐ کی مداح دنیا ہے ساری — محمد کا وصاف عالم ہے سارا
مطیع محمد مطیع خدا ہے — خدا کا ہے پیارا محمد کا پیارا

Marfat.com

محمدؐ کی ہے ذات دریائے رحمت وہ ڈوبا، کیا جس نے اس سے کنارا
محمدؐ ہے پشت و پناہ غریباں وہی ہے فقط عاجزوں کا سہارا
نہیں جو کہ سائل محمدؐ کے گھر کا وہ پھرتا رہا در بدر مارا مارا
محمدؐ نے کی اس کی مشکل کشائی محبت سے جس نے اسے جا پکارا
تیری حاجتیں سب بر آئیں گی سرور رسول خدا جب کریں گے اشارہ

☆..........☆

اے خاصہ خاصان رسل وقت دعا ہے
امت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے
جو دین بڑی شان سے نکلا تھا عرب سے
پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے

☆..........☆

پنجابی

حضرت محمد مصطفیٰؐ سردار جملہ انبیاء
بھیجے خدا نے برملا اے یار تو غافل نہ ہو
صلوات ان کی ذات پر اوس ذات با برکات پر
اوس صاحب آیات پر اے یار تو غافل نہ ہو
معراج مان اوس شاہ کا کیا نور ہے اوس ماہ کا
اخلاق واہ صل علیٰ اے یار تو غافل نہ ہو

عربی دعائیں نعت اور مناجات

هو الحبيب الذى ترجى شفاعة لكل هول من الا هوال مقتحم
يا اكرم الخلق مالى من الوذبه سواك عند حلول الحادث العمم

Marfat.com

ان ات ذنبا فما عهدے بمنتقض　　من النبی ولا حبلی بمنصرم

(قصیدہ بردہ شریف)

یا رسول اللہ انظر حالنا　　یا حبیب اللہ اسمع قالنا

اننی فی بحر غم مغرق　　خذیدی سہل لنا اثقالنا

کل ولی لہ قدم و انی　　علی قدم النبی بدر الکمال

شیاء اللہ یا حضرت سلطان شیخ سید عبدالقادر جیلانی صاحب المدد

شیاء اللہ چو گدائے مستمند　　المدد یا شاہ نقشبند

شیاء اللہ یا خواجہ اجمیری

اس کے بعد بارگاہ ایزدی میں نہایت عجز و انکساری و نیاز سے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیتے اور عرض کرتے۔ یا ارحم الرحمین- یا ارحم الراحمین - یا ارحم الراحمین - اَللّٰھُمَّ صلی علی سید نا محمد سابق نورہ و آخر ظہورہ و رحمۃ للعالمین وجودہ والہ و اصحابہ وبارک وسلم۔

☆.............☆

رسول اللہ مبعوث الی الکل　　الی جن و انس ما سواہ

بکل نبی فی الانام فضیلۃ　　و جملتہا مجموعۃ لمحمدٌ

☆.............☆

اما تری کیف یبتلنا الجدیدان　　و نحن نلعب فی سر و اعلان

تو دیکھے کس طرح گزرے ہے دن رات　　ہمیں بس کھیلتے سب پر عیاں ہے

لاترکنن الی الدنیا و نعمتہا　　فان اوطانہا لیست باوطان

نہ جھک دنیا کی جھوٹی نعمتوں پر　　یہ دنیا بے وفا کس کا مکاں ہے

واعمل لنفسک من قبل الممات　　نغرک کثرۃ اصحاب و اخوان

Marfat.com

☆..........☆

وفی کل شیء لہ شاھد یدل علی انہ واحد

☆..........☆

کبھی کبھی درود تنجینا بھی پڑھتے اور یہ دعا بھی۔

اللھم یا رب بجاہ نبیك المصطفی و رسولك المرتضی طھر قلوبنا من کل وصف یباعدنا عن مشاھدتك و محبتك و ستنا علی السنة والجماعة والشوق الی لقائك یا ذاالجلال والاکرام وسلم تسلیما والحمدللہ رب العالمین

دعا کے اختتام پر مندرجہ ذیل درود شریف اور دعائیہ جملے پڑھتے:

اللھم صلی علی سیدنا محمد و علیٰ ال سیدنا محمد عبدك و رسُولك و نبیك و حبیبك و صلی علیٰ جمیع المؤمنین والمومنات اَللّٰھم اصلح اللھم انصر اللھم احفظ امة سیدنا و حبیبنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم و افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد واللہ خیر حافظ وھو ارحم الراحمین o

کتابیات:

1- ذکرمحبوب رفیق عام پریس لاہور

2- حیات جاوید

3- چشمہ فیض شیر ربانی ادارہ علم وادب والٹن لاہور۔

4- حدیث دلبراں مونگا برادراں شرق پور شریف (شیخوپورہ)

Marfat.com

عاشقانِ اعلیٰ حضرتؒ

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے ملنے والے آپ سے خوب محبت رکھتے تھے۔ آپ کا ہر ملنے والا آپ پر دل و جان سے فدا تھا لیکن کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو اس شمع ولایت کے گرد پروانہ وار پھرتے۔ ان کو واپس جانے کی تلقین ہو رہی ہے حکم کی بجا آوری میں وہ اس وقت تو روانہ ہو جاتے لیکن جلد ہی دوبارہ اپنی پیاس بجھانے کے لئے آ حاضر ہوتے۔ ان کی سرزنش کی جا رہی ہے اور اظہار ناراضی کیا جا رہا ہے لیکن وہ ہر بات کو برداشت کر لیتے لیکن اعلیٰ حضرت میاں صاحب شرقپوری سے جدائی برداشت نہ کر پاتے۔ صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیربلوی رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اس کیفیت کو یوں بیان کرتے ہیں کہ آپ اپنے مجذوب کو سخت عتاب فرماتے، اور دربار سے نکال دیتے اور فرماتے کہ تم کیوں آئے ہو؟ تمہارے آنے کی کیا ضرورت تھی؟ گھر بیٹھے رہا کرو مجھے ایسا آدمی پسند نہیں جو بے فائدہ پھرتا رہے مجھے ایسوں سے الفت نہیں۔ یہ الفاظ اور آپ کا یہ طرز آتش محبت پر تیل کا کام دیتا اور جذبہ الفت و محبت کی آگ طالب کی چوٹی سے جا نکلتی اور فنا کی آخری سرحد پر طالب بلا مجاہدہ یکدم جا پہنچتا اور پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ کے عکس نور سے منور ہو بیٹھتا اور نمونہ من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی ہوتا۔؎

یوں تو اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے ہزاروں عاشقان اور فدایان ہو گزرے ہیں سب کا احاطہ کرنا مشکل ہے۔ چند عاشقان

Marfat.com

اور فدلیان کا بطور نمونہ ذکر کیا جاتا ہے۔

میاں احمد دین رحمۃ اللہ علیہ بھکر کے رہنے والے تھے اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق پیدا ہونے کے ڈیڑھ سال کے عرصہ میں ہی آپ کے عاشقوں میں شمار ہونے لگے۔ صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیربلوی رحمۃ اللہ علیہ میاں احمد دین رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرماتے ہیں۔

میاں احمد دین سکنہ بھکر ضلع شاہ پور میرے قریب کے رہنے والے اور مجھ سے تقریباً اڑھائی سال پہلے حضرت قبلہ روحی فداہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور ڈیڑھ سال کے عرصہ میں اس درجہ کو پہنچ گئے تھے کہ ایک بار جب وہ اپنے پیرومرشد رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے جارہے تھے اور مجھے اس وقت تعلق کہیں پیدا نہ تھا۔ گاڑی میں سوار ہوا تو گاڑی میں موجود تھے۔ عجب کیفیت سے لبریز بیٹھے تھے۔ مجھ سے مصافحہ کیا اور اپنی حالت میں پھر بیٹھ گئے۔ میں بار بار ان کا چہرہ دیکھتا تھا اور حیران ہوتا تھا کہ الٰہی یہ کیا دولت ہے جو انہیں نصیب ہے اور جس سے یہ کیفیت مستانہ میں بیتاب غرق ہیں۔ میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے کہ کاش کہیں میرا بھی ایسا تعلق ہوتا تو میں بھی اس لذت سے شناسا ہوتا۔

جس کسی نے ان کا چہرہ دیکھا۔ وہی ان کی اس حلاوت کا مقر ہے اور ان کے اس جمال کا معترف۔ لیکن دربار حضرت قبلہ روحی فداہ میں یہ حالت ہے کہ آتے ہی دھتکارے جاتے ہیں مگر پروانہ محبت کا یہ حال ہے کہ سینکڑوں میل واپس آکر دوسرے دن بلازادراہ پھر پاپیادہ شرقپور کا راستہ لے لیتا ہے۔

دوسری بار جب حضور قبلہ روحی فداہ مجھے اپنے ہمراہ مکان شریف لے گئے تو میاں احمد دین وہاں موجود تھے اور حضرت نے انہیں ارشاد فرمایا تھا کہ روضہ شریف میں رہو اور عرس کے بعد حضور نے اپنی جیب خاص سے پانچ روپیہ کرایہ دے کر براستہ

Marfat.com

نارووال رخصت فرمایا لیکن جب ہم شرقپور شریف واپس گئے اور چند دن گزر گئے تو وہ مرد خدا بھی گھر سے پا پیادہ پھر پہنچ گیا۔ خادموں نے اسے کہا کہ حضرت میاں صاحبؒ کے سامنے نہ ہونا آپ ناراض ہوں گے۔ محروم بیچارہ بلا شرف زیارت شرقپور شریف کی دیواروں سے بغلگیر ہوتا ہوا واپس چلا آیا۔

ایک بار جمعہ کو حاضر ہوئے اور کھانے بیٹھے ہی تھے کہ حضور بالا خانے سے تشریف لے آئے ان کو دیکھ کر خادم سے فرمایا اسے نکال دو۔ میاں احمد دین حضرت میاں صاحب کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھتے جاتے تھے اور زبانی عرض کرتے جاتے کہ کتے کو کہاں تک دھتکارو گے ابھی پھر واپس آ جائے گا۔ حضور کی محبت بھی بیتاب ہو گئی اور اپنے دست مبارک سے پکڑ کر پھر دستر خوان پر بٹھا دیا۔

ایک ایک ماہ میں کئی بار گھر پہنچ کر پھر حاضر ہو جاتے۔ گھر میں زاد راہ (کرایہ) نہ ہوتا تو پا پیادہ ہی چل دیتے۔ وقت ناوقت جب کبھی خیال آ جاتا تو چل دیتے۔ راستہ میں دریا پڑتا تھا۔ کشتی کا موقع نہ ہوتا تو چھلانگ مار کر دریا میں کود پڑتے۔ غرض کوئی رکاوٹ یا مانع اس مرد عاشق کے سامنے حائل نہ تھا۔

ایک بار حاضر ہوئے تو حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے تھے ''کہ مرید صادق وہ ہے جو اپنی جان و مال پیر پر نثار کر دے۔'' گھر آئے تمام زیور، تمام برتن (ظرف) تمام پارچہ جات لے کر الگ الگ گٹھڑیاں باندھ کر احباب سے کہا کہ آج حضور کی خدمت میں جانے کا ارادہ ہے۔ چونکہ یاران طریقت ان پر فدا تھے۔ اور ان کے ہمراہ پیر و مرشد علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہونا سعادت عظمیٰ جانتے تھے اس لئے سب احباب ہمراہی کے لئے تیار ہو گئے۔ گھر بلایا اور ان کو ایک ایک گٹھڑی حوالہ کی لیکن ان کو کچھ نہ بتلایا۔ سب ٹٹولتے جاتے تھے لیکن کسی کو مجال دریافت نہ ہوئی۔ حاضر ہوئے تو خادم کے سب حوالے کر دیا آپ نے دریافت فرمایا کہ کیوں یہ تمام اشیاء لائے تو میاں

Marfat.com

احمد دین نے عرض کی کہ حضور جان تو پہلے حاضر تھی مرید صادق بننے کے لئے یہ کمی تھی سو حاضر ہے۔ آپ نے (حضرت قبلہ روحی فداہ) فرمایا۔ ''او ہو تم نے سمجھا نہیں۔ کوئی اپنے بیٹے سے بھی مال لیتا ہے۔ جاؤ زیورا پنے گھر میں دینا کہ وہ ہماری بہو ہے اور برتن اور پارچہ جات والدہ کو کہ وہ ہماری ہمشیرہ ہے اس کے حوالے کر دینا۔ ایسی اشیاء کی یہاں کچھ ضرورت نہیں۔'' سبحان اللہ۔ مرشد ہو تو ایسا غنی اور مرید ہو تو ایسا با اخلاص۔

این سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم اور یہی تعبیر ہے لن تنالو البر حتى تنفقوا ہر چہ داری خرچ کن در راہ او، کی اس پروانہ محبت کو ایک طرف تو درد محبت اور آتش عشق کھائے جاتی تھی اور دوسری طرف مجاہدہ و ریاضت اسے گھائل کرتا جاتا یہاں تک کہ بتیس، تینتیس برس کی عمر میں وہ ساٹھ سالہ معلوم ہوتے تھے اور حرارت قلبی نے دق کا لباس لے لیا اور چارپائی پر جا مصلی بچھایا۔ اگرچہ باطنی حرارت ظاہر میں نمودار ہو گئی تھی لیکن تنور عشق دم بدم تیز ہوتا جاتا۔ دو بار چارپائی پر ہی منزل عشق طے کر کے ایک بار مکان شریف حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دوسری بار شرقپور شریف گئے زیارت کے بعد چھٹے یا ساتویں روز وہ پروانہ محبت ہمیشہ کے لئے آتش عشق میں جل گیا۔

وقت نزاع کسی نے پوچھا کہ اس وقت کچھ طلب ہے۔ ہاتھ اٹھا کر کہا اللہ۔ کیا یہ وہی عکس نہیں اللّٰھم بالرفیق الاعلیٰ

گاڑی میں جو بے ہوش ہو گئے تو والدہ نے ہوش آنے پر کہا۔ بچہ ہمارا واپس ہونا بہتر ہے۔ تو کہا کیوں شرقپور شریف مرنا کچھ برا ہے؟ میں تو کبھی واپس نہیں ہوتا۔ جو کچھ ہو گا دیکھ لیا جائے گا۔ آ گے ہی جائیں گے۔

اب اس مرد خدا کو دوسرے پہلو پر دیکھو کہ حاضری سے پیشتر چور، پکا بے دین،

Marfat.com

دنیا کے تمام فسادات کی جڑ۔ لیکن طبیعت نے اتنا پلٹا کھایا کہ جس جس کا مال اپنی عمر میں چرایا تھا اس کے پاس گئے اپنے قصور کا اعتراف کیا بخشش کے طالب ہوئے اور قیمت مال پیش کیا۔ اکثر ان کی حالت کو بدلے ہوئے دیکھ کر احباب کہتے کہ ہم نے تمہیں پہلے ہی بخش دیا ہے لیکن وہ کہتے مفت تو کوئی نہیں بخشتا۔ قیمت لے لیں اور میرا گناہ بخش دیں لیکن وہ بااصرار واپس کرتے مگر مرحوم کہتے کہ نصف تو لے لو ورنہ دل سے تو بخشتے نہیں۔ چنانچہ مجبوراً انہیں یہ قیمت واپس دیتے۔

ان کے گاؤں کا حال نہایت ابتر تھا اور علاقہ کے تمام گاؤں اور شہروں سے بدتر۔ کئی عالم بھی وہاں تھے اور بہت سے واعظ باکمال بھی ہو گزرے لیکن کسی کا اثر گاؤں والوں پر نہ ہوا تاآنکہ میاں احمد دین نے اپنا منور چہرہ خلقت کے سامنے پیش کیا اور شریعت حقہ کے لئے سینہ سپر ہو گئے۔ بڑے بڑے اکابر جن کے بارے میں کلام مجید میں ارشاد ہوتا ہے فی کل قریۃ اکابر مجرمیھا لیمکروا فیھا ہر ایک گاؤں میں بڑے بڑے وہاں کے لچے اور غنڈے ہوتے ہیں کہ وہ اپنے گاؤں میں چالیں چلتے ہیں۔ ان کی حقانیت پر سر تسلیم خم کرنے لگے۔ فاتحہ خوانی میت پر حقہ نوشی کا رواج تھا لیکن جب وہ مجلس کے سامنے ہوتے تو حقہ الگ کر دیا جاتا۔ بلکہ بہت سے موقعوں اور تقریبوں پر حقہ الگ کر دیا گیا۔ ان کے گاؤں میں شیعہ مذہب نے قدم جمانے شروع کئے تو اسی مجاہد نے ان کا مقابلہ کیا یہاں تک کہ اکے دُکے کے سوا کوئی بھی تشیع خیال کا نہ رہا۔ شادی پر ڈھول باجے کی رسم تھی اور لڑکیوں کو غیر محرم ڈولی میں اٹھا کر لے جاتے۔ لیکن میاں احمد دین اس گھر میں نہ جاتے جہاں یہ رسومات قبیحہ ہوتیں۔ خواہ کتنے ہی قریبی تعلق رشتہ داری ہوتا اور سب سے بڑھ کر ایک ایسی جماعت مرتب ہو گئی کہ۔ ان ربک یعلم انک تقوم ادنی من ثلثی اللیل و نصفہ و ثلثہ و طائفۃ من الذین امنوا معک تیرا رب (اے نبی کریم ﷺ) جانتا ہے کہ تقریباً دو حصے رات کے یا نصف یا ایک تہائی کھڑا

Marfat.com

رہتے ہو اور ایمانداروں کا ایک گروہ بھی تمہارے ساتھ ہوتا ہے۔ اس جماعت کا ہر ایک فرد اپنے پیشوا کے رنگ میں نظر آتا۔ وہی حضرت قبلہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شکست و برخاست، وہی طرز و گفتگو، وہی لباس۔ دیکھنے والا خیال کرتا کہ یہ صوفی لوگ لاہور یا اس کے مضافات کے رہنے والے ہیں۔ ہر ایک قوم (کہتر و مہتر) سے جماعت بھرپور تھی لیکن غیریت اور ذات و پات کا خیال اٹھ گیا تھا اور اصحاب صفہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی طرح ایک ویران مسجد میں شب و روز بعد فراغت کاروبار دینوی موجود رہتے جس کے صدر نشین وہی ہمارے میاں احمد دین ہوتے اور شب و روز اپنے خیال الفت میں مستغرق رہتے۔

عوام الناس کو تو زجراً زبان سے امورات قبیحہ یا خلافت سنت سے منع فرماتے۔ لیکن خواص اور لکھے پڑھے بزرگوں کے سامنے حسب استعداد کچھ کتابوں کا مطالعہ کر کے ان کے سامنے لے جاتے اور کہتے کہ یہاں سے مجھے سنائیں۔ اس کا کیا مطلب ہے پڑھنے والا ان کا مطلب تاڑ جاتا اور اپنی غلطی پر متنبہ ہو جاتا۔ ایک بار ایک علماء گھرانے کی شادی پر ڈھول بجایا گیا گو اس وقت بیمار تھے لیکن اپنے کوٹھے پر چڑھ کر علی الاعلان ان کے اس فعل کا استحقار کیا۔

وفات سے چند روز پیشتر جب قدرے آرام ہوا تو غسل کر کے جامع مسجد میں جمعہ کے لئے گئے جمعہ کا خطبہ ہو رہا تھا لوگوں نے جو نظر کی تو سب کو یہ معلوم ہوا کہ حضرت میاں صاحب بذات خود تشریف لے آئے سبحان اللہ اسے ہی فنافی الشیخ کہتے ہیں۔

آخری زیارت کے لئے جب چہار پائی پر حضور اقدس رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی والدہ کو فرمایا کہ اب ان کو جلدی گھر ہی لے چلو۔ تنور گرم ہے۔ اب پانی بھی چھڑکا تو آتش تنور اور بھڑکے گی اور حرارت بڑھے گی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے۔ طوالت ضرور ہوگئی لذیذ

Marfat.com

بود حکایت دراز تر گفتیم ۔۲

اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عاشقوں میں ایک نور محمد بٹالوی بھی تھے۔نور محمد ضلع گورداسپور کے شہر بٹالہ میں حاجی اللہ دتہ ملک کے گھر پیدا ہوئے۔ جب بڑے ہوئے تو ان کو مدرسہ میں داخل کروایا گیا چند ہی دن مدرسہ گئے ہوں گے کہ دیگر بچوں سے لڑائی ہونے کی وجہ سے مدرسہ جانا بند کر دیا۔مسجد میں بھیجا گیا تو وہاں بھی دل نہ لگا تاہم کچھ دال دلیا ہو گیا۔سارا دن آوارہ بچوں کے ساتھ بٹالہ کی سڑکیں ناپتے رہتے۔جب جوان ہوئے تو نور محمد سے ''نورا'' بن چکے تھے۔نورا بھی ایسا کہ جو دیکھتا، لرزنا شروع کر دیتا۔لالے دور سے ہاتھ باندھ لیتے اور مہاراج جو حکم سے ان کا استقبال کرتے۔کبھی تانگوں کے اڈہ کا ٹھیکہ لے لیا دل بھر گیا تو پنجروں کی دوکان بنا لی اس کو چھوڑا تو پتنگوں اور ڈور کی دکان کرنا شروع کی غرضیکہ کسی کام میں دل نہ لگتا تھا اور اگر دل لگتا تھا تو لڑائی اور مار کٹائی میں لگتا تھا۔اخراجات کی فکر نہ تھی لالے کی جس دوکان پر گئے خوشامد بھی کروائی اور روپیہ بھی وصول کیا جب تک رقم رہتی کسی سے کوئی تعرض نہ تھا آپ کے والد حاجی اللہ دتہ صاحب نے سوجتن کئے لیکن نورا نور محمد نہ بن سکا لوگ کہتے حاجی صاحب اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیں یہ نہ سدھر سکے گا دنیا کچھ سوچتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں سے کچھ اور ہی ظہور پذیر ہونے والا ہوتا ہے۔

ایک دن نورا اپنی دوکان پر بیٹھا ہوا تھا کہ اس کے محلّہ کے ایک صوفی صاحب آ کر اس کے پاس بیٹھ گئے وہ اکثر اس کی دوکان پر آیا کرتے تھے اور دیر تک بیٹھے رہتے لیکن اس دن وہ جلد ہی اٹھنے لگے تو نورے نے پوچھا صوفی جی کیا بات ہے آج کس جلدی میں ہیں انہوں نے کہا کہ آج مکان شریف میں عرس ہے اور میرے پیر و مرشد اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری (رحمۃ اللہ علیہ) آنے والے ہیں ان کی زیارت کے لئے جا رہا ہوں اگر دل ہو تو تم بھی چلو شاید ان کی توجہ سے تمہارا کام ہو جائے اور تم

Marfat.com

بھی سدھر جاؤ گے نورے نے ان کو بڑی غصے کی نظر سے دیکھا لیکن منہ سے کچھ نہ کہا جب وہ تیاری کے لئے گھر کو چلے گئے تو نورے نے سوچا جانے میں کیا حرج ہے عرس بھی دیکھیں گے اور تفریح بھی ہو جائے گی جلدی سے دکان بند کی اور صوفی صاحب کے مکان پر جا کر آواز دی کہ مجھے بھی لیتے جانا میں نہا کر اور کپڑے بدل کر آ رہا ہوں چنانچہ دونوں مکان شریف کے لئے روانہ ہوئے جب مکان شریف میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ اعلیٰ حضرت میاں صاحب شرقپوری (رحمۃ اللہ علیہ) گلی میں تشریف لا رہے ہیں۔ صوفی صاحب تو مؤدب ہو کر کھڑے ہو گئے لیکن نورا آپ کو گھور گھور کر تکے جا رہا تھا اعلیٰ حضرت میاں صاحب شرقپوری (رحمۃ اللہ علیہ) جب قریب آئے تو آپ نے اپنی شہادت کی انگلی نورے کے دل پر ماری اور فرمایا کہ ہمیں ایسے بندے ہرگز پسند نہیں۔ انگلی کا لگنا تھا کہ نورا نور محمد تو کیا سائیں نور محمد اور پھر سائیں غلام رسول بلیاں والی سرکار بن گیا۔ بھاٹی دروازہ کے باہر مسجد میں آپ کا مزار ہے اور سائیں غلام رسول بلیاں والی سرکار کے نام سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔ عشق اعلیٰ حضرت میاں صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ تمام منزلیں بخیر و خوبی طے کروا دیں۔ (یہ حالات میں نے اپنے والد گرامی حکیم قاضی ظہور ربی صاحبؒ سے سن رکھے تھے)

حضرت صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیربلوی رحمۃ اللہ علیہ آپ کی داستان عشق بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ دوسرا نوجوان نور محمد بٹالوی حضور کی خدمت کے وقت دیکھا ایک ہی ہفتہ میں معلوم نہیں کہ چار پانچ بار آیا لیکن پہلے دن کے سوا زیارت نصیب نہ ہوئی بلکہ ایک دو بار مجھے یاد پڑتا ہے کہ کھانا تک بھی نہ کھلایا گیا اور نکال دیا گیا خادم ہی فرما دیتے کہ حضور تمہارے رہنے سے سخت ناراض ہیں اپنے کام میں جا کر مشغول ہو جاؤ۔

جمعرات کو حاجی صاحب (سلمہ ربہ) نے اس کو رخصت کیا اور جمعہ کی اذان

Marfat.com

کے وقت لاہور سے ہی پھر واپس آ گیا یہاں تک کہ حضور تشریف مسجد میں لے آئے تو بیچارہ گھبرایا ہوا بھاگتا ایک کونہ میں جا پناہ گزیں ہوا کہ حضور کی نظر نہ پڑے لیکن جب آپ نماز میں مشغول ہو گئے تو نہایت دردانہ نگاہ سے حضور کے چہرہ مبارک کو دیکھتا تھا لوگ نماز جمعہ میں مشغول تھے اور یہ نماز عشق ادا کر رہا تھا کیا خوب کسی نے کہا ہے۔

تجھ کو بٹھا کے سامنے یاد خدا کروں

بعد نماز جمعہ چلا گیا۔ ہفتہ کو پھر اٹاری سے واپس آ گیا اور لطف یہ کہ پریشانی نام تک نہیں خادم کچھ بھی کہیں کسی سے شکایت نہیں اپنے حال میں مست ہے۔

ایک دن صبح کو حاجی صاحب نے فرمایا کہ تم چلے جاؤ کہا بہتر بعد میں کیا دیکھتا ہوں نہایت اطمینان سے غسل کیا اور پھر درود شریف میں مشغول ہو گیا ازاں بعد تلاوت قرآن میں بیٹھ گیا اتنے میں دس گیارہ بجے کا وقت ہو گیا اور گرمیوں کے دن تھے جون تھا یا جولائی، میں نے کہا تمہیں رخصت تو ہو گئی تھی ابھی یہی ہو۔ بے چارہ کہنے لگا کہ اب تیار ہوں کھانا اٹاری جا کر کھاؤں گا میں نے کہا کچھ یہیں پڑھ لوں مجھے چونکہ ایسے پروانہ ہائے عشق سے نہایت محبت ہے اس لئے ان کے حال و قال سے مجھے بڑا لطف آتا ہے اور جب کبھی کوئی مل جائے تو میں غنیمت جانتا ہوں اور اس کے احوال پر رشک کھاتا ہوں۔ نور محمد سے میں نے تعلق اور بیعت کی وجہ پوچھی تو کہا کہ حضور مکان شریف تشریف لے گئے اور عرس پر میں بھی حاضر ہوا کہ کسی بزرگ کی زیارت کر آؤں جب میں نے حضرت قبلہ میاں صاحب روحی فداہ کو دیکھا آپ کی صورت میرے دل میں بیٹھ گئی میں دور سے آپ کی طرف دیکھتا پھرتا تھا اچانک حضرت میاں صاحب بمعہ ایک خادم میرے پاس سے گزرے اور دبی زبان سے فرما گئے کہ ہمیں ایسے آدمی پسند نہیں اس کے بعد میں نے اپنا کاروبار چھوڑ دیا اور اسی حال میں پھرتا ہوں یہاں رہنے نہیں دیتے اور گھر رہ نہیں سکتا جب رخصت ہوتا ہوں تو کبھی لائل پور کبھی لاہور گا ہے اس جگہ گا ہے اس

Marfat.com

گاؤں سے پھر بے تاب ہو کر آ نکلتا ہوں۔

اور سب سے بڑھ کر تعجب یہ کہ میاں صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) یا آپ کے خادموں کی عدم التفات پر کوئی شکایت نہیں بلکہ اپنے حال میں مست بیتابی اسے کہتے ہیں۔[۳]

والد محترم حکیم قاضی ظہور ربیؒ صاحب فرماتے تھے کہ اعلیٰ حضرت میاں صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے وصال شریف کے بعد سائیں نور محمد صاحب کی عجیب کیفیت ہوگئی تھی دیہاتوں اور شہروں کی بجائے جنگلوں اور ویرانوں میں نکل جاتے دیوانوں کی سی حالت نہ بات میں ٹھہراؤ نہ طبیعت میں سکون جب بھی میرے پاس آتے اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر کے سوا کوئی بات نہ کرتے ایک دفعہ جب تشریف لائے تو طبیعت میں سکون تھا دیوانگی غائب تھی میں نے پوچھا یہ نعمت کہاں سے نصیب ہوئی فرمایا کرموں والا شریف گیا تھا حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کرم فرمایا ہے۔ سائیں نور محمد اکثر ہمارے ہاں آیا کرتے تھے ان کا پُر جلال چہرہ آج بھی میری نظروں کے سامنے ہے۔ ایک دفعہ ہمارے ہاں آئے ہوئے تھے مجھے فرمایا کہ میں جا رہا ہوں تھوڑی دور میرے ساتھ چلو پھر واپس آ جانا۔ میرے اندازے سے سفر زیادہ ہوا تو طبیعت میں ناگواری پیدا ہوئی میں نے دل میں کہا کیا مصیبت پڑ گئی ہے سائیں صاحب فوراً رکے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھائے اور فرمایا تم بھی کہتے ہو گے کہ کیا مصیبت پڑ گئی ہے بڑی شرمندگی ہوئی ان سے اجازت لے کر واپس ہوا۔

حضرت نور الحسن شاہ صاحبؒ کیلیانوالہ شریف والے خود فرماتے ہیں کہ آپ نے گریبان سے پکڑ لیا اور دریافت فرمایا تمہارا کیا نام ہے میں نے عرض کیا نور الحسن۔ آپ نے فرمایا تجھے نور الحسن بنا دیں میں خاموش ہو گیا آپ نے فرمایا افسوس کہ تو نے میری بات کو ہنسی سمجھا۔ خیر جب ہم واپس اپنے گاؤں میں آئے تو بھائی صاحب نے

Marfat.com

والدہ صاحبہ سے ذکر کیا تو والدہ بہت ناراض ہوئیں اور فرمایا کہ پیر کا ہونا ضروری ہے۔ ہمارے خاندان میں سب کا طریقہ ایسا ہی چلا آیا ہے تو نے سخت غلطی کی ہے جس کے جواب میں عرض کی گئی کہ فی الحال میرے پیر آپ ہی ہیں جس کے جواب میں انہوں نے صاف صاف فرما دیا کہ آج سے میں تمہارا پیر نہیں ہوں۔ خیر قصہ مختصر۔ چھ ماہ تک کوئی خیال نہ آیا مگر ان مہینوں میں کئی مشکلات اور کار دنیاوی الٹ پلٹ کا سامنا ہوا ویسے طبیعت اداس اور پریشان سی رہتی تھی آخر آپ کی غلامی میں داخل ہو گیا۔ صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی طرف سے فرماتے ہیں آپ آٹھ سال برابر حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے۔[۴]

ان آٹھ سالوں میں اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایسا جذبہ پیدا کر دیا تھا کہ شاہ صاحبؒ کو اعلیٰ حضرت میاں صاحبؒ کے بغیر ایک پل بھی گزارنا مشکل ہو جاتا۔ رخصت کی اجازت مل بھی جاتی تو بادل نخواستہ روانہ ہو جاتے اور پھر جلد ہی دوبارہ آ حاضری دیتے۔ صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیربلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ایک بار سید نور الحسن صاحبؒ جو آپ کے خلیفہ تھے بموجب ارشاد عالی گھر میں نہ جاتے تھے اور شرف سعادت کو آپ کے مقدم جانتے تھے۔ جناب حاجی صاحب اور دیگر احباب نے باصرار شاہ صاحب سے کہا کہ آپ (یعنی قبلہ میاں صاحب) آپ کے قیام سے سخت ناراض ہیں آپ ضرور چلے جائیں تو شاہ صاحب نے کہا کہ میں تو چلا جاؤں گا لیکن میرے جانے کے بعد آپ لوگوں پر بھی حضرت ناراض ہوں گے آپ کو کیا معلوم کہ وہ کس زبان اور کس دل سے فرما رہے ہیں میرے تعلقات میں آپ لوگ نہ آیا کریں۔ بخدا یہ بات شاہ صاحب کی مجھے بڑی پسند آئی کہ رازہائے الفت کے سینوں میں کسی دوسرے کی گنجائش کہاں معشوق نازک کو عاشق ہی کچھ جانتے ہیں دوسرے بے خبروں کو اس سے کیا خبر۔[۵]

Marfat.com

حاجی عبدالرحمٰن صاحب حسب ارشاد شرقپور شریف میں حاضر خدمت میں ہوئے اور آپ کی غلامی میں آنے کی سعادت حاصل کی۔ صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ نے حاجی صاحب کو قبول فرمایا ذکر قلبی اور درود شریف کی اجازت فرمائی۔ حاجی عبدالرحمٰن صاحب کو جذب طاری ہوگیا پھر تو حاجی عبدالرحمٰن صاحب، میاں کریم بخش کلال کو ہمراہ لے کر بہت جلدی جلدی تشریف لے جانے لگے۔ ےؔ

صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیر بلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں خود حاجی عبدالرحمٰن صاحب خلیفہ جناب حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ متواتر چھ سال سرزمین یثرب (مدینہ منورہ) آوارۂ دشت محبت رہے اب بھی ان کے سینہ سے بوائے کباب آتی ہے گو وہ خاموش نظر آتے ہیں لیکن اندر ہی اندر محبت و درد کی ہنڈیاں جوش کھا رہی ہے اپنے درد سے نڈھال نظر آتے ہیں اور اس درد محبت نے ان کو حضور قبلہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں درجہ صدیقیت دلایا۔ ۸ؔ

اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عاشقوں میں کیسے کیسے لوگ موجود تھے کئی سالوں تک حاضری دیتے رہے خادموں تک کو ان کی پہچان نہیں تھی بہت کم بات کرنے کی اجازت ملتی پھر بھی عشق پیر سے سرشار ہیں۔ صوفی رحمت علیؒ گھنگ شریف والے بھی انہی لوگوں میں سے تھے۔ صاحبزادہ محمد عمر صاحب بیر بلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں رخصت لے کر جب باہر نکلا تو آپ کے ایک خادم رحمت علی بھی ساتھ ہوئے وہ بھی گھر سے حضرت کی بیماری سن کر آئے تھے اور جمعہ پڑھ کر جانے کا ارادہ تھا میں نے ان سے کہا جمعہ اب کہاں آپ تو بیمار ہیں پھر یہاں جمعہ کی نماز تک رہنے کا کیا فائدہ؟ اس نوجوان نے کہا آخر کہیں جمعہ ادا تو کرنا ہے اس پر جمعہ ادا کرنے کے لئے میرے ہمراہ ہو گئے اور چار پانچ روز ہم دونوں اکٹھے رہے لیکن حیران ہوں جب دیکھو اپنے خیال میں

Marfat.com

غرق دو پہر ڈھلنے پر اٹھ کر باوضو قبلہ رخ جنگل میں بیٹھ جاتا اور برابر شام تک اپنی حالت میں مست نظر آتا اور پھر آدھی رات کو جاگ اٹھتا۔ عادات، اخلاق ایسے پاکیزہ کہ سبحان اللہ کیا کہوں۔ ۹

صاحبزادہ صاحب رحمۃ اللہ مزید فرماتے ہیں میں نے رحمت علی سے دریافت کیا کہ حضرت قبلہ مدظلہ بھی تم کو جانتے ہیں؟ کہنے لگا ہاں! کبھی رحمت علی فرماتے ہیں کبھی رحمت اللہ۔ میں نے پھر کہا کہ کتنی مدت سے آتے ہو کہا دس بارہ سال سے۔ میں نے کہا پھر تمہیں خادم نہیں جانتے؟ کہنے لگا نہیں۔ جب کبھی حاضر ہوتا ہوں تو بہت کم حضور کی خدمت میں حاضری کا موقع دیا جاتا ہے۔ ایک طرف آپ نے کچھ فرمایا۔ دوسری طرف باہر جانے کا حکم ہوگیا۔ ۱۰

آپ کے عشاق کا یہ کمال ہے کہ اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عدم التفات، بے رخی، خادمین کی زیادتی غرضیکہ بار بار نکالے جانے پر بھی کوئی گلہ شکوہ نہیں ہے۔ انہیں صرف اپنے عشق اور محبت سے کام ہے ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے اس سے ان کو کوئی غرض نہ تھی اصل معاملہ یہ تھا کہ اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے رویہ سے انہیں فیضان حاصل ہوتا تھا اور ہجر کی تکلیف سے ان کے درجات بلند ہوتے تھے۔ ان میں حوصلہ پیدا ہوتا اور ان کی آتش شوق مزید بڑھتی۔

یوں تو اعلیٰ حضرت میاں صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا ہر ملنے والا آپ کا دل و جان سے عاشق تھا۔ اور اس کے لئے ایک الگ کتاب کی ضرورت ہے کسی باب یا مضمون میں ان کا احاطہ کرنا مشکل ہے۔ اعلیٰ حضرت میاں صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے ہر دل میں ایک تڑپ پیدا کر دی تھی اور اپنے ملنے والوں کو سنت نبوی ﷺ کی پیروی میں اس حد تک عمل پیرا کر دیا تھا کہ ان کا ہر فعل سنت نبوی کے مطابق ہوتا۔ آپؒ کے ملنے والوں کی ایک الگ شان تھی وہ ہزاروں میں سے پہچان لئے جاتے تھے ہر ایک

Marfat.com

کی بساط کے مطابق تلقین کی جاتی اور پھر ہر ملنے والا عمر بھر اس پر قائم رہا۔ والد محترم حکیم قاضی ظہور ربی صاحبؒ کا وصال بانوے سال کی عمر میں ہوا۔ آخری تین سال بعارضہ فالج بیمار رہے چلنے پھرنے سے معذور چارپائی پر ٹانگیں نیچی کر کے بیٹھ سکتے تھے یادداشت ختم ہو چکی تھی حتیٰ کہ بعض دفعہ میرا نام بھی ان کی زبان پر نہ چڑھتا تو میرا نام پوچھتے۔ دنیاوی لحاظ سے ان کی یہ حالت تھی کہ کچھ یاد نہ رہتا تھا لیکن اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نظر کیمیا اثر کا یہ فیضان تھا کہ اپنے دینی معمولات کو نہ بھولے۔ نماز، روزہ آخر وقت تک ادا کرتے رہے۔ درود شریف اور اوراد فتحیہ اور دیگر وظائف باقاعدگی سے پڑھتے رہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اور ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر بڑی محبت سے فرماتے ایک دفعہ فرمایا کہ میری زندگی کا بہترین سرمایہ اعلیٰ حضرت میاں صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق ہے اور اسی پر مجھے فخر و ناز ہے۔

حوالہ جات:

۱۔ صاحبزادہ محمد عمرؒ صاحب بیر بلوی۔ انقلاب حقیقت، حصہ اول۔ برقی پریس امرتسر صفحہ ۹۰
۲۔ صاحبزادہ محمد عمرؒ صاحب بیر بلوی۔ انقلاب حقیقت، حصہ اول۔ برقی پریس امرتسر صفحہ ۱۰۶
۳۔ صاحبزادہ محمد عمرؒ صاحب بیر بلوی۔ انقلاب حقیقت، حصہ اول۔ برقی پریس امرتسر صفحہ ۱۰۸
۴۔ صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوریؒ۔ خزینہ معرفت۔ صفحہ ۱۵۳
۵۔ صاحبزادہ محمد عمرؒ صاحب بیر بلوی۔ انقلاب حقیقت، حصہ اول۔ برقی پریس امرتسر صفحہ ۱۰۹
۶۔ صاحبزادہ محمد عمرؒ صاحب بیر بلوی۔ انقلاب حقیقت، حصہ اول۔ برقی پریس امرتسر صفحہ ۳۴
۷۔ صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوریؒ۔ خزینہ معرفت۔ صفحہ ۳۷۴
۸۔ صاحبزادہ محمد عمرؒ صاحب بیر بلوی۔ انقلاب حقیقت، حصہ اول۔ برقی پریس امرتسر صفحہ ۱۱۰
۹۔ صاحبزادہ محمد عمرؒ صاحب بیر بلوی۔ انقلاب حقیقت، حصہ اول۔ برقی پریس امرتسر صفحہ ۱۶
۱۰۔ صاحبزادہ محمد عمرؒ صاحب بیر بلوی۔ انقلاب حقیقت، حصہ اول۔ برقی پریس امرتسر صفحہ ۱۸

Marfat.com

ملفوظات

حضرت میاں شیر محمدؒ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ذکرِ الٰہی

آپؒ نے فرمایا:-

۱- لَا کی تلوار سے جب تک فنا نہ ہو اِلَّا اللّٰہ تک پہنچ نہیں سکتا۔

۲- لَا کے ساتھ ایسا رشتہ اختیار کر لے کہ تیری ذات کی بو تک نہ رہے۔ مگر یہ ہے بہت مشکل۔

۳- لَا کی تلوار سے تمام خواہشاتِ نفسانی کو قتل کر کے اِلَّا اللّٰہ کی وادیٔ انوار اسرار میں ابدی طور پر داخل ہو۔ مگر یہ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم کے بغیر کہاں نصیب ہوتا ہے۔

۴- اللہ کے ذکر کا بھید یا اسرار و انوار اس وقت معلوم ہوتے ہیں۔ جب ظاہری حواسِ خمسہ بند ہوں اور دل اللہ اللہ بکثرت پڑھے۔

Marfat.com

۵۔ اللہ اللہ بکثرت پڑھا کرو تاکہ باللہ ہو جاؤ۔ کلمہ پڑھنے کو پڑھتے ہیں سب لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ مگر اس پر عمل نہیں کرتے۔ معاذ اللہ۔

۶۔ خوشی، غمی، آرام و مصیبت، صحت و بیماری، گھر میں، سفر میں، کھڑے اور لیٹے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہو۔ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ط

۷۔ تو خداوند کریم پر قربان ہو جا وہ تجھ پر جنت نثار کر دے گا۔

۸۔ اللہ کا واحد ہونا یعنی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ ہمیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبانِ مبارک سے بتایا ہے۔

۹۔ جو خداوند کریم کو حاضر و ناظر نہ جانے وہ کافر ہے۔ پھر اس کی نافرمانی کیوں کرتے ہو۔

۱۰۔ خلقت کے پیچھے نہ بھاگو۔ خالق کی طرف رجوع کرو۔ کلمہ شریف کا اقرار اور تصدیق تب ظاہر ہو گی۔ جب کہ وجود پر اثر ظاہر ہو اور سُنّتِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نمونہ نظر آئے۔

۱۱۔ جو خداوند کریم کے ذکر میں مشغول رہتا ہے ہرگز گمراہ نہیں ہو سکتا۔

ہے اوّل وہی آخر وہی والا
ہے ظاہر وہی باطن وہی والا!

۱۲۔ جس کی طرف رب اُس کی طرف سب۔ جو خدا سے ڈرتا ہے اس سے ہر چیز ڈرتی ہے۔ خواہ وہ کسی اور جنس ہی میں سے کیوں نہ ہو۔

۱۳۔ معراج شریف کے موقع پر حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آسمانوں میں ایک نورانی بندے کو دیکھ کر دریافت فرمایا یہ کوئی فرشتہ ہے ؟ تو جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی یہ وہ بندہ ہے جس کے دل میں ہر وقت اللہ اللہ اللہ جاری رہتا تھا۔

۱۴۔ جو شخص زندگی میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھے گا۔ مرنے کے بعد خدا اس کو یاد رکھے گا۔

Marfat.com

۱۵۔ جو مجلس میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرے گا۔ خداوند کریم اس کو فرشتوں کی مجلس میں یاد کرے گا۔ جو تنہائی میں یاد کرے گا جو اطاعتِ کاملہ اور شوقِ تمام سے یاد کرے گا اس کو فضل اور آگے لے جا کر فضل اور رحمت سے یاد کرے گا۔ جو مجاہدہ سے یاد کرے گا اسے مشاہدہ میں یاد کرے گا۔

۱۶۔ ہر حال میں چاہے گرمی ہو یا سردی، بیماری ہو یا تندرستی، سفر ہو یا حضر، سختی ہو یا نرمی اللہ کریم کو یاد کرتے رہنا چاہیئے۔ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِكُمْ ط

۱۷۔ جس نے اس کو ایک بار پالیا پھر تا زیست نہ بھلایا۔ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ کی تصدیق اور خدا کے خوف کی تلوار جس پر اثر کر گئی وہ فلاح پا گیا۔

۱۸۔ اس وحدہٗ لاشریک کا پتہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بذریعہ سورہ اخلاص دیا

۱۹۔ اللہ تعالیٰ کو اس طرح یاد کرو کہ اپنی ہستی کو بھول جاؤ۔

۲۰۔ ؎ دریں غم خانۂ کثرت چرا باشم۔ چرا باشم
کہ من در گلشنِ وحدت پریدن آرزو دارم

۲۱۔ اللہ تعالیٰ کو سوز و گداز اور درد بھرے دل کے ساتھ یاد کرنا چاہیئے۔

۲۲۔ سرود سننا کوئی جائز تو نہیں۔ سرود میں ہوتا کیا ہے۔ ویسے ہی ہر ساعت کے ساتھ اللہ کو یاد کرے اور دل میں نقش کر لے۔

۲۳۔ ترکِ دنیا سے مراد یہ نہیں کہ جنگل میں چلے جاؤ بلکہ "ہتھ کار ول تے، دل یار ول تے" ہر سانس کے ساتھ اس کی یاد ہو۔ اللہ اللہ اللہ

۲۴۔ سُبحان اللہ! سُبحان اللہ! سُبحان اللہ! پڑھنا بہت درجہ رکھتا ہے۔ اسی میں بے شمار فوائد ہیں۔ استغفار بھی بکثرت پڑھنا چاہیئے۔

۲۵۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر اللہُ اللہُ اللہُ سب اذکار سے افضل ہے مگر افسوس یہ ہے کہ ہم سے ہوتا کچھ نہیں سو ہوا اثر ہونا چاہیئے۔

۲۶۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ڈر اور خوف کی وجہ سے سب نڈھال ہوں گے

Marfat.com

مگر بعض لوگوں کے چہروں سے نور برستا ہو گا۔ لوگ حیران ہو کر گمان کریں کہ یہ شاید کوئی پیغمبروں کا گروہ ہے۔ مگر معلوم ہو گا کہ یہ گروہ اللہ اللہ کرنے والوں کا ہے۔

۲۷- سینہ کے اندر دل، نفس اور رُوح ہے۔ اسی کے اندر حسد، کینہ، تکبر، اُمید اور بُغض ہے۔ ان سب کو جلا کر راکھ کرنے والا کلمہ شریف ہے۔

۲۸- جب عظمتِ الٰہی دل میں موجود ہو تو پھر کس کی مجال ہے جو اسے ہراساں اور پریشان کر سکے۔

۲۹- کلمہ شریف لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کو ایک ہی سانس میں دو مرتبہ کہے اور تیسری مرتبہ اسی سانس میں تمام کلمہ پڑھے

۳۰- کافروں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں۔ انہوں نے پوچھا اللہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ یعنی اس کی مثل مثال ہی کوئی نہیں۔

۳۱- اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہر دلیل کو منقطع کر دینا چاہیئے اور یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ پر ایمان قوی رکھنا چاہیئے۔

۳۲- تقدیرِ الٰہی پر راضی رہو اور لاحول بکثرت پڑھو۔

۳۳- اللہ کریم علیم و خبیر اور بصیر ہیں۔ وہ مجرموں کی گھات میں ہیں وہ سب کچھ دیکھ اور سُن رہے ہیں۔ چاہے ظاہر ہو چاہے باطن۔

۳۴- کارخانۂ قدرت میں جو ہو رہا ہے وہ سب حکم خداوندی کے تحت ہو رہا ہے

۳۵- بادشاہی سلمانوں کی نہیں۔ دین میں ہر ایک آزاد ہے۔ تلوار کا زور نہیں۔ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ کی تصدیق اور خوفِ خدا کی تلوار جس پر اثر کر گئی وہ فلاح پا گیا۔

۳۶- ذکر کی فضیلت بے حد ہے۔ اس کی تاکید بھی بے حد ہوئی ہے۔ یہاں تک کہ

Marfat.com

ہر حال میں ذکر کرنے کی تاکید ہے۔

۳۷۔ کلمہ شریف ہی میں ابتدا ہے اور اسی میں انتہا ہے۔ اسی میں زندگی اور اسی میں حشر ہے جس کو اس کے اسرار و انوار مل گئے وہی کامیاب ہوا۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط نہیں کوئی معبود و مقصود میرا بجز اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

۳۸۔ یُحِبُّ لِلّٰہِ وَالْبُغْضُ لِلّٰہِ کو ہاتھ سے جانے نہ دینا چاہیئے۔

ذِکرِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرمایا:۔

۱۔ لَوْلَاکَ لَمَا اَظْھَرْتُ الرَّبُوْبِیَّۃَ ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہوتے تو میں اپنی ربوبیّت کو ظاہر نہ کرتا۔

۲۔ سید الابرار و انس و جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باعث ایجادِ عالم ہمہ موجودات ہیں اور دونوں جہان کے لئے باعثِ رحمت ظاہر و باطن ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجودِ مبارک کونین کے لئے رحمت ہے۔

۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انس و جان کے علاوہ ہر چیز کیلئے بھی رسول ہیں۔

۴۔ جو کچھ دین کی نعمتیں ہمیں ملی ہیں یہ سب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل نصیب ہوئی ہیں۔

۵۔ دنیا ایک طرح تو بہت اچھی ہے چونکہ اسی دنیا میں پیغمبر علیہ السلام تشریف لائے اور اسی میں سردارِ انبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ تشریف لائے۔

۶۔ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرشتوں کے رسولؐ تھے۔

۷۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انسانوں کے علاوہ جنوں کے بھی رسولؐ تھے۔

Marfat.com

۸۔ گر نبودی ذات پاکت را وجود ؏
کن نگفتی خالقِ ارض و سما

۹۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوش خبری سنانے والے ڈر بکنے والے بن کر دنیا میں تشریف لائے۔

۱۰۔ اگر اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ظاہر کرنا مقصود نہ ہوتا تو اپنا آپ کبھی ظاہر نہ کرتا۔

۱۱۔ اُس الٰہ کا پتہ جو کہ بے مثل و بے مثال ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بتایا ہے۔

۱۲۔ ہمیں جو کچھ نصیب ہوا ہے یہ سب کچھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبانِ مبارک نُورٌ عَلیٰ نُور سے ملا ہے

۱۳۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جملہ انبیاءؑ علیہم السلام سے افضل واعلیٰ ہیں اور سب نبیوں علیہم السلام پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احسانات ہوئے ہیں۔

۱۴۔ قادرِ مطلق کا حکم ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فیصلہ پر راضی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ بھی اس پر راضی ہوگا۔

۱۵۔ اللہ تعالیٰ کی واحدانیّت کا پتہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہی دیا توحیدِ مطلق جاننے کے لیے سورۂ اخلاص ہی بہت کافی وشافی ہے۔

۱۶ تمام جہانوں کے لئے حضورِ پُر نور محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سختی سے باز پُرس ہوگی۔ گستاخ اور بے ادب پر لعنت ہوگی۔

۱۷۔ جس طرح گلاب کا پھول سب پھولوں کا سردار ہے اسی طرح حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سب رسولوں کے سردار ہیں۔

۱۸۔ اللہ تعالیٰ کا، جبریل علیہ السلام کا اور قرآن شریف کا پتہ ہمیں صرف اور صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہی دیا ہے۔

۱۹۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے فرمایا۔ حضورِ پُر نور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے

Marfat.com

ہمیں ہر اعلیٰ سے اعلیٰ نصائح اور معمولی سے معمولی عیب کے بارے میں بھی آگاہ کر دیا ہے۔

۲۰۔ جہان والو! حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجودِ مبارک عین رحمت ہے۔

۲۱۔ بدوں اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اللہ تعالیٰ سے محبت بے معنی ہے۔

۲۲۔ جو کچھ ہم تک پہنچا ہے وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وساطت سے پہنچا ہے اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ہی میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے اور اسی میں سب کی نجات ہے۔

۲۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم انسانوں کے علاوہ جنوں کے بھی رسُول ہیں۔

۲۴۔ پہلے رسالت بعد توحید۔ اگر رسالت کے تابع نہ ہوگا تو توحید سے دور ہو جائے گا

۲۵۔ بدوں اطاعتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ بھی حاصل نہ ہو گا چاہے کچھ ہی کیوں نہ کرے۔

۲۶۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری کے بغیر اللہ تعالیٰ کی رضا کبھی حاصل نہیں ہو سکتی۔

۲۷۔ بجز اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ اللہ کی محبت ثابت ہو سکتی ہے اور نہ ہی اللہ کی رضا کی اُمید رکھنی چاہیئے۔

۲۸۔ نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری اللہ ہی کی فرمانبرداری ہے۔

۲۹۔ اگر نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی ہیں تو رب العالمین راضی ہیں۔

۳۰۔ قوانینِ الٰہی اور شریعتِ محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے متعلق ہمیں جو کچھ معلوم ہوا وہ محض نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اور برکت سے ہے۔

۳۱۔ حضور پرنُور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کل جہانوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا۔ تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی خوشخبری سنا کر اور اللہ تعالیٰ کے قہر و غضب سے ڈرا کر لوگوں کی اصلاح فرمائیں۔

Marfat.com

۳۲- اے میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تیرے رب کی قسم جو تیرے فیصلہ پر راضی ہوگا۔ میں بھی اس پر خوش ہوں گا۔

۳۳- قرآن شریف حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت سے بھرا پڑا ہے۔

۳۴- یاد رکھو ! توحید اور رسالت باہمی مربوط ہیں بغیر توحید کے رسالت نہیں اور بغیر رسالت کے توحید نہیں۔

۳۵- یہی سارا کمال نہیں کہ منہ مغرب کی طرف کر لیا جائے۔ ایسا تو دوسری قومیں بھی کرتی ہیں بلکہ کمال اس میں ہے کہ توحید اور رسالت کو اس طرح جانو۔ جس طرح جاننے کا واقعی حق ہوتا ہے۔

۳۶- اللہ کریم کو وحدہٗ لاشریک مان کر امر و نہی پر سختی اور استقامت سے عمل کرنا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا پیغمبر مان کر صدقِ دل سے اتباعِ سُنّت کرنا ہی بڑی سعادت ہے۔ جب اس پر دل وجان سے عمل ہوگا تو باقی جملہ امور از خود فرمانِ خداوندی کے عین تابع ہو جائیں گے۔

سُنّتِ نبویہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلّم

فرمایا کہ :-

۱- انسان کے ہمہ افعال، اعمال، اقوال، احوال نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعتِ مطہرہ کے عین مطابق ہونے چاہئیں۔

۲- حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میرے سامنے پیش کی تو واقعاتِ عالم کو اس طرح دیکھ رہا تھا۔ جیسے کوئی چیز ہاتھ کی ہتھیلی پر موجود ہو۔ لہٰذا نہایت ضروری ہوا کہ افعال، اقوال اور احوال میں سُنّت کی پیروی ہو۔ اسی میں صحیح عزت نصیب ہوگی۔

۳- اس زمانہ میں جو سُنّت نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) پر سختی سے عمل پیرا ہوگا

Marfat.com

اسے پچاس شہیدوں کا درجہ ملے گا۔

۴۔ ظاہری شکل وصورت عین سُنّت کے مطابق ہو۔ ہر فعل کی نگرانی بلحاظ شریعت پوری سختی سے کرو گے تو فلاح پاؤ گے۔

۵۔ خلافِ سُنّت کام کرنے والے کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رنج ہوتا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رنج پہنچائے وہ دونوں جہانوں میں ذلیل وخوار ہوگا۔

۶۔ آج کل جب کہ فتنہ وفساد برپا ہے حضور نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سُنّت پر پیروی کرنے والے کو پچاس شہیدوں جتنا درجہ نصیب ہوگا۔

۷۔ اپنے دین وایمان اور اعتقاد پر سختی سے پابندی کرنی چاہیئے۔ خلافِ شرع کوئی کام نہ ہونا چاہیئے۔

۸۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا جو فرض کی ادائیگی میں سُستی کرے اسے آپ پکڑلیں اور جو سُنّت میں غفلت کرے گا۔ اس کو میں پکڑ لوں گا۔

۹۔ جس شخص کا ظاہر عین شریعت کے مطابق ہوگا۔ اس کا باطن اللہ کریم خود درست فرما دیں گے۔

۱۰۔ مسلمان آگ میں کُود جانے کو آسان جانے مگر سُنّت کو چھوڑنا مشکل جانے۔

۱۱۔ جو سُنّت پر قائم رہے گا بڑا درجہ پائے گا۔

۱۲۔ سُنّت کی پابندی کے لئے قرآن شریف میں بڑی تاکید آئی ہے خواہ انسان جل جائے مگر تارکِ سُنّت نہ ہو۔

۱۳۔ جو فساد کے زمانہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سُنّت پر عمل پیرا ہوگا۔ قیامت کے دن آقائے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کی خود شفاعت کریں گے۔

۱۴۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ شریف پڑھ کر دایاں پاؤں اندر رکھو اور

Marfat.com

السّلام علیکم کہو۔ جب باہر آؤ تو بایاں پاؤں باہر نکالو اور تھوڑا سا جوتے میں ڈالو پھر دایاں پاؤں جوتے میں پورا ڈال کر بایاں بھی پہن لو اور السّلام علیکم کہو۔

۱۵۔ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ محبت کا دعویٰ کرتا ہے۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احکامات کی پیروی نہیں کرتا وہ شخص جھوٹا ہے۔ جھوٹا ہے۔ جھوٹا ہے۔

قرآنِ مجید

۱۔ قرآنِ مجید جو ہم تک بذریعہ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پہنچا۔ یہ عین روحانی اور جسمانی بیماریوں کے علاج کے واسطے ہے اس میں درج قانون اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں جو دین اور دنیا کا مالک ہے۔ اس لئے انسان کے لئے نہایت مفید اور موزوں ہیں مگر بعض جانتے ہیں اور بعض نہیں جانتے۔

۲۔ آج تک کلام اللہ میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکا اور نہ ہی کوئی ایسا کر سکے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔ حالانکہ باقی آسمانی کتب میں لوگوں نے ترامیم و اضافہ کر لیا ہے۔

۳۔ قرآن شریف انسان کی جسمانی اور رُوحانی بیماریوں کا کافی اور شافی علاج ہے

۴۔ انگریزی بے معنی کوئی نہیں پڑھتا۔ مگر افسوس قرآن شریف با معنی کوئی نہیں پڑھتا رسمی پڑھنے سے وہ فائدہ نہیں مل سکتا جو سمجھ کر پڑھنے سے ملتا ہے۔

۵۔ قرآن شریف سے شفا اور رحمت ملتی ہے تلاوت میں با ادب رہنا ضروری ہے محبتِ خداوندی ہو اور نیّت عمل کرنے کی ہو۔

۶۔ قرآنِ شریف رسمی پڑھنے کی بجائے سوچ سمجھ کر اور غور و تدبّر کر کے پڑھنے میں زیادہ نفع ہے۔

۷۔ قرآن شریف کا ہر نقطہ، زیر، زبر، پیش اپنی اپنی جگہ پر جامع ہے۔ ایک نماز

Marfat.com

آئے گا کہ قرآن شریف رسمی طور پر پڑھا اور پڑھایا جائے گا۔ مرد و عورت پڑھنے والے زیادہ ہوں گے لیکن عمل نہیں ہو گا۔

۸۔ جس نے قرآن شریف کو دل و جان سے مان لیا اس نے گویا تمام سابقہ اللہ کی کتابوں کو مان لیا۔ مگر قرآن شریف کو نہیں مانا تو گویا کسی کتاب کو بھی نہیں مانا۔

مُسلمان

فرمایا کہ:۔

۱۔ ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے کہ وہ نیکی کی ہدایت کرے اور بدی سے بچائے یہی مسلمان کی تعریف ہے۔ اب اندازہ کر لو کہ ہم اس پر کہاں تک عامل ہیں۔

۲۔ جب تک انسان اپنی جان، مال اور اولاد سے بڑھ کر اللہ تعالےٰ کے احکامات اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات کو عزیز نہ جانے گا۔ مسلمان کہلانے کا حق دار نہیں ہو سکے گا۔

۳۔ نام کی مسلمانی کسی کام بھی نہ آئے گی۔ مسلمان کے گھر میں پیدا ہو جانا کوئی ذریعہ نجات نہیں۔ محض کلمہ پڑھ لینا ہی کافی نہیں۔

۴۔ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔

۵۔ کافر دل سے مانتے تھے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں۔ منافق زبان سے کہتے تھے لیکن دل سے منکر تھے۔ مگر مسلمان وہ ہے جو دل اور زبان دونوں سے تصدیق اور اقرار کرے۔

۶۔ مسلمان کا دین اور دنیا ایک ہے رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

۷۔ مسلمان جب اس ہدایت پر عمل پیرا تھے کہ پوری طرح اسلام میں داخل ہو جاؤ تو وہ فاتح کہلاتے۔ بڑی سے بڑی طاقت ان کے سامنے نہ ٹھہر سکی۔ آج ہم کدھر

Marfat.com

جا رہے ہیں؟

۸۔ مسلمانی در کتاب اور مسلمان در گور۔

۹۔ انسان کا وجود ہی اس کا دشمن ہے۔

۱۰۔ مسلمان کو چاہیئے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو اپنے مال سے زیادہ عزیز رکھے۔

ارکانِ اسلام

فرمایا کہ :۔

کلمہ :۔

۱۔ کلمہ پڑھنے کو تو پڑھتے ہیں سب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مگر اس پر عمل نہیں کرتے۔ معاذ اللہ!

۲۔ کلمہ شریف ہی میں ابتدا ہے اور اسی میں انتہا ہے اسی میں زندگی اور اسی میں حشر ہے۔ جس کو اس کے اسرار و انوار مل گئے وہی کامیاب ہوا۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ نہیں کوئی معبود بجز اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالےٰ کے رسول ہیں۔

۳۔ کلمہ با معنی پڑھو اور پڑھاؤ۔

۴۔ جس نے کلمہ شریف پڑھا اس پر باقی ارکان کی پابندی لازمی ہو گئی۔

نماز :۔

۱۔ نماز پڑھو یہ تمہیں بے حیائی سے بچائے گی اور بدعت سے پرہیز کرو۔

۲۔ نماز نہایت عاجزی، اطمینان اور توجہ سے پڑھی جائے تاکہ اثر اس کا چہرہ سے عیاں ہو۔ ممنوع افعال سے ہمیشہ بچا رہے۔

۳۔ جب گھر میں لڑکا، لڑکی، بھائی، بیوی وغیرہ بے نماز ہوں اور گھر کا مالک ان کو نماز کا پابند نہ کرے تو اُس سے باز پُرس ہو گی۔

Marfat.com

۴۔ نماز کی شکل ہے مگر نظر نہیں آتی جس طرح رُوح نظر نہیں آتی۔

۵۔ نماز کی بے حد تاکید ہے اور نماز ہی ذریعہ نجات ہے۔ ترکِ نماز میں عذاب بھی بڑا سخت ہوگا۔

۶۔ ہر نمازی کا فرض ہے کہ گھر اور باہر نماز پڑھنے کی تاکید کرتا رہے۔

۷۔ حدیث شریف میں آیا ہے جو شخص نماز نہیں پڑھتا وہ کافر ہے۔

۸۔ بغداد والی سرکار علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جو کوئی نماز نہ پڑھے اس کا جنازہ نہ پڑھو۔ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کرو۔

۹۔ نماز فحش عادات و حرکات سے بچاتی ہے۔

۱۰۔ نماز کی پابندی بہ دل و جان کرنی چاہیئے۔ نماز پڑھنی بھی کسی اللہ کے بندے سے سیکھنی چاہیئے۔ نماز میں خشوع و خضوع بدرجہ اتم موجود ہونا چاہیئے۔

۱۱۔ جمعۃ المبارک کی نماز میں تین قسم کے آدمی ہوتے ہیں۔ ایک سودا سلف خریدنے۔ دوسرے دُعاؤں کے واسطے۔ تیسرے کچھ حاصل کرنے کے لئے۔ بس یہ تیسرا گروہ فائدہ پانے والا ہے۔

۱۲۔ ارشادِ نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہے کہ جمعہ کی نماز کی تاکید کرو۔ اس دن کی بہت فضیلت ہے۔

۱۳۔ جب خطبہ شروع ہو تو سُنّت یا نفل نہ پڑھنے چاہئیں

۱۴۔ تین جمعہ متواتر چھوڑنے والے کے دل پر ایک سیاہ نقطہ پیدا ہو جاتا ہے۔

۱۵۔ جمعہ کے دن شیاطین کثرت سے گردش کرتے ہیں اور جمعہ کے لئے تیاری اور نماز جمعہ پڑھنے سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔

۱۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نمازِ جمعہ کی سخت تاکید فرمائی ہے یہاں تک کہ جہاد سے بھی زیادہ تاکید فرمائی ہے۔

۱۷۔ نماز باجماعت ادا کرنے کی اس قدر تاکید کی گئی کہ شاید بغیر جماعت کے نماز ہو ہی نہیں سکتی۔ رات کے قیام کی اس قدر تاکید کی گئی کہ شاید سونا حرام ہو گیا ہو۔

Marfat.com

۱۸۔ اگر عام لوگ پانچ نمازیں پڑھتے ہیں تو سیدوں کو سات پڑھنی چاہئیں۔

روزہ :-

۱۔ روزہ کا اجر اللہ تعالیٰ بطور خاص عنایت فرمائیں گے۔

۲۔ روزہ قیامت کے دن ڈھال ثابت ہوگا۔

۳۔ روزہ سال بھر کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

زکوٰۃ :-

۱۔ لوگوں کی کمائی میں غریبوں، مسکینوں، یتیموں، بیوہ عورتوں اور مسافروں کا حصہ ہے۔

۲۔ زکوٰۃ دو اس کی قرآنِ پاک میں بڑی تاکید آئی ہے۔

۳۔ قیامت کے دن تیرا مال و رزق کسی کام نہ آئے گا۔ اللہ کی راہ لگایا ہو تو یہ مال ضرور نافع ہوگا۔

۴۔ جو کھایا سو گوایا، جو جوڑا سو بوڑا، اور جو دیا سو لیا۔

حج :-

۱۔ ہمت ہو تو حج کرو۔ حج سے انسان کے گناہ ختم ہو جاتے ہیں۔

۲۔ انسان کو زادِ راہ کے بغیر حج پر روانہ نہ ہونا چاہیئے۔

حقوق العباد

فرمایا کہ :-

۱۔ برادری و خویش و اقارب کے حقوق کا خیال رکھنا چاہیئے اور دنیوی معاملات ترک نہیں کر دینے چاہئیں۔

۲۔ اپنے سے سب کو اچھا جانو۔

۳۔ ہر ایک سے بھلا کرو۔ اس بات کی کوشش کرو کہ کوئی شخص تجھ سے دل برداشتہ نہ ہو

۴۔ جو شخص کسی دوسرے کے ساتھ حسد اور بغض رکھتا ہے وہ خود گھاٹے میں ہے۔

Marfat.com

دوسروں کے ساتھ نیکی کر خدا تعالیٰ تیرے ساتھ مہربانی کرے گا۔

۵۔ کسی پر ظلم نہ کرو۔ حقوق العباد کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔

۶۔ جب کوئی شخص کسی پر احسان کرے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے چونکہ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی احسان کرنے والا نہیں ہے۔ اسی طرح سے ہر قسم کا نفع نعمت اور عزت سب خداوند کریم کی طرف سے ہے

۷۔ اللہ تعالیٰ نے ہمسایہ کے حق میں اس قدر تاکید فرمائی کہ گمان ہوا کہ شاید وہ وارث ہی نہ ہو جائیں۔ بیوی کے حقوق کی اتنی تاکید فرمائی کہ خیال ہوا کہ شاید طلاق حرام ہو گئی ہے۔

۸۔ بیوہ، یتیم، ہمسایہ اور غریب کا خیال رکھنا چاہیئے۔

۹۔ مسلمان کو اپنے مسلمان بھائی سے ہر قیمتی چیز سے بڑھ کر محبت کرنی چاہیئے۔

۱۰۔ ہمسایہ سے حتی الوسع نیک سلوک کرو اور کوئی چیز قابلِ استعمال مانگے تو نہ نہ کرو۔

۱۱۔ اوّل تو قرض لینا ہی نہیں چاہیئے اور اگر لے لو تو بخوشی ادا کرو۔

۱۲۔ مسلمانوں کی ہر طرح سے مدد کرنی چاہیئے تاکہ یہ غیروں کی طرف رجوع نہ کریں۔

حقوق اللہ

فرمایا کہ :۔

۱۔ خداوند کریم نے ہر ایک چیز انسان کے لئے پیدا فرمائی مگر انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا گیا۔

۲۔ نفلی عبادت فرضیت کو تقویت دیتی ہے مانند چھلکا بیضہ کے۔

۳۔ مولا کریم کی یاد میں شب بیداری کر، تاکہ موت و قبر اور قیامت کے روز فلاح پا سکے۔

۴۔ أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ پر اپنے جملہ ارادے منقطع کر لو۔

Marfat.com

۵۔ نئے کام اور نئی باتیں پھیل رہی ہیں دیگر قومیں اپنے مذاہب پر سختی سے پابند ہیں ہم کو بھی فکر اور دھیان کرنا چاہیئے۔

۶۔ پہلے لوگ رات کو عبادت کرتے تھے دن کو ڈرتے تھے اب وہ بات کم نظر آتی ہے

۷۔ ہمہ افعال، اقوال اور معاملات اگر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق ہوں گے تو یہ عین عبادت ہوگی۔

۸۔ ہر مسلمان مرد و عورت پر لازم کر دیا گیا ہے کہ دین کی حفاظت اور نگرانی کرے۔

۹۔ دوستی بھی خدا کے واسطے ہو اور بغض بھی خدا کے واسطے ہونا چاہیئے۔

اعمالِ صالح

فرمایا کہ :۔

۱۔ شریعت کا فتویٰ ظاہر میں ہے اگر کوئی خلوص نیت سے ظاہری طور وا طوار درست کرلے تو خداوند کریم اس کے باطن کو بھی درست فرما دیتے ہیں۔

۲۔ انسان اپنی ادنیٰ سے ادنیٰ خواہش کو پورا کرنے کے لئے بے حد جدوجہد کرتا ہے۔ حتیٰ کہ بغیر جوتی چل پھر بھی نہیں سکتا۔ مگر ہائے افسوس لوگ قرآن شریف پر عمل کئے بغیر زندگی کے دن کیسے گذار دیتے ہیں۔

۳۔ اسلام اور ایمان دونوں مل کر دین بنا ہے۔ اسلام میں کوئی فعل ظاہراً خلافِ شریعت نہیں ہونا چاہیئے اور ایمان میں کوئی کام باطنی صفائی کے بغیر نہیں ہونا چاہیئے امید اور خوف میں رہنا چاہیئے۔

۴۔ ایک سپاہی چند روپوں کی خاطر اپنی جان حکومت کے سپرد کر دیتا ہے مگر مالکِ حقیقی جس نے بے بہا نعمتیں وافر مقدار میں عطا فرمائی ہیں۔ اس کی فرمانبرداری ہم

Marfat.com

کہاں تک کرتے ہیں ؟ ۔

۵۔ کسی سے پوچھا جائے کہ پہنے ہوئے لباس میں فلاں چیز کتنے کی لی تو وہ ضرور قیمت بتائے گا۔ لیکن اگر پوچھا جائے کہ دین کتنے کا لیا تو کیا جواب دو گے ؟ ۔

۶۔ تیرا چہرہ چاند جیسا ہے تیرے اعمال ایسے صالح ہوں کہ مرنے کے بعد متغیر نہ ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ منور ہو ۔

۷۔ لوگوں کی شامتِ اعمال کی وجہ سے خشکی اور تری میں وبائیں اور بلائیں پیدا ہو جائیں گی بعض کو ان کی بداعمالی کا بدلہ یہیں مل جاتا ہے ۔

۸۔ فرمایا انسان جوتی کپڑا اور پگڑی کے بغیر تو جہاں میں چل پھر نہیں سکتا۔ مگر عجب حیرانی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی خلاف ورزی بھی کرتا ہے اور دنیا کے کاروبار میں بھی مصروف ہے ۔

۹۔ مسلمانی در کتاب و مسلمان در گور ۔

۱۰۔ آخر زمانہ میں ایسے فتنے اور فساد پیدا ہوں گے کہ بردبار سے بردبار شخص بھی حیران و پریشان ہو جائے گا اور مسلمان اپنے اعلیٰ قانونِ شریعت کو چھوڑ کر دوسروں کے راہ و رسم اختیار کر لیں گے ۔

۱۱۔ جو کوئی اپنے عیبوں پر نظر رکھتا ہے اس کی رُوح کو تقویت پہنچتی ہے ۔

۱۲۔ مولا کریم کی یاد میں شب بیداری کرتا کہ موت و قبر اور قیامت کے روز فلاح پا سکے ۔

۱۳۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں ایسی قومیں اور گروہ پیدا ہوں گے۔ جن کی زبانیں شہد و شکر سے زیادہ میٹھی ہوں گی۔ مگر اندر ان کے نفاق سے پُر ہوں گے ۔

۱۴۔ اے انسان تو نے کبھی غور نہ کیا کہ میں کیا ہوں ؟ کہاں سے آیا ہوں ؟ کہاں جاؤں گا ؟ کیا ہوگا ؟ کیا کرنا ہے ؟ اور کیا کرتا ہوں ؟ ۔

۱۵۔ والدین پر فرض ہے کہ وہ اپنی اولاد کو نیک کام کرنے کی ہدایت کریں مگر آج اس پر کوئی عمل نہیں کرتا۔ جب اپنی اولاد کو ہی نیکی کی تلقین نہیں کرنا پھر دوسروں کو

Marfat.com

ہدایت کہنے کی کب کوئی جرأت کرے گا۔

۱۶۔ سب کچھ چھوڑ جاؤ گے بجز اعمالِ صالحہ کے۔ جو کچھ یہاں کماؤ گے اس کا بدلہ وہاں ضرور پاؤ گے۔

۱۷۔ دنیا کی حرص چھوڑ دے ورنہ خوار ہوگا۔ ہاں نیک اعمال پر حریص ہو۔

۱۸ اولاد کو حافظ و عالم بنانا ہوگا وہ بھی ذریعہ نجات ہوگی۔

۱۹۔ بعض عورتیں اور اولادیں تمہاری دشمن ہیں ان کی پیروی نہ کرو بلکہ ان کو راہِ راست پر لانے کی کوشش کرو۔

۲۰۔ حضور پُرنور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمام اُمتوں پر فخر کرتا ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال و کردار کی وجہ سے مجھے رنج پہنچے اور تم خوار ہو۔

۲۱۔ روزِ محشر انسان پر سوال ہوگا کہ کان سے کیا سُنا ؟ کیوں سُنا اور کس لئے سُنا ؟ آنکھ سے کیا دیکھا کیوں دیکھا ؟ اور کس لئے دیکھا ؟ دِل کس طرف رجوع ہوا ؟ کیوں ہوا؟ کس لئے ہوا ؟ زبان سے کیا بولا ؟ کیوں بولا اور کس لئے بولا ؟

۲۲۔ حشر کے دن نیک اور بد دونوں پریشان ہوں گے۔ نیک اس لئے کہ وہ کہے گا افسوس اس نے اور نیکیاں کیوں نہ کرلیں اور بد اس واسطے کہ اس نے توبہ کیوں نہ کرلی۔

۲۳۔ انسان عقبیٰ کی راہ کا سوداگر ہے اس تجارت میں نیک اعمال نفع کی مانند اور بداعمال نقصان کی مانند۔ نفس اس کا شریکِ راہ ہے جو گمراہ کرتا ہے۔

۲۴۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اپنی خواہش کی خاطر مجھ سے ناراض ہوتے ہیں مگر میری خاطر اپنے آپ پر کبھی ناراض نہیں ہوتے۔

۲۵۔ میت کو اٹھا کر سُوئے قبر لے جاتے ہوئے چالیس سوال ہوتے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ اپنی خوبصورتی کے لئے تو ہر روز منہ دھوتا تھا کبھی میرے لئے بھی دھویا تھا۔

Marfat.com

۲۶۔ اے مسلمان ہوشیار ہوجا، جاگ جا، موت سے پہلے موت کا سامان کرلے تاکہ جان کنی کے وقت راحت ملے۔ بے شک وہ بڑا مشکل وقت ہے۔

۲۷۔ جو توبہ کرے گا خدا بخش دے گا۔ کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہفت اعضاء پر نظر رکھتا ہے اگر ان میں سے ایک بھی نیکی میں مشغول ہوگا۔ تو اس کے طفیل باقی سب کو بھی بخش دے گا۔

۲۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین باتوں پر عمل کرنے والا سچا مسلمان ہوتا ہے۔

(i) اس کے دل میں اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اتنی محبت ہو کہ دوسرے کسی کی محبت کی گنجائش نہ رہے۔

(ii) کسی سے محبت ہو تو محض اللہ تعالیٰ کے واسطے ہو۔

(iii) آگ میں جل جائے تو جل جائے مگر سُنّتِ نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا تارک نہ ہو۔

۲۹۔ جو کام کرو محض خدا کے واسطے کرو۔ دنیا کی غرض درمیان میں نہ لاؤ۔

۳۰۔ جب کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے تو اس کو حاصل کرنے کے لئے کتنی محنت اور تردّد کرنا پڑتا ہے اور جب تک مقصد حاصل نہیں ہوتا چین نہیں آتا مگر افسوس دین کے کاموں میں ہم سخت بے پرواہ اور سُست واقع ہوتے ہیں اس کا انجام محشر کے دن معلوم ہوگا۔

۳۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ! وہ کونسا ایسا نیک عمل ہے جسے کرکے میں تیرا مقبول بن جاؤں۔ حکم ہوا یہ مشکل ہے۔ آپ منتظر رہے۔ مگر کوئی حکم نہ ہوا آپ سخت غمزدہ ہوئے اور گریہ زاری شروع کردی جس پر حکم ہوا۔ بس یہی مقبول عمل ہے۔

۳۲۔ خود نیک۔ صالح اور پرہیزگار بنو اور گھر والوں کو بھی دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔

۳۳۔ ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ مجھے دیگر امتوں کی نسبت اپنی اُمت پر

Marfat.com

فخر ہے ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن تمہارے بداعمال کی وجہ سے مجھے رنج پہنچے اور تم خوار ہو۔

۳۴۔ نیک اعمال کرنے والے کی رُوح بوقت الوداعی خوش خوش جاتی ہے۔

۳۵۔ ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جب انسان مرجاتا ہے تو پھر اس کی آنکھ کھلتی ہے لیکن اس وقت کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

۳۶۔ بدشکل نیکوکار، خوش شکل بدکار شخص سے بدرجہا بہتر ہے۔

۳۷۔ ممنوع افعال کی طرف لوگ ایسے بھاگتے ہیں جیسے پانی نچلی سطح کی طرف جاتا ہے۔

۳۸۔ مرنے کے بعد سوال ہوگا اچھا لباس پہن کر جسم کو سنوار کر آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی شکل فخریہ دیکھتا تھا اور خوش ہوتا تھا۔ اے انسان کبھی تو نے اپنے دل کو بھی ایسے ہی آراستہ پیراستہ کیا تھا؟ کبھی موت کو بھی یاد کیا تھا؟ کبھی قبر کی بھی فکر کی تھی؟

۳۹۔ حساب کے وقت کبھی حساب کا فکر بھی کیا ہے یعنی زندگی میں اپنے اعمال اور معاملات کو درست کرنے کی سعی کی تھی؟

۴۰۔ انگریزی لباس میں جو برہنگی آگئی ہے اس سے گھر والے بھی شرم نہیں کرتے۔

۴۱۔ اگر زبانی زبانی ہی ایمان لانا ہوتا تو کافر و منافق سب بخشے جاتے۔

۴۲۔ ایک بدعادت کو ترک کرنا کئی سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

۴۳۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری اُمت پر ایک زمانہ آئے گا جب کہ لوگ سونے چاندی اور عورتوں کو کعبہ تصور کر کے گمراہ ہوں گے۔

۴۴۔ نفس ہر دو اعمال نیک و بد کو پسند کرتا ہے۔ مگر بدی کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہے انسان کو چاہیئے کہ نفس کو قابو میں رکھے اور سرکش نہ ہونے دے ورنہ یہ اس کو درندے کی طرح چیر پھاڑ دے گا۔

۴۵۔ سوتے وقت دن بھر کے اعمال کا حساب کر لینا چاہیئے کہ آج کون کونسے نیک اور

Marfat.com

کرنے بدعمل کئے گئے ہیں. پھر نیک کاموں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے اور بُرے کاموں کے لئے توبہ استغفار کرنی چاہیئے۔

۴۶۔ سچی توبہ کرنے والا ایسا ہو جاتا ہے جیسا کہ اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔

۴۷۔ اب وقت ہے مرنے سے پہلے نیک اعمال کر کے خداوند کریم کو راضی کر سکتے ہو

۴۸۔ جب حکمران ظالم ہو گا تو انسانوں کے اعمال بگڑ جائیں گے پھر بارش نہیں آئے گی۔

۴۹۔ جس چیز سے زیادہ محبت ہوتی ہے اس کی جُدائی سے رنج بھی اتنا ہی زیادہ ہوتا ہے۔ اچھی چیزوں سے محبت رکھو تاکہ تمہارا رنج بھی تمہیں نفع دے۔

۵۰۔ دنیا کا غم نہ کر بلکہ عقبیٰ کا غم کھا۔

۵۱۔ بڑے بڑے نام رکھتے ہیں۔ حفیظ اللہ، کلیم اللہ مگر عمل دیکھو تو سب اُلٹ پلٹ ہیں

۵۲۔ ایک زمانہ آئے گا نیکی سے روکے جاؤ گے بدی کا رواج دیا جائے گا۔ اس وقت بردبار بندہ بھی حیران رہ جائے گا۔

۵۳۔ ایک زمانہ آئے گا لوگ نیکی کر کے تصور کریں مقبول ہو گئی توبہ کے لئے کہیں گے کہ ابھی کافی عمر پڑی ہے۔

۵۴۔ ہمہ افعال واقوال شرع محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق ہونے چاہئیں۔

۵۵۔ عزت اور ذلتِ دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جو نیک اعمال کرے گا اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرے گا اور جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راضی رکھے گا۔ اسے عزت ملے گی بصورت دیگر اس کے لئے ذلت ہے۔

۵۶۔ ہر دن نیا اور رات نئی جانو یعنی زندگی کو غنیمت جان کر عبادت کرو کیا خبر اگلا دن یا اگلی رات آئے نہ آئے

رزقِ حلال

فرمایا کہ :-

Marfat.com

۱۔ رزقِ حلال اور صدق مقال پر عمل ہونا چاہیئے۔

۲۔ کھانا کھاتے وقت محسوس کرو حلال کیا ہے حرام کیا ہے۔ مشتبہ کھانا نہ کھاؤ۔

۳۔ حلال رزق نیکی کی طرف اور حرام رزق بدی کی طرف کشش کرتا ہے۔

۴۔ تیرا رزق جو قسمت میں ہے ضرور ملے گا مگر کام اور محنت بھی کرنی چاہیئے۔ رزقِ حلال کی خواہش رکھو۔

۵۔ رزقِ حلال کھانے کی کوشش کرنی چاہیئے جب اللہ کریم رازق ہے تو پھر حرام رزق کی تلاش کیوں کی جائے۔

۶۔ حلال کا رزق جو نیک وسائل سے کما کر بال بچوں کے پیٹ میں ڈالا جائے وہ مثلِ خیرات ہے۔

خواہشاتِ نفسانی

فرمایا کہ :-

۱۔ خواہشاتِ نفس کی پیروی سے گناہ صادر ہوتے ہیں اور نیک اعمال محض اللہ تعالیٰ کی توفیق اور رحمت سے ہوتے ہیں۔

۲۔ آج کل لوگ خواہشات نفسانی کے لئے شریعت کا فتویٰ تلاش کرتے ہیں مگر دینِ حق کی تلاش میں کوشش نہیں کرتے۔

۳۔ جو شخص اپنی نفسانی خواہشات کے پیچھے بھاگتا ہے وہ کتے کی مانند ہے۔

۴۔ انسان کتنا ناشکرا اور ظالم ہے ایک سرسبز درخت کو کاٹ کر اپنے لئے ایندھن بناتا ہے پھر اس کو کلہاڑے اور ہتھوڑے سے چیرتا پھاڑتا ہے۔ جب تک خود بھی اسی طرح کاٹا، چیرا اور پھاڑا نہ جائے گا۔ انسانیت کے قابل کب ہوگا ؟ ۔

۵۔ جو شخص اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کرے اور پھر کہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بخش

Marfat.com

دیں گے تو یہ اس کی سراسر بے وقوفی ہے ۔

۶۔ زندگی میں نفس سے حساب لیتے رہو تاکہ حساب دیتے وقت آسانی رہے ۔

۷۔ خواہشِ نفسانی کے مطابق کھانا پینا اور پہننا وغیرہ اصل مقصد سے دور لے جاتا ہے

۸۔ نفسانی خواہشات کی اندھا دھند پیروی کرنے والے حیوانوں سے بھی بدتر ہیں ۔

۹۔ آج کل لوگ پیٹ کے دھندوں میں غرق ہیں۔ مکر و دغا کرتے پھرتے ہیں۔ یاد رکھو! عادات پر ہی حشر ہو گا ۔

۱۰۔ اپنی خواہشاتِ نفسانی کو روکنا بڑی ہمت کا کام ہے ۔ دراصل یہی جہادِ اکبر ہے ۔

۱۱۔ تن آسانی اور آسائش طلبی بالآخر تباہی کا باعث بننے لگ گئی ہے ۔

۱۲۔ محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر کافر اس لئے ایمان نہ لاتے تھے کہ انہیں اپنی خاندانی عزت پر دھبہ آنے کا خدشہ تھا۔ وہی کام آج کل بنا ہوا ہے دیندار لوگ دنیادار اچھی نظر سے نہیں دیکھتے ۔ انہوں نے اپنی خواہشات کو خدا بنا لیا ہے ان سے ایک فعل بھی خلافِ شریعت ترک نہیں ہو پاتا ۔

۱۳۔ انسان کا درجہ ایک لحاظ سے فرشتوں سے بھی اعلیٰ ہے اور ایک لحاظ سے حیوانوں سے بھی بدتر ۔

۱۴۔ پرہیز (تقویٰ) عبادت سے بہتر ہے ۔

۱۵۔ اگر دنیا کی قدر و قیمت اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی وقعت رکھتی تو کافروں کو ہرگز نہ دی جاتی ۔

تلقینِ حق

فرمایا کہ :۔

۱۔ جب کوئی بات خلافِ دین ہوتی دیکھو تو چیتے کی طرح جھپٹو ۔

۲۔ اپنے سے کم تر کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو ۔ حق بات کہنے سے کبھی نہ ڈرو ۔

Marfat.com

چاہے جان جانے کا خطرہ ہی کیوں نہ ہو۔ حق بات کہنے سے بالآخر عزت ہی ہوگی۔

۳۔ خداوند کریم دم بدم تیری نگرانی اور حفاظت کرتا ہے۔ بے شمار نعمتیں عطا فرماتا ہے۔ کیا تو نے بھی کبھی اس کا حقیقی طور پر شکر یہ ادا کیا ہے اور حق بات کی تلقین کی ہے۔

۴۔ دنیا آزمائش کا گھر ہے آخرت آسائش کا گھر ہے اس کے لئے سامان پیدا کر اور حق بات کہنے سے نہ گھبرا۔

۵۔ باپ، چچا، بھائی اگر بے دین ہوں ان کو چھوڑ دو بلکہ گھر کو چھوڑ دو۔ ایسا کون شیر ہے جو اللہ کی راہ میں سب کچھ فدا کر دے۔

۶۔ ہر مسلمان مرد و عورت کو چاہیئے کہ وہ نیک کاموں کی ترغیب دے اور بُرے کاموں سے بچنے کی ہدایت کرے۔

۷۔ نئی باتیں اور نئے کام پھیل رہے ہیں دیگر قومیں اپنے مذاہب پر سختی سے پابند ہیں ہم کو بھی فکر اور دھیان کرنا چاہیئے۔

۸۔ چودھریوں، نمبرداروں اور عزت داروں کے لئے لازمی ہے کہ وہ دین کی اشاعت میں کوشش کریں۔

۹۔ عُلماً، فقراً اور اُمراء تینوں گروہ دین کے محافظ و نگران ہیں۔ اگر اُمراء اچھے ہوں گے تو لوگوں کی معاشرت خراب نہ ہوگی۔ فقراً اچھے ہوں گے تو لوگوں کی خصلت اچھی ہوگی اور اگر علماً اچھے ہوں گے تو لوگ اسلامی قوانین کے پابند ہوں گے۔

۱۰۔ دین کی محبت، حرارت اور غیرت چاہیئے۔

۱۱۔ دین کی اشاعت میں ملامت اُٹھانے والا اللہ کے نزدیک پیارا ہے۔

۱۲۔ نیک کام کرنے والے اور نیکی کی تلقین کرنے والے کو درجۂ عظیم ملے گا۔

۱۳۔ ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا ہے۔ حق بات کوئی نہیں کہتا۔

۱۴۔ ایک تھانیدار تو سرکاری احکام کی تعمیل کرا لیتا ہے۔ شور و غل مٹا دیتا ہے اور اپنا مقصد حل کر لیتا ہے۔ مگر افسوس دین کے معاملات میں لوگ اپنے مالکِ اعلیٰ کی پرواہ نہیں کرتے۔ سخت افسوس ہے۔

Marfat.com

۱۵۔ ہر مسلمان مرد اور عورت پر دین کی نگرانی کرنا فرض ہے ۔
۱۶۔ جب تک انسان کی تار ربِّ کریم سے نہیں ملتی۔ تب تک وہ انسان نہیں بن سکتا۔

صبر و شکر

فرمایا کہ :۔

۱۔ خداتعالیٰ انسان کی آزمائش مصیبت، غم و فکر اور بھوک و پیاس کے ذریعے فرماتا ہے صبر و شکر سے اللہ تعالیٰ کی ہر آزمائش پر پورا اُترنا چاہیئے ۔
۲۔ مصیبت اور تنگی جان و مال کا نقصان اور دوسری سب مصیبتیں عرش بریں کے خزانوں میں سے خزانے ہیں ۔ مگر شرط یہ ہے کہ وہ شخص صابر و شاکر اور راضی برضائے الٰہی رہے ۔
۳۔ جب گھر میں مصیبت ہو تو حتی الوسع دوسروں کو خبر تک نہ ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی صفات فرشتوں میں بیان فرماتا ہے ۔
۴۔ صابر مرد و زن حضرت ایوب علیہ السلام کی جماعت میں سے ہوں گے جو بلاحساب و کتاب جنّت الفردوس میں جائیں گے ۔ جب یہ جماعت خداوندِ قدوس کے رُوبرُو پیش ہو گی تو حکم ہوگا ان کو جلدی بہشت میں لے جاؤ۔ ان سے مجھے شرم آتی ہے
۵۔ جو شخص عزیز ترین چیز اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف نہ کرے وہ اللہ کی رضا کو بھی نہیں پا سکتا ۔
۶۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی عزیز سے عزیز چیز قربان کر دو ۔
۷ جب انسان پر کوئی مصیبت نازل ہو تو گھبرائے نہ بلکہ یہ خیال کرے کہ انبیاؑ علیہم السّلام پر کس قدر مصیبتیں نازل ہوئیں ۔
۸۔ جو شخص تیرے ساتھ جفا کرے تو اس کے ساتھ وفا کر ۔
۹۔ جو مصیبت میں صبر و شکر کرے وہی سچّا مسلمان ہے ۔

Marfat.com

۱۰۔ عیال دار بوقت مصیبت دست سوال دراز نہ کرے تو اس کے لئے بڑا اجر ہے ہمیشہ اللہ تعالیٰ پر توکل و بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ جلد ہی اللہ تعالیٰ ایک دروازہ کشادہ فرما دے گا۔ جس کی وجہ سے مسرت اور خوشی عطا ہو گی۔

۱۱۔ حضرت داؤد علیہ السلام اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتے پھر شکر کا شکر ادا کرتے۔

۱۲۔ انسان کو دل سے صابر اور زبان سے شاکر ہونا چاہیئے۔

۱۳۔ جب راحت ہو تو "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" پڑھے اور جب تکلیف اور پریشانی ہو تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھے۔

۱۴۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں ہو سکتا چاہے جسم کا ہر ہر بال ہی شکر کیوں نہ ادا کرتا رہے۔

۱۵۔ انسان کو بیماری اور مصیبت اتنی ہی پہنچتی ہے۔ جتنی کہ انسانی طاقت اس کو برداشت کر سکے۔

۱۶۔ اللہ وہ ہے جس نے حقیر پانی کی ایک بوند سے انسان کو پیدا فرمایا ہے ہمہ اعضا اجسام درست پیدا فرمائے۔ کان، ناک، آنکھ، زبان، ہاتھ اور پاؤں پیدا فرمائے ان میں اگر کوئی ضائع ہو جائے یا خراب ہو جائے تو قادرِ مطلق کے علاوہ وہ کون کاری گر ہے جو اسے درست کر سکے۔ بس ہر دم اللہ کا شکر ادا کرو۔ دانا عبرت حاصل کرتے ہیں۔ حق تعالےٰ انسان کو نیست سے ہست میں لایا۔ تو دیکھ۔

موت

فرمایا کہ :۔

۱۔ موت کی یاد دنیا کی تمام آرزوؤں کو منقطع کر دیتی ہے۔

۲۔ قبر انسان کو ہمیشہ یاد کرتی ہے مگر انسان غافل ہے کوئی زادِ راہ کی فکر

Marfat.com

نہیں کرتا۔

۳۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ موت ایک تحفہ ہے کیونکہ اس وقت دیدارِ الٰہی نصیب ہونے کی اُمید ہوتی ہے جس سے اعلیٰ و ارفع اور کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔

عِلم

فرمایا کہ :-

۱۔ عِلم کیا ہے ؟ کسی شخص یا کسی قوم سے پوچھو تو یہی کہیں گے کہ عِلم کے معنی جاننے کے ہیں۔ اب جاننا تو ہوا۔ مگر یہ خبر نہیں کہ کس کو جاننا۔ صحیح جاننا تو یہ ہے کہ اس خالق کو جانے جس نے انسان کو ایک بوند سے پیدا فرمایا۔

۲۔ اب مسلمانوں کی نہ شکلیں ٹھیک رہی ہیں اور نہ ہی لباس درست رہا ہے تو اب کیا کیا جائے ؟ اب خطبہ کس کے سامنے پڑھا جائے۔ جب علم کے معنی جاننا تھا تو انہوں نے کس کو جانا ؟۔

کتابیات

1 - خزینہ معرفت 2 - حدیث دلبراں 3 - چشمہ فیض شیر ربانیؒ 4 - خطبات شیر ربانیؒ

Marfat.com

حضرت ثانی لاثانی

میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوریؒ

حکایت از قداں یار دلنواز کینم
بایں بہانہ مگر عمر خود دراز کینم

قبلہ عالم لاثانی حضرت میاں غلام اللہ صاحبؒ کے حالات کا مطالعہ کرنے سے پہلے دو باتوں کو مدنظر رکھنا چاہئے اول یہ کہ حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ مادرزاد ولی تھے۔ اللہ نے جس بلند منصب کے لئے انہیں پیدا کیا تھا۔ اس سے متعلق صلاحیتیں بھی کثیر حد تک ودیعت فرمائی تھیں۔ جن لوگوں نے ان کی عملی زندگی ملاحظہ کی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ آپ ایسے بزرگ کی ہستی کی مثال متقدمین میں پائی جاتی ہے ابتدائی زمانہ کے مجاہدات متقدمین سے ملتے جلتے ہیں۔ زمانہ حاضرہ میں ان مجاہدات کی تلاش کی جائے تو قریب قریب نایاب ہے۔ مادیت کے زمانہ میں ان کا وجود نعمت خداوندتھا۔ جس بلند مقام پر آپؒ فائز تھے ان کا سجادہ نشین بھی غیر معمولی حیثیت کا مالک ہونا چاہئے۔ اعلیٰ حضرت بڑے بڑے سرکش اور سنگدل اشخاص کی اصلاح ایک نظر سے کردیتے تھے لوگ کھوٹے سکے لے کر حاضر ہوتے مگر نظر کیمیا اثر سے سونے کی جھولیاں بھر کے لے جاتے۔ حضرت کرمانوالےؒ کیا خوب فرمایا کرتے تھے کہ ’’حضرت صاحب نے ٹکے ٹوکری لگا رکھی تھی‘‘ ثانی لاثانی حضرت میاں غلام اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں بھی یہی کیفیت تھی۔ ان پر بھی اصلاحی رنگ غالب تھا۔ تغیر نفسی ہی اصل کام

Marfat.com

ہے اور اسی پر آپؒ زیادہ توجہ فرماتے تھے۔

دوسرے یہ کہ عام طور پر انسان دو قسم کے ہیں ایک وہ جو تعلیم سے متاثر ہوتے ہیں دوسرے وہ جو خارق عادت کرامت کے متلاشی ہیں اور اسی پر کسی بزرگ کے مدارج کا قیاس کرتے ہیں لیکن دیکھنا یہ ہے کہ جس قدر کرامات کا اولیاء اللہ کے تذکروں میں نشان ملتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں اس کا عشر عشیر بھی نہیں پایا جاتا۔ حالانکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مقام کو کوئی ولی نہیں پا سکتا۔ اس فرق کو سمجھنے کے لئے تاریخ کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔ ہندوستان کم و بیش آٹھ سو سال تک مسلمانوں کے ماتحت رہا۔ ہزاروں اولیاء اللہ پیدا ہوئے لیکن مسلمان اقلیت میں رہے۔ بے شک مسلمانوں کی تعداد کروڑوں تک پہنچ گئی مگر اکثریت حاصل نہ کر سکے۔ اس کے مقابلہ میں صحابہؓ کا اثر ملاحظہ کیجئے۔ صحابہ کرامؓ براہ راست رسول اللہ ﷺ سے فیض یافتہ تھے۔ مدینہ منورہ سے اٹھے اور دنیا کے انتہائی کناروں تک اسلام کی روشنی کو پھیلا دیا۔ علاقے فتح کر کے اسلامی سلطنت قائم فرمائی۔ نہایت منظّم حکومتوں کو جو ان کے مقابلہ میں پورے ساز و سامان سے مسلح تھیں۔ تہ و بالا کر دیا۔ کفر کے بڑے بڑے ستون اس سیلاب عظیم میں بہہ گئے ان کا اعجاز صرف یہ نہ تھا کہ انہوں نے بڑے بڑے ملک فتح کئے۔ بلکہ ان کا اعجاز یہ تھا کہ مفتوحہ اقوام کے دین' مذہب' تہذیب' کلچر' لباس' زبان سب کو بدل ڈالا۔ وہی ممالک اب اسلامی علاقے کہے جاتے ہیں اور عرب ممالک کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔ اگر کچھ علاقے زیادہ متاثر نہ ہوئے تو کم از کم اتنا ضرور ہوا کہ انہوں نے اسلامی تعلیم کو قبول کر لیا۔ میرے خیال میں یہی وہ تغیر انفسی اور آفاقی ہے جو صحابہؓ کی کرامات میں شمار ہوتا ہے۔ دراصل اللہ والوں کا کام بھی یہی ہے کہ خدا کو بھولے ہوئے انسانوں کا اللہ تعالیٰ سے رابطہ قائم کر دیا جائے۔ کرامات تو ضمنی باتیں ہیں۔ مجھے مخاطب کرتے ہوئے ایک دفعہ حاجی عبدالرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

Marfat.com

''شرقپور شریف میں رہتے ہوئے طبیعت پر ہر وقت شرمساری طاری رہتی ہے۔'' بات مختصر تھی لیکن سوچ کا میدان وسیع تھا۔ کتنی حق بات فرمائی۔ آفتاب ولایت کے سامنے خواہ کتنا ہی روشن ستارہ ہو ہمیشہ محجوب ہی رہتا ہے اس کی روشنی آفتاب ہی کی مرہون منت ہوتی ہے۔ اظہار کرامت کا موقع ہی کہاں ہے اسی نقطہ نگاہ سے حضرت میاں غلام اللہ صاحب ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھنا چاہئے کہ ان کی طبیعت پر عجز وانکساری کا کیا اثر ہوگا۔ وہ تو براہ راست سجادہ نشین تھے اس آفتاب ولایت کے حضور کتنے سنجیدہ رہتے ہوں گے۔ کتنے ضبط سے کام لیتے ہوں گے میں کئی سال ان کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا۔ میرا خاندان بھی اہل علم تھا اور خوش قسمتی سے بزرگان دین کا عقیدت مند بھی تھا اس لئے اکثر بزرگان دین کو دیکھنے کا موقع ملا۔ لیکن جو جاذبیت ثانی لاثانی حضرت میاں غلام اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ میں بھی دیکھی وہ اپنی مثال آپ تھی۔ آپؒ پوری ذمہ داری کے ساتھ سجادگی کو نبھا رہے تھے۔ آنے والوں کی کثیر تعداد آپؒ سے مستفید ہوتی تھی اور حساب وہی بقول حضرت کرمانوالہ رحمۃ اللہ علیہ ٹکے ٹوکری والا تھا۔

قبلہ عالم ثانی لاثانی حضرت میاں غلام اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو آپ سے بڑی محبت تھی مجھے ایک دو دفعہ حضرتؒ کے ساتھ روضہ شریف پر حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ جیسے دونوں بھائی بڑے پیار اور محبت سے مل رہے ہیں۔ حضرت ثانی لاثانیؒ سر جھکائے بیٹھے ہیں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد جسم پر کپکپی سی طاری ہوتی ہے پھر ضبط کر لیتے ہیں خدا جانے دینے والا کیا دے رہا تھا اور لینے والا کیا لے رہا تھا۔ جب اُٹھے تو آپؒ پر مستی کی سی حالت معلوم ہوتی تھی۔

قد اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے لمبا تھا گورا رنگ خوبصورت چہرہ گھنی ڈاڑھی عینک لگاتے تھے تیز رو تھے جیسے بلندی سے کوئی نیچے کو اتر رہا ہو۔ گرمیوں میں قمیض اور

Marfat.com

قمیض پر واسکٹ بند گلے والی' سفید تہمد کبھی کبھی شلوار بھی پہنتے تھے سر پر سفید پگڑی سردیوں میں بند گلے والا لمبا کوٹ' جامہ زیب تھے گھڑی میں دھاگا ہوتا کیونکہ دھات کے چین کو ناجائز خیال کرتے تھے۔ عام طور پر گھڑی قمیض کی پہلو والی جیب میں رکھتے تھے۔ گھٹنوں دو زانو بیٹھتے اور تھکتے نہ تھے۔ تنہائی میں ایک دو دفعہ گھٹنے اٹھائے اور گھٹنوں پر سر جھکائے۔ بازوؤں کو گھٹنوں کے گرد لپیٹے بھی دیکھا ہے۔ ایک دفعہ مجھے پھوڑا تھا اور مجھ سے دوزانو بیٹھنا مشکل تھا۔ مسجد میں تشریف لائے اور میرے نزدیک بیٹھ کر فرمایا۔ اگر تکلیف ہے تو اس طرح دوزانو اٹھا کر اور بازوؤں کو گھٹنے کے گرد لپیٹ کر بیٹھ جاؤ۔ بڑی منظّم طبیعت تھی۔ اعلیٰ حضرتؒ کے بعد آپؒ نے بڑی تندہی سے اپنی ذمہ داریوں کو سنبھالا۔ حاجی عبدالرحمٰن صاحبؒ کا مستقل قیام مسجد مبارک میں تھا ان کے لئے ایک حجرہ مخصوص تھا۔ مسجد کا انتظام ان کے سپرد تھا۔ جب حاجی صاحبؒ پر فالج کا دورہ پڑا تو حضرت صاحبؒ نے حاجی صاحبؒ کی دیکھ بھال اور مسجد کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ حاجی صاحبؒ کے لئے ایک آدمی مقرر کر دیا۔ لنگر کا انتظام نہایت اعلیٰ تھا۔ آنے والوں کو دونوں وقت اچھا کھانا ملتا تھا۔ اور ان کی خبر گیری تسلی بخش تھی۔ صرف ایک مثال اپنے متعلق دیتا ہوں۔ شرقپور شریف حاضر ہوا۔ مجھے نزلہ اور زکام کی شکایت تھی۔ رات کو اکیلا مسجد کی چھت پر لیٹا تھا کہ ایک خادم گرم دودھ کا پیالہ لے کر آیا اور مجھے پینے کے لئے دیا۔ میں نے تبرک سمجھ کر پی لیا۔ اسی سے اندازہ کر لیجئے کہ وہ ہمارا کس قدر خیال رکھتے تھے۔ ایک دفعہ میں نے صبح ہی صبح اجازت چاہی لنگر کا وقت نہ تھا۔ فرمایا دور جانا ہے پھر تھوڑی سی خاموشی کے بعد فرمایا۔ اچھا! حاجی صاحبؒ کو مسجد میں مل کر جانا اور اجازت دے دی۔ حاجی صاحبؒ اس وقت مسجد کے حجرے میں اپنی چارپائی پر بیٹھے تھے میں نے عرض کی کہ جانا چاہتا ہوں۔ آپؒ نے فرمایا اس الماری کو کھولو۔ اس میں ایک تھالی ہے اس میں زردہ پڑا ہے۔ کھانا کھالو۔ اب مجھے معلوم ہوا کہ حاجی صاحبؒ سے مل کر جانے

Marfat.com

میں کیا راز تھا۔

تعمیرات: آپؒ نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی آرام گاہ پر نہایت شاندار کثیر خرچ کے ساتھ روضہ بنایا۔ جو اپنی خوبصورتی اور پختگی کے ساتھ ثانی لاثانیؒ کی معیاری طبیعت کا ثبوت ہے۔

عرس گاہ: میں نے اکثر بزرگان دین کے عرائس کی حاضری دی ہے' مگر جیسی عرس گاہ آپؒ نے تعمیر فرمائی کسی جگہ نہیں دیکھی۔ طویل و عریض چبوترہ پر لوہے کی چھت تیار کی۔ عام طور پر بڑے سٹیشنوں پر ایسی چھتیں ہوتی ہیں۔ لوہے کے گارڈروں کے پائیدان بنائے جس پر ہزاروں روپے خرچ ہوئے۔ عرس گاہ کے ساتھ اونچی منڈیر والا کنواں' کنوئیں کے ساتھ غسل خانے' استنجا خانے اور وضو کے لئے بڑی تعداد میں ٹونٹیاں اور ایک باورچی خانہ تیار کروایا شہر کے نزدیک دو شاندار عمارتیں عربی تعلیم پانے والے طلباء کے لئے بنوائیں۔ جہاں ابتدائی تعلیم اور اعلیٰ تعلیم کا انتظام تھا۔ ہر سال فارغ التحصیل طلباء کی دستار بندی کی جاتی تھی۔ روضہ مبارک کو جاتے ہوئے دائیں طرف ایک چھوٹی سی مسجد تھیؒ اس کی توسیع فرما کر نئے سرے سے خوبصورت مسجد کھڑی کی۔ اور وضو کا انتظام پہلے سے بہتر کر دیا۔ علاوہ ازیں اور بھی چھوٹی چھوٹی عمارتیں مہمانوں کے لئے تعمیر فرمائیں۔ مسجد میاں صاحبؒ حاجی صاحبؒ کے حجرہ کے ملحق حجرہ بھی آپؒ ہی کا تیار کردہ ہے اس حجرہ میں فجر کی نماز کے بعد اور ظہر اور عصر کے درمیان آپؒ بیٹھا کرتے تھے۔

عقائد: آپؒ کے عقائد وہی تھے جو اعلیٰ حضرتؒ کے تھے۔ جو فرقے صوفیا کے معمولات پر شرک' کفر اور بدعات کے فتوے دیتے ہیں ان پر اپنی مجلس میں بھی ناپسندیدگی کا اظہار کرتے تھے اور ایسے لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے یا ان کا وعظ سننے سے اپنے متعلقین کو روکا کرتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ یہ ایمان کو خراب کرتے ہیں۔ مجھے

Marfat.com

یاد ہے کہ مکان شریف کے عرس مبارک پر مولوی فتح اللہ صاحب لائل پوری کو آپؒ نے سختی کے ساتھ تنبیہہ فرمائی۔ تمہارا یہاں کیا کام ہے تم مولوی یونس دیو بندی کے پاس بیٹھا کرو بلکہ مسجد میں اذان دینے سے روک دیا۔ چونکہ مولوی صاحب جہر الصوت تھے اور اذان کے شائق۔ مگر بدعقیدگی کے باعث انہیں روک دیا۔ اسی عرس پر مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری بھی تشریف لائے ہوئے تھے اور انہیں منتظمین نے تقریر کے لئے بلایا ہوا تھا۔ اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تمام خلفاء نے ناراضگی کا اظہار فرمایا اور ثانی لاثانی حضرت میاں غلام اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ ہم عرس مبارک حضرت امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ پر صرف آپؒ کی حاضری کے لئے آتے ہیں اور جو لوگ یہاں آتے ہیں ان کا بھی یہی مقصد ہوتا ہے۔ یہاں سیاسی فضا پیدا کرنا اچھا نہیں۔ جب یہ لوگ عرسوں کی حاضری کو جائز نہیں سمجھتے تو پھر کس لئے یہاں آتے ہیں۔ آپؒ نے جامعہ کی بنیاد بھی اسی لئے رکھی تھی کہ صحیح العقیدہ علماء تیار کئے جائیں۔ مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری نے اپنے وعظ کے دوران میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا واقعہ بیان کیا کہ شیطان نے آپؒ کو دھوکا دینا چاہا۔ آپؒ کے چاروں طرف روشنی پھیل گئی اور اس روشنی میں شیطان نے کہا کہ اے عبدالقادر تم نے بہت عبادت کی اور وہ مقبول ہو چکی ہے۔ اب تمہیں عبادت کی ضرورت نہیں۔ آپؒ نے لاحول پڑھا اور وہ روشنی معدوم ہو گئی۔ آپؒ چونکہ بڑے عالم تھے شیطان کے دھوکہ سے بچ گئے۔ آپؒ کے ہمراہ مولانا عبدالعزیز الگون والے تھے۔ انہوں نے دوران وعظ فرمایا کہ واقعہ کا آخری حصہ تو یہ ہے کہ شیطان نے جاتے ہوئے کہا اے عبدالقادر تمہارے علم نے تمہیں بچا لیا۔ آپؒ نے فوراً ارشاد فرمایا کہ مجھے میرے علم نے نہیں بلکہ اللہ کے فضل نے بچایا ہے۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ علم جہاں ہدایت کا باعث بنتا ہے وہاں گمراہی کا باعث بھی بن جاتا ہے۔ شیطان کا یہ آخری وار تھا کہ شاید سرکار بغدادؒ میرے اس فریب میں آ جائیں اور علم پر بھروسہ کر لیں۔

Marfat.com

مگر آپؒ نے فوراً فضل الٰہی کی طرف رجوع فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اللہ والوں کی خود حفاظت کرتا ہے۔'' مولوی صاحب کا یہ جواب سن کر حضرت ثانی صاحبؒ بے حد مسرور ہوئے اور چہرہ انور پر مسرت کے آثار نمایاں نظر آتے تھے۔

اپنے ملنے والوں کو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ درود حضری (صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ وسلم) پڑھنے کی ہدایت فرمایا کرتے تھے بعض کو آلہ کے ساتھ واصحابہ زیادہ کرتے۔ لیکن حضرت ثانی لاثانی وآلہ واصحابہ ہر ایک سے فرماتے۔ ایک دفعہ راقم الحروف بھی حاضر تھا آپؒ نے فرمایا پہلے لوگوں کے عقیدے اچھے تھے اب آلہ کے ساتھ واصحابہ ضرور پڑھنا چاہئے تاکہ ایسے بدعقیدہ لوگوں سے جو اصحاب کے ساتھ حسن ظن نہیں رکھتے اور ان کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں محفوظ رہا جا سکے۔ آپؒ مولانا احمد رضا خان صاحب کی تعریف کیا کرتے تھے کہ انہوں نے بڑا کام کیا ہے۔ آپؒ ان کے ہم خیال تھے چنانچہ اپنے ایک صاحبزادہ کو مدرسہ حزب لاحناف میں داخل فرمایا۔

تصرف: ایک دفعہ میں شرقپور شریف حاضر ہوا مولوی عبدالعزیز صاحب مان ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے اور انہوں نے میرے ماموں صاحب سے تعلیم پائی تھی۔ لاہور ملے اور میرے ہمراہ شرقپور شریف آئے۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ جب تک آپ حضرتؒ کے سامنے حاضری دیں دوزانو بیٹھیں۔ حضرت صاحب نے ان سے پوچھا کہ مولوی صاحب کہاں سے آئے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ قادیان کے نزدیک ایک گاؤں ہے اور میرا کام مرزائیوں سے مناظرے کرنا ہے سلسلہ کلام اتنا دراز کیا کہ مناظروں کی بات ختم ہوتی نظر نہ آتی تھی۔ حضرتؒ کے چہرے پر تنگی کے آثار نظر آتے تھے۔ مگر مولوی صاحب پر جنون سوار تھا۔ آپؒ نے فرمایا آپ کا یہ کام بڑا اچھا ہے مگر ساتھ ساتھ اللہ کریم کی یاد بھی ضروری ہے۔ اللہ اللہ کیا کرو۔ اس سے زبان میں تاثیر پیدا

Marfat.com

ہوتی ہے چونکہ دوزانوں بیٹھنا ان کے لئے دوبھر ہو رہا تھا بار بار پہلو بدلتے تھے۔ حضور نے فرمایا کہ اب جا کر مسجد میں آرام کرو۔ مولوی صاحب چلے گئے اور کچھ عرصہ کے بعد میں بھی مسجد میں آیا۔ مولوی صاحب کی حالت بدل چکی تھی فرمانے لگے اللہ والوں کی صحبت بھی عجیب اثر کرتی ہے میں اپنی گفتگو پر شرمسار ہوں۔ اور دل کو ذکر الٰہی میں مصروف پاتا ہوں۔ ایک دفعہ حضرت صاحبؒ حجرہ مبارک میں رونق افروز تھے۔ اور میرے ساتھ کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ اتنے میں دونوں صاجزادے جو ابھی کمسن تھے حجرے میں آ گئے اور ادھر ادھر ہاتھ مارنے لگے۔ تھوڑے عرصہ کے بعد ایک صاجزادے تو چلے گئے دوسرے اسی طرح مصروف رہے آپؒ نے سر اٹھا کر اس صاجزادے کو دیکھا معاً صاجزادے صاحب بیٹھ گئے اور جلدی سو گئے۔ آپؒ نے پیار سے ان پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا کہ مولوی صاحب اچھا ہوا یہ سو گئے ہیں میں نے دل ہی دل میں کہا سوئے نہیں سلائے گئے ہیں۔ آپؒ نے فوراً میری طرف مسکراتے ہوئے دیکھا اور پھر سر جھکا لیا۔

کشف: ایک دفعہ حضرت صاحب کا فرحت نامہ موصول ہوا کہ عرس مبارک پر مکان شریف جا رہا ہوں فلاں تاریخ کو فلاں مقام پر امرتسر آ جانا۔ چنانچہ میں حسب فرمان پہنچ گیا۔ میں نے کافی دوڑ دھوپ کی مگر موٹر نہ مل سکی آخر آپؒ نے تانگہ لیا اور عشاء کی نماز تک راجہ سانسی چودھری سلطان احمد کے ہاں پہنچ گئے۔ رات کو آپؒ چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے اور میں ان کے نزدیک فرش پر لیٹا تھا۔ میرے دل میں بار بار خیال آتا تھا کہ کتنا بدقسمت ہوں موقع جا تا رہا۔ حضرت صاحب کو گاؤں لے جاتا۔ کتنی سعادت سے محروم رہ گیا۔ کچھ دیر کے بعد فرمایا۔ ابھی جاگ رہے ہو میں نے کہا ہاں حضرت فرمانے لگے افسوس کی کیا ضرورت ہے۔

رشتہ در گردنم افگندہ دوست

Marfat.com

می رومی ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

آخر واپس جاتے ہوئے مجھے ساتھ لے کر میرے قصبہ میں تشریف فرما ہوئے۔

ایک دفعہ مکان شریف میں عرس کے موقع پر آپ حجرہ شریف میں جو بیٹھک کی چھت پر تھا تشریف فرما تھے۔ چند اصحاب حجرہ میں اور کچھ برآمدہ اور صحن میں بیٹھے تھے۔ آدمیوں کی تعداد کافی تھی۔ میں برآمدہ میں تھا۔ صبح کی دھوپ برآمدہ میں پڑ رہی تھی۔ میرے دل میں بار بار خیال آتا کہ سردی شدید ہے حضرت صاحب برآمدہ میں آجائیں تو اچھا ہے۔ اتنے میں ایک صاحب جن کے ہاتھ میں ٹوکری تھی سب صفوں کو پھاندتے ہوئے حجرہ میں داخل ہو گئے۔ داڑھی منڈی ہوئی تھی۔ ٹوکری آپؒ کے سامنے رکھ دی۔ آپؒ نے اس کی طرف دیکھا اور فوراً حجرہ سے اٹھے اور میرے پاس دھوپ میں بیٹھ گئے۔ آہستہ سے فرمایا کہ اب ٹھیک ہے۔

کرامات: مولوی غلام محمد صاحب مرحوم شیخوپورہ والے فرماتے ہیں کہ ثانی لاثانی حضرت میاں غلام اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کوٹلہ شریف تشریف لے جا رہے تھے میں ان کے ہمراہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ گھوڑی پر تھے اور میں پیدل جا رہا تھا۔ اتنے میں بڑے بڑے کتے ہماری طرف بھاگتے ہوئے آئے مجھے بڑی پریشانی ہوئی آپؒ نے فرمایا پریشانی کی کوئی بات نہیں یہ ابھی واپس ہو جائیں گے۔ آپؒ کا فرمانا تھا کہ کتے اسی وقت واپس چلے گئے پھر مولوی صاحبؒ نے فرمایا کہ اللہ کے مقبولوں کی تو کتے بھی مانتے ہیں۔ محمد علی ساکن چک نمبر 110 ہارون آباد کا بیان ہے کہ میرے مسلسل سات بچیاں ہوئیں ایک دن میں نے حضرت قبلہ ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا حضور اللہ تعالیٰ نے اولاد تو دی ہے لیکن سب بچیاں ہیں۔ آپؒ نے فرمایا مایوس ہونے کی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ تم کو دو بچے عطا فرمائے گا۔ ان کا نام غلام احمد اور جمیل احمد رکھنا۔

Marfat.com

ہم دونوں میاں بیوی عمر ساٹھ پینسٹھ سال کی ہو چکی تھی حضرت کے کہنے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے مجھے دو بچے عطا فرمائے اور ان کے نام حسب ارشاد غلام احمد اور جمیل احمد رکھا۔

اولاد: اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل عمیم سے آپ کو پانچ صاحبزادیاں اور تین صاحبزادے عطا فرمائے۔ صاحبزادگان کے نام یہ ہیں۔ (1) حضرت صاحبزادہ میاں سعید احمد صاحب مرحوم ومغفور، (2) شمس المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں غلام احمد صاحبؒ (3) فخر المشائخ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری۔

وفات: آپؒ 7 ربیع الاول 1377ھ بمطابق 13 اکتوبر 1957ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ختم مبارک: ہر سال یکم اور دو کا تک بمطابق 17-18 اکتوبر کو آپؒ کا ختم مبارک فخر المشائخ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی کے زیر اہتمام ہوتا ہے۔

(از: حکیم قاضی ظہور ربی صاحبؒ)

Marfat.com

حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ صاحبؒ

ابھی شعور کی آنکھ کھولی ہی تھی کہ ایک دن ہمارے گھر میں عید کا سا سماں پیدا ہوا۔ والد صاحب کہیں گئے ہوئے تھے۔ (بعد میں معلوم ہوا کہ مکان شریف عرس پر حاضری دینے کے لئے تشریف لے گئے تھے) واپسی پر گھر میں داخل ہوتے ہی بیٹھک کا دروازہ کھولا اور کسی مہمان کو بٹھایا اتنا یاد ہے کہ والد صاحب نے والدہ صاحبہ سے کہا کہ حضرت صاحب تشریف لائے ہیں اور یہ بھی پوچھا کہ کیا پکا ہے۔ اس وقت میرے علاوہ والد صاحب کی اور کوئی اولاد نہ تھی۔ میں بھی یہ دیکھنے کیلئے حضرت صاحب کون ہیں' بیٹھک میں داخل ہوا تو ایک بزرگ تشریف فرما تھے۔ انہوں نے میرا نام لے کر مجھے بلایا۔ (میرا نام چونکہ انہی کا تجویز کردہ تھا اس لئے انہوں نے میرے نام سے بلایا) میں شرماتا ہوا ان کے قریب ہوا تو انہوں نے پیار سے اپنا دست شفقت میرے سر پر پھیرا والد صاحب بیٹھک میں داخل ہوئے تو حضرت صاحب نے مسکرا کر فرمایا۔ مولوی صاحب جو کچھ گھر میں ہے لے آئیں۔ اب کچھ نہیں پکانا گھر میں دال پکی ہوئی تھی۔ حضرت میاں صاحب ثانی لاثانیؒ نے بڑی رغبت سے کھائی اور تعریف بھی کی لیکن والد صاحب' والدہ صاحبہ سے کہہ رہے تھے کہ بڑی شرمندگی ہوئی تم نے گوشت ہی پکالیا ہوتا۔ صبح جب جاگا تو حضرت میاں صاحب ثانی لاثانیؒ تشریف لے جاچکے تھے۔ یہ تھی میری حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پہلی ملاقات اس وقت ہم

Marfat.com

موضع مہتہ تحصیل و ضلع امرتسر میں رہا کرتے تھے یہ قصبہ مکان شریف سے چھ میل کے فاصلہ پر تھا۔ پاکستان بنا تو ہم جہلم چلے گئے دو سال کے بعد والد صاحب کا تبادلہ ڈل سکول بہالیکے ضلع شیخوپورہ میں ہو گیا ایک سال سکول کی عمارت میں رہے بالآخر قریبی گاؤں پھلروں تحصیل صفدر آباد ضلع شیخوپورہ میں رہائش پذیر ہوئے اور تادم تحریر اسی گاؤں میں رہ رہے ہیں۔ اپنی تعلیمی مصروفیات کی وجہ سے شرقپور شریف جانا نصیب نہ ہوا اور نہ ہی حضرت ثانی لاثانی صاحب رحمۃ اللہ کی زیارت نصیب ہوئی۔ 1957ء میں جبکہ میں دیال سنگھ کالج لاہور میں زیر تعلیم تھا اور ہوسٹل میں رہ رہا تھا ایک دن میرے ایک دوست نے کہا کہ آج شرق پور شریف میں حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کا عرس شریف ہے' چلنا ہے تو چلو میں جا رہا ہوں۔ میں فوراً اس کے ہمراہ ہوا۔ تجسس پیدا ہوا کہ حضرت ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی جائے پوچھتے ہوئے پہنچے تو لوگ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر جا رہے تھے اور کچھ لوگ اوپر سے نیچے اتر رہے تھے۔ معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ حضرت ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ اوپر تشریف فرما ہیں اور یہ لوگ آپؒ کی زیارت کے لئے ادھر جا رہے ہیں ہم بھی اوپر چڑھ گئے۔ آپؒ ایک چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے اور صاحب فراش تھے۔ خادم آپؒ سے مصافحہ کرنے سے روک رہا تھا اور جلدی جلدی نیچے اترنے کا کہہ رہا تھا۔ میرا ساتھی تو اتر گیا لیکن میں پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا اور آپؒ کی زیارت سے مستفید ہوتا رہا۔ اسی دوران میں ایک آدمی اوپر آیا اور اس نے آپؒ کے پاؤں کو دبانا چاہا تو آپؒ بہت ناراض ہوئے اور اسے بڑا ڈانٹا۔ خادم نے اس آدمی کو پیچھے کھینچ لیا اور نیچے جانے کا کہا۔ خادم کی جب مجھ پر نظر پڑی تو اس نے کہا او منڈے تو بھی نیچے چل میں جلدی سے حضرت ثانی لاثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف بڑھا اور مصافحہ کر کے نیچے اتر آیا۔ یہ تھی میری ثانی لاثانی میاں غلام اللہ صاحب سے دوسری ملاقات۔ عرس کے خاتمے کے چند دن بعد اخبار میں آپؒ کے وصال شریف کی خبر پڑھی

Marfat.com

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

میرے دوستوں کا اصرار ہے کہ میں حضرت ثانی لا ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات بابرکات پر کچھ لکھوں میرے جیسا تہی دامن بھلا کیا لکھے گا۔ والد صاحب مرحوم اور دوسرے چند بزرگوں کی تحریری یادداشتیں جو میرے پاس محفوظ ہیں ان سے استفادہ کرتے ہوئے کچھ تحریر کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

پیدائش: حضرت ثانی لا ثانی میاں غلام اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ 1891ء میں سرزمین شرقپور شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے برادر اصغر تھے اور آپؒ سے تیس سال چھوٹے تھے۔ آپؒ کے والد میاں عزیز الدین رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا نام غلام اللہ رکھا۔ حضرت ثانی لا ثانی میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ' میاں عزیز الدینؒ کی دوسری بیوی سے تھے۔ آپؒ کے والد محترم حضرت عزیز الدین رحمۃ اللہ علیہ متقی اور پرہیزگار سرکاری ملازم تھے۔ ان کی ہستی دین و دنیا کا حسین امتزاج تھی۔ اگر آپؒ کی دینی زندگی پر نظر ڈالی جائے تو آپ صوم وصلوۃ کے پابند' شب بیدار اور دل میں خوف خدا رکھنے والے' بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر شفقت آپؒ کا خاصا اگر دنیاوی زندگی پر نظر دوڑائی جائے تو آپ ایک محنتی کارکن' پابندی وقت کو ملحوظ رکھنے والے' اپنا کام نہایت خلوص سے سرانجام دینے والے' افسران بالا اور عوام الناس سے بہترین تعلقات رکھنے والے ملازمانہ قباحتوں سے پاک تھے۔

تعلیم: اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم و تربیت کا خاص اہتمام رکھا۔ قرآن پاک کی ناظرہ کی تکمیل کے بعد سکول میں داخلہ لیا۔ آپ نے مڈل سکول امتحان 1906ء میں پاس کیا۔ پھر میٹرک پاس کرنے کے بعد آپؒ نے طیبہ کالج لاہور میں داخلہ لیا۔ وہاں سے آپ نے حکیم حاذق کا امتحان پاس کیا۔ اس دوران میں آپ نے دینی تعلیم بھی جاری رکھی۔

Marfat.com

طبابت: حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دنیاوی اور دینی تعلیم کی تکمیل کے بعد شرقپور شریف کے مشہور حکیم محمد اسماعیل صاحب سے طبابت کا تجربہ حاصل کیا اور بعد میں اپنا مطب کھول لیا۔ اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو معلوم ہوا تو آپؒ نے ناراضگی کا اظہار کیا۔ اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپؒ کو جسمانی بیماریوں کے علاج کی بجائے روحانی بیماریوں کے معالج بنانا چاہتے تھے۔ چنانچہ آپؒ نے اپنا مطب بند کر دیا۔

ملازمت: جب آپؒ نے طبابت کا سلسلہ ختم کیا تو آپؒ نے ٹاؤن کمیٹی میں بطور سیکرٹری ملازمت اختیار کر لی' لیکن جلد ہی اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ناراضی کا خیال کر کے یہ ملازمت بھی چھوڑ دی۔

زمینوں کی دیکھ بھال: حضرت ثانی لاثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے طبابت اور ملازمت چھوڑنے کے بعد زمینوں کی دیکھ بھال شروع کر دی۔ صوم وصلوٰۃ کی پابندی اور سنت نبوی کی اتباع کے ساتھ ساتھ کھیتی باڑی میں پوری دلچسپی لیتے رہے۔ یہ عجیب اتفاق تھا کہ حضرت میاں عزیز الدین صاحب کے دونوں صاحبزادوں نے آپؒ کی زندگی کے دونوں پہلوؤں کو اپنے اندر سمو لیا تھا۔ اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ بچپن ہی سے دنیا سے بیزار اور اللہ اللہ کرنے والے مادرزاد ولی تھے۔ حضرت ثانی لاثانی حضرت میاں غلام اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ صوم وصلوٰۃ کی پابندی کے ساتھ ساتھ دنیاوی زندگی سے پوری طرح آشنا' پوری توجہ سے معاملات زندگی کو نپٹاتے۔ جس راہ پر اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ گامزن تھے اس راہ سے جزوی طور پر گریزاں۔ آپؒ فرمایا کرتے تھے مجھے دین بھی چاہئے اور دنیا بھی۔

بھائیوں کی باہمی محبت: حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ رحمۃ علیہ اور اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ میں محبت کا ایک لازوال رشتہ تھا۔ بھائی ہونے کے

Marfat.com

ناطے دونوں ایک دوسرے کو ملے بغیر نہ رہ سکتے تھے۔ جب حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ طبیہ کالج میں داخل ہوئے تو اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ وفور جذبات سے مجبور ہو کر والدہ محترمہ کی اجازت سے ملنے کے لئے لاہور تشریف لے جاتے بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا کہ ادھر سے اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ ملاقات کے لئے روانہ ہوتے ادھر سے ثانی لاثانی حضرت میاں غلام اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ لاہور سے شرقپور شریف کو روانہ ہوتے اور دونوں بھائیوں کی ملاقات راستے میں ہی ہو جاتی وہیں سے مل کر واپس ہو جاتے۔

نظر کیمیا اثر: دونوں بھائیوں کی مثالی محبت نے اثر دکھایا اور ایک جمعہ کے دن اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ غلام اللہ آج میرے سامنے پہلی سطر میں بیٹھنا۔ جمعہ پڑھاتے ہوئے ایسی نظر کیمیا اثر ڈالی اور آپ کو درجات کی اس بلندی پر پہنچا دیا کہ وہاں پر پہنچنے کے لئے برسوں کی ریاضت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی حیات میں آپ نے اپنے آپ پر ضبط رکھا اور درجات کی بلندی کا اظہار تو کیا اپنے شب و روز کے معمولات سے بھی ظاہر نہ ہونے دیا۔

شرف خلافت: پروفیسر منور حسین لکھتے ہیں۔ ''شیر ربانی میاں شیر محمدؒ نے اپنے آخری وقت میں میاں ثانی صاحبؒ کو اپنے پاس بلا لیا اور فرمایا۔ گھبرانا نہیں۔ مہمانوں کی خدمت کرنا۔ نماز جمعہ خود پڑھانا۔ وقتاً فوقتاً اور نمازیں بھی پڑھا دیا کرنا جو بھی ملنے آئے اسے اللہ اللہ کا ورد بنا دینا انشاء اللہ تمہیں کسی بات کی کمی نہیں رہے گی۔''

(تذکرہ حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۳۴)

محمد یٰسین صاحب قصوری فرماتے ہیں۔

''حضرت قبلہ شیر محمدؒ نے اپنے آخری ایام میں حضرت ثانی صاحبؒ کو طلب فرمایا اور سید نور الحسن کیلانوالہ اور بابا عبداللہ صاحب فیروز پوری کی موجودگی میں حضرت

Marfat.com

ثانی صاحبؒ کو مخاطب کر کے فرمایا گھبرانا نہیں۔ مہمانوں کی خدمت میں کوتاہی نہ کرنا۔ جمعہ کی نماز خود پڑھانا اور باقی نمازیں اور مسجد کا اہتمام میاں ابراہیم اور حاجی عبدالرحمٰن صاحب کے سپرد کر دینا۔ جمعہ کی نماز کے علاوہ وقتاً فوقتاً اور نمازیں بھی پڑھانا اور جو آئے اسے اللہ اللہ بتا دیا کرنا۔ انشاء اللہ العزیز تمہیں کسی بات کی کمی نہیں رہے گی۔''

اس روح پرور منظر کو مولانا مولوی غلام محمد صاحبؒ خطیب جامع مسجد جہانگیر آباد شیخوپورہ سے بحوالہ مولوی امیر علی، علی پوری سے سنئے۔

مولوی امیر علی صاحب علی پوری کا بیان ہے کہ حضور اعلیٰ صاحب نے مجھ سے فرمایا تمہارا کیا نام ہے۔ بندہ نے عرض کیا حضور میرا نام امیر علی ہے۔ آپؒ نے فرمایا تمہارا نام امیر بخش ہے۔ پھر آپ نے فرمایا امیر بخش غلام اللہ کو ہمارے پاس لاؤ۔ میں میاں صاحب (حضرت میاں ثانی لاثانی صاحبؒ) کی خدمت میں حاضر ہوا آپ لیٹے ہوئے تھے۔ میں نے آپؒ کا پیغام دیا۔ آپؒ میرے ساتھ حضور اعلیٰؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؒ نے فرمایا تمہارا نام کیا ہے حضرت ثانی صاحبؒ نے اعلیٰ حضرتؒ کی خدمت اقدس میں عرض کی کہ میرا نام غلام اللہ ہے۔ آپ نے فرمایا غلام اللہ آپ کو پتہ ہونا چاہئے کہ جو بوجھ آپؒ کے سر پر آنے والا ہے یہ آپ کو اٹھانا پڑے گا۔ حضرت اعلیٰ صاحبؒ نے اپنے سینے پر لٹا لیا آپ کی حالت کچھ اور تھی اور آپ کو وجد طاری ہوا۔ ہوش آئی تو ثانی صاحب لاثانی بن چکے تھے۔''

(مولانا مولوی غلام محمد صاحب شیخوپوری کی خودنوشت یادداشت)

صحیح جانشین: پروفیسر منور حسین اپنی کتاب تذکرہ حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوریؒ کے صفحہ 35 پر لکھتے ہیں۔

''اب یہ مصلیٰ حضرت ثانی صاحبؒ کو مرحمت ہوا تو آپ بھی بفضل تعالیٰ طائفہ سلوک و عرفان پر چھا گئے اور بے شمار مخلوق کو راہ راست پر لائے۔ آپؒ کی یہی

Marfat.com

کرامت تھی کہ آپؒ سے ملنے والے دوسروں سے ممتاز نظر آتے۔ اس مصلے پر بیٹھ کر حضرت ثانی لاثانیؒ نے اعلیٰ حضرت کے طریق تعلیم کو ایسی تحریک دی کہ جو کوئی آپ سے ملا اس کی دنیا بدل گئی۔ آپؒ سے ملنے کے بعد ایسا معلوم ہوتا کہ دل برف کی مانند سرد ہو چکا ہے۔ حرص و ہوس اور خواہشات و جذبات نام کو نہیں اگر دل میں کوئی چیز ہے تو وہ جذب و شوق ہے جو مرشد کے سینے سے منعکس ہو کر اسی کی طرف آ رہا ہے۔ غرض یہ کہ میاں ثانی صاحبؒ اعلیٰ حضرتؒ کی عملی تصویر بن کر طالبان راہ حق کو چشمہ فیض سے سیراب فرماتے رہے اور خدمت اسلام میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔''

حضرت ثانی لاثانی میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اعلیٰ حضرت میاں صاحبؒ کے فرمان کے مطابق خواہش مند کو اللہ اللہ سکھایا۔ مہمانوں کی خوب خدمت کی ان کا ہر طرح سے خیال رکھا۔ میرے والد محترم حکیم قاضی ظہور ربی نقشبندیؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں ثانی لاثانی صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مجھے نزلہ اور زکام تھا۔ رات کو اکیلا مسجد کی چھت پر لیٹا ہوا تھا کہ ایک خادم گرم دودھ کا پیالہ لے کر آیا اور مجھے پینے کے لئے دیا میں نے تبرک سمجھ کر پی لیا اسی سے اندازہ کر لیجئے کہ وہ ہمارا کس قدر خیال رکھتے تھے۔
(حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۴)

غرضیکہ حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آپ کو اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا صحیح جانشین ثابت کیا۔

سادگی: حضرت ثانی لاثانی میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سادگی کو جزو ایمان سمجھتے تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی نہایت سادگی میں گزاری۔ سادہ لباس گرمیوں میں قمیض اور قمیض پر واسکٹ بند گلے والی' سفید تہبند کبھی کبھی شلوار بھی زیب تن فرماتے۔ سر پر کپڑے کی ٹوپی اور سفید پگڑی سردیوں میں بند گلے والا لمبا کوٹ' جامہ زیب تھے' غذا بالکل سادہ پسند فرماتے۔ آپؒ فرماتے انسان کو ہر قسم کی غذا کھانی چاہئے تاکہ وہ اس کا عادی ہو

Marfat.com

جائے۔ آپؒ کے تمام معمولات سنت رسول ﷺ کے عین مطابق تھے۔ اسی لئے آپؒ کے اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے اور دیگر تمام معاملات میں سادگی پائی جاتی تھی۔ کسی قسم کے کروفر کو پسند نہ فرماتے تھے بلکہ نفرت کرتے۔

تعمیرات: اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے شرقپور شریف میں جو مساجد تعمیر کرائی تھی ان کو پختہ کرایا۔ اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی آرام گاہ پر نہایت شاندار کثیر رقم خرچ کر کے روضہ شریف تعمیر کرایا۔ قبرستان کے باہر طویل وعرض چبوترہ پر لوہے کی چھت تیار کرائی۔ شرقپور شریف کے علاوہ بھی آپؒ نے دیگر مقامات پر مساجد تعمیر کرائیں۔

کشف وکرامات: حاجی عبدالغفور غلہ منڈی شیخوپورہ کا بیان ہے کہ جب ہم مہاجر ہو کر آئے۔ وہابی عقیدہ رکھتے تھے ہم پر غریبی بہت تھی اور ہم مقروض بھی تھے۔ بندہ کو کسی دوست نے مشورہ دیا کہ شرقپور شریف جاؤ تمہاری مشکل حل ہو جائے گی۔ میں اپنی مجبوری کی وجہ سے حضرت ثانی صاحبؒ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کی خدمت میں کوئی بات بھی نہیں کی تھی کہ آپؒ نے فرمایا کتنا قرضہ ہے تمہارا۔ میں نے عرض کی یا حضرت نوصد روپیہ تو آپ نے فرمایا اللہ فضل کرے گا میں اپنے گھر پہنچا تو ایک معمولی کام جو ہم کر رہے تھے بندہ کو اس میں پورا نوصد روپیہ منافع ہوا۔

(مولانا مولوی غلام محمد صاحب شیخوپوری کی یادداشتیں)

حاجی محمد یوسف صاحب نگینہ فیصل آباد والے فرماتے ہیں کہ جب میں اکیلا ہوتا تو آپؒ میرے ساتھ بڑی شفقت فرماتے جب آدمی ہوتے تو مجھے اپنے پاس کبھی نہ بیٹھنے دیتے۔ میں نے نادانی سے ایک دفعہ دربار شریف پر کھڑے ہو کر اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی کہ قبلہ ثانی صاحبؒ میرے ساتھ پیار نہیں کرتے نہ میرے ساتھ کھانا کھاتے ہیں۔ جب میں دربار شریف سے واپس بیٹھک میں آیا تو آپؒ

Marfat.com

بیٹھے تھے دیکھ کر تبسم فرمایا پھر اندر تشریف لے گئے اندر سے بہت نفیس نفیس کھانے لائے اور میرے سامنے رکھ کر کہا محمد یوسف کھاؤ میں پریشان ہو گیا۔ آپؒ نے فرمایا اب کیوں نہیں کھاتے دربار شریف جا کر ہماری شکایات کرتے ہو۔ میں بہت شرمندہ ہوا۔ (مولانا مولوی اکبر علی مرحوم شرقپوری کی خودنوشت یادداشتیں)

حاجی خدا بخش صاحب گوالمنڈی لاہور والے فرماتے ہیں مجھے اللہ تعالیٰ نے چھ لڑکیاں عطا کیں۔ لڑکا کوئی نہ تھا۔ جمعہ شرقپور شریف میں ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے ادا کرتا تھا۔ مجھے یہ جرأت نہ ہوتی کہ لڑکا کے لئے آپؒ سے دعا کراؤں۔ ایک دفعہ میری چچی جو اعلیٰ حضرتؒ کے ملنے والی تھیں اور میری بیوی چھ بچیوں سمیت شرقپور شریف حاضر ہوئیں جب آپؒ جمعہ شریف کے بعد گھر گئے تو میری چچی نے عرض کی حضور خدا بخش کی چھ بچیاں ہیں لڑکا کوئی نہیں۔ دعا فرمائیں۔ آپؒ نے ایک تعویز عطا فرمایا اور دعا کی۔ حاجی صاحب فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فرزند عطا کیا۔ آپؒ نے فرمایا اس کا نام عنایت بخش یا رسول بخش رکھ لو۔ بندہ نے اس کا نام عنایت بخش رکھا۔ (مولانا مولوی اکبر علی شرقپوری مرحوم کی خودنوشت یادداشتیں)

غیرت: اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو احکامات الٰہی اور سنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خلاف ورزی پسند نہیں ہوتی بلکہ جب وہ کوئی خلاف شرع عمل دیکھتے ہیں تو شمشیر برہنہ بن جاتے ہیں۔

مولانا مولوی غلام محمد صاحبؒ شیخوپوری اپنی خودنوشت یادداشتوں میں لکھتے ہیں۔

"آپؒ کے بہت سے واقعات ہیں بندہ بیان نہیں کر سکتا اتقو فراسۃ المومنین مولانا محمد اسماعیل چکوال والوں نے آپؒ کو دعوت دی۔ آپؒ چکوال تشریف لے گئے۔ آپؒ نے مولانا صاحب کی ایک غلطی دیکھی اور غلطی بہت بڑی تھی۔ آپؒ ناراض ہو گئے۔ مولوی صاحب پر وہ وقت آیا کہ کوئی چیز پاس نہ رہی۔ پہلے جب مولوی صاحب شرقپور شریف آتے تو آپ اٹھ کر ملتے تھے وہ وقت آ گیا کہ عرس مبارک حضرت اعلیٰ

Marfat.com

صاحبؒ کا تھا بیٹھک میں تشریف فرما تھے میں بھی حاضر تھا آپؒ نے فرمایا کہ غلام محمد مولویوں سے تنہائی چاہیے میں نے عرض کیا کہ مولانا محمد اسماعیل تشریف لے آئے ہیں اور باہر بیٹھے ہیں۔ آپؒ نے جلالت سے دیکھا اور کہا ہم نے ان کو سلسلہ سے نکال دیا ہے۔ اس کی بات مت کریں۔ جو مولانا صاحب کا حشر ہوا ہے شرقپور شریف کے بہت سے آدمی جانتے ہیں۔''

مولانا مولوی غلام محمد صاحبؒ شیخوپوری ہی فرماتے ہیں۔

''حضرت قبلہ اعلیٰ صاحب کا عرس تھا۔ ختم مبارک ہو چکا تو قبلہ ثانی لا ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے شاہ نور الحسن گیلانیؒ میاں رحمت علی صاحبؒ اور شاہ محمد اسماعیل شاہ صاحبؒ کو فرمایا کہ چودھری نذیر حسین ذیلدار نے دعوت کی ہے سب نے ان کے گھر جانا ہے۔ تمام نے وعدہ کر لیا۔ مگر شاہ صاحب نور الحسن شاہؒ نے عرض کی کہ حضرت میں مجبور ہوں۔ میں تو لنگر کی روٹی کھاؤں گا۔ آپؒ خاموش رہے۔ نماز ظہر کا وقت تھا۔ نماز پڑھنے کے بعد واپس بیٹھک شریف کی طرف آ رہے تھے آپؒ کے گھر کے نزدیک حویلی تھی۔ آپؒ اس میں داخل ہو گئے۔ شاہ صاحب نور الحسن شاہ صاحبؒ وہاں آئے اور ثانی لا ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں گر پڑے اور بلند آواز سے رونے لگے ہاتھ باندھ کر عرض کیا۔ حضرت مجھے رکھ لیں میں فنا ہو گیا۔ حضرت مجھے خدا کے لئے معاف فرما دیں۔ آپؒ وہاں سے چل پڑے اور بیٹھک شریف میں تشریف لائے تو شاہ صاحب روتے رہے بعد میں آپ نے معاف فرما دیا یہ ہے عقیدت جس نے پائی ادب سے پائی۔''

تحریک پاکستان اور ثانی لا ثانی حضرت میاں صاحبؒ: میرے والد قبلہ و کعبہ حکیم قاضی ظہور ربی صاحبؒ فرماتے تھے کہ ''تحریک پاکستان کے دوران میں جب بھی حاضری دی ثانی لا ثانی میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے مسلم لیگ کے لئے کام کرنے کی تلقین کی گئی۔ فرماتے تھے اب وقت آ گیا ہے کہ قرآن و سنت کو عملاً رائج

Marfat.com

کرنے کے لئے ایک الگ خطہ حاصل کیا جائے۔''

آپؒ نے شرقپور شریف کو پاکستان کے معرض وجود میں آنے سے قبل ہی پاکستان بنادیا تھا۔ مسلم لیگ کی اجارہ داری قائم کی۔ شرقپور شریف میں مسلم لیگ کو مقبول بنانا کوئی آسان کام نہ تھا۔ یونینسٹوں کا زور تھا اور مسلم لیگ کیلئے حالات سازگار نہ تھے۔ اس زمانہ کا نقشہ کھینچتے ہوئے حضرت میاں جمیل احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں۔ شرقپور شریف کے علاقہ میں یونی نسٹوں کا زور تھا ان کے خوف سے مسلم لیگ کے کارکن ادھر کا رخ نہ کرتے تھے۔ چنانچہ شرقپور شریف میں مسلم لیگ کا سب سے پہلے جلسہ حضرت ثانی صاحبؒ نے ہی کرایا۔ آپؒ نے ایک شخص کو جلسہ گاہ کے لئے جگہ دینے کو کہا تو وہ یونی نسٹوں کے خوف سے انکار کرنے لگا۔ آپؒ نے فرمایا کہ ڈرو نہیں زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ یونی نسٹ تمہیں شہید کر دیں گے اگر تمہیں شہید کر دیا گیا تو اس سے بڑھ کر تمہاری خوش بختی کیا ہوگی؟ چنانچہ وہ جگہ دینے کیلئے رضا مند ہو گیا اور مسلم لیگ کا جلسہ نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہوا۔ اور یونی نسٹوں کا زور ٹوٹ گیا۔ اس کے بعد مسلم لیگ کا ہر جلسہ حضرت ثانی لا ثانی رحمۃ اللہ علیہ ہی کی صدارت میں ہوتا رہا اور تا قیام پاکستان حضرت ثانی لا ثانی صاحبؒ ہر طرح سے مسلم لیگ کی حمایت کرتے رہے۔

ایک دفعہ ایک عقیدت مند نے آپؒ سے پوچھا پاکستان کی حکومت کیسی ہوگی۔ آپؒ نے فرمایا یہ ایک ایسی خودمختار آزاد مملکت ہوگی جس میں شریعت مطہرہ کے مطابق فقہی اصول پر کسی قوم کی نہیں بلکہ اسلام کی حکومت ہوگی۔ جس کو مختصر طور پر خلافت راشدہ کا نمونہ حکومت کہا جا سکتا ہے۔

پاکستان بنا تو آپؒ نے تبلیغی مشن کی طرف پھر توجہ دی۔ زندگی بھر نہایت خلوص اور اہتمام کے ساتھ اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سجادگی اور خلافت کی ذمہ داریاں سرانجام دیتے رہے۔

Marfat.com

تبلیغی کاوشیں: تبلیغ دین کے لئے آپؒ نے علماء کی کھیپ تیار کی۔ اس کے لئے آپؒ نے 1944ء میں جامعہ حضرت میاں صاحب کی بنیاد رکھی۔ شروع میں اس مدرسہ کی ابتدا مسجد شریف میں ہوئی پھر حافظ نور علی صاحب کے مکان پر منتقل ہوا۔ اور جب عید گاہ کے محلہ میں جامعہ کی اپنی بلڈنگ تیار ہوگئی تو وہاں منتقل ہو گیا۔ مولانا قاضی عبدالسبحان، مولانا غلام رسول صاحب رضوی شیخ الحدیث فیصل آباد اور مولانا عنایت اللہ صاحب سانگلہ ہل جیسے جید علماء نے تدریسی خدمات سرانجام دیں۔

وصال شریف: آپ کا وصال شریف 7 ربیع الاول 1377ھ بمطابق 1957ء بوقت ظہر ہوا اور آپؒ کو اعلیٰ حضرت میاں صاحبؒ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

پیر خانے سے محبت کا تقاضا: جب راقم الحروف بیعت کے لئے راغب ہوا تو اس وقت میرا رجحان صاحبزادہ محمد عمر صاحبؒ کی طرف تھا۔ والد صاحب سے اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ اپنے پیر خانہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ کا خیال نہیں کرنا چاہئے۔ صاحبزادہ صاحب چاہے کتنے ہی باکمال ہو جائیں شرقپور شریف میں شہزادگان کے سامنے دوزانو ہی بیٹھنا پڑے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہم عمر مرشد کی رفاقت زیادہ عرصہ رہتی ہے۔ صاحبزادہ صاحب چراغ سحری ہیں۔ زندہ پیر کو خوش کرنا اور فیض حاصل کرنا آسان ہوتا ہے اور وصال پا جانے والے مرشد سے فیض حاصل کرنے کیلئے اہلیت کی ضرورت ہے۔ میری تجویز یہ ہے کہ تم شرقپور شریف چلے جاؤ اور حضرت میاں جمیل احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کے دست حق پرست پر بیعت ہو جاؤ۔ پھر فرمایا کہ میاں جمیل احمد صاحب حضرت ثانی لاثانیؒ کا کامل نمونہ ہیں اور یہ بھی سنو ایک وقت آئے گا کہ میاں صاحبؒ جیسا بزرگ ڈھونڈے نہ ملے گا اور بھی کئی نئی باتیں کیں اگر سب لکھوں تو چھوٹا منہ اور بڑی بات ہوگی۔

مؤلف

Marfat.com

اَستَغفِرُاللہَ الَّذِیۡ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ ؕ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شجرہ منظومہ

اعلیٰ حضرت قبلہ شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوریؒ و حضرت میاں غلام اللہ صاحب شرقپوریؒ

(از علامہ حکیم سید علی احمد نیر واسطی رحمۃ اللہ علیہ)

ہزار بار بشویم دہن زمشک وگلاب ۔ ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی ست

بخش دے یا رب تجھے اپنی سخا کا واسطہ ۔ رحم فرما شافع روز جزا کا واسطہ

صدق دے یا رب مجھے صدیق اکبرؓ کے لئے ۔ فقر دے سلمانؓ محبوب پیمبر ﷺ کے لئے

حضرت قاسمؒ کا صدقہ میری بگڑی کو بنا ۔ حضرت جعفرؒ کا صدقہ دے مرے دل کو ضیاء

رکھ مجھے باعافیت بہرجناب بایزیدؒ ۔ بوالحسنؒ کا واسطہ دے مجھ کو نصرت کی نوید

بوعلیؒ کا واسطہ کر دے مری مشکل کو حل ۔ دے مجھے علم طریقت اور توفیق عمل

بہر یوسفؒ قید غم سے دہر میں آزاد کر ۔ عبد خالقؒ کے لئے عقبیٰ میں مجھ کو شاد کر

حضرت عارفؒ کے صدقے میں مجھے عرفان دے ۔ حضرت محمودؒ کا صدقہ مجھے ایمان دے

واسطہ خواجہ علیؒ کا فقر درویشانہ دے ۔ واسطہ بابا سماسیؒ کا دل دیوانہ دے

اے خدا بہر جناب شیر حق میر کلالؒ ۔ حرص دنیا کو مرے بتخانۂ دل سے نکال

دے مجھے صبر و رضا صدقہ بہاؤ الدینؒ کا ۔ کر مجھے صحت عطا صدقہ علاؤ الدینؒ کا

دے میرے دل کو سکون یعقوب چرخیؒ کے طفیل ۔ حضرت احرارؒ کے صدقہ میں دھو دے دل کا میل

حضرت زاہدؒ کے صدقے میں مجھے زاہد بنا ۔ حضرت درویشؒ کے صدقہ میں دے فقر و غنا

خواجہ امکنگیؒ کا صدقہ داغ عصیاں کو مٹا ۔ حضرت باقیؒ کا صدقہ دے بقا بعد الفنا

شیخ احمدؒ کے لیے غیروں کی منت سے بچا ۔ صرف اپنا ہی مجھے محتاج رکھ اے کبریا

Marfat.com

کھول دے دل کی کلی بہر سعیدؒ نامدار ۔ تاکہ میرے گلشن امید میں آئے بہار
حضرت معصومؒ کا صدقہ دکھا کوئے رسول ﷺ بس رہی ہے جس میں ابتک بوئے گیسوئے رسول ﷺ
واسطہ عبدالاحدؒ کا مالک ارض و سما کر مجھے ایمان اور توحید کی دولت عطا
اے خدا بہر جناب خواجہ حنفیؒ پارسا وقت آخر نزع کی تکلیف سے مجھ کو بچا
بخش دے شیخ محمدؒ کے لیے میری خطا واسطہ خواجہ زکیؒ کا اپنی الفت کر عطا
واسطہ خواجہ زماںؒ کا دے مجھے ذوقِ فنا بہر احمدؒ قبر میں ہو نور احمد ﷺ کی ضیاء
اے خدا بہر جناب خواجہ حاجی شاہ حسینؒ دے میرے بے چین دل کو دین اور دنیا میں چین
حشر میں جب ہو ترے دربار میں میرا قیام ہاتھ میں ہو میرے دامانِ نبی ﷺ بہر امامؒ
بہر حضرت میر صادقؒ صاحب صدق و صفا سرخرو رکھ دو جہاں میں مجھ کو اے میرے خدا
واسطہ یا رب تجھے خواجہ امیر الدینؒ کا دے مجھے علم و حیاء رزق و شفا صبر و غنا
واسطہ دیتا ہوں یا رب میں تجھے اس نام کا جو ہمیشہ تیری محبوبی کے گن گاتا رہا!
عشق میں جس کے دل حسرت زدہ دیوانہ ہے شرقپور اب جس کے باعث نور کا کاشانہ ہے
اے خدا کیا نام پیارا ہے تیرے محبوب کا حضرت شیر محمدؒ صاحب جود وسخا
قطبِ دوراں شیخ عالم ہادیِ راہ صفا نائب شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ صدر العلیٰ
اے خدا صدقہ میاں صاحبؒ کے نام پاک کا حشر میں ہم عاصیوں کو ظلِ رحمت میں چھپا
واسطہ یا رب تجھے حضرت میاں غلام اللہؒ کا تابع احکام کر مجھ کو کلام اللہ کا
حضرت ثانیؒ کا صدقہ اے ربّ قدیر کر مرے سینے کو انوارِ نبی ﷺ سے مستنیر
بہر حضرت ثانی لاثانیؒ جناب قبلہ گاہ ہم سیہ کاروں کو اپنی رحمتوں میں دے پناہ
ثانی اثنین کے صدقے میں اے ربّ جلیل اس جہاں کی زندگی ہو تابع سنت خلیل علیہ السلام
ثانی اثنین کے صدقے میں اے ربّ جلیل دو جہاں کی زندگی ہو زیر دامانِ جمیل
اے خدا صد[illegible] میں ان ناموں کے دل کو شاد کر کفر کو برباد کر اسلام کو آباد کر

Marfat.com

Marfat.com

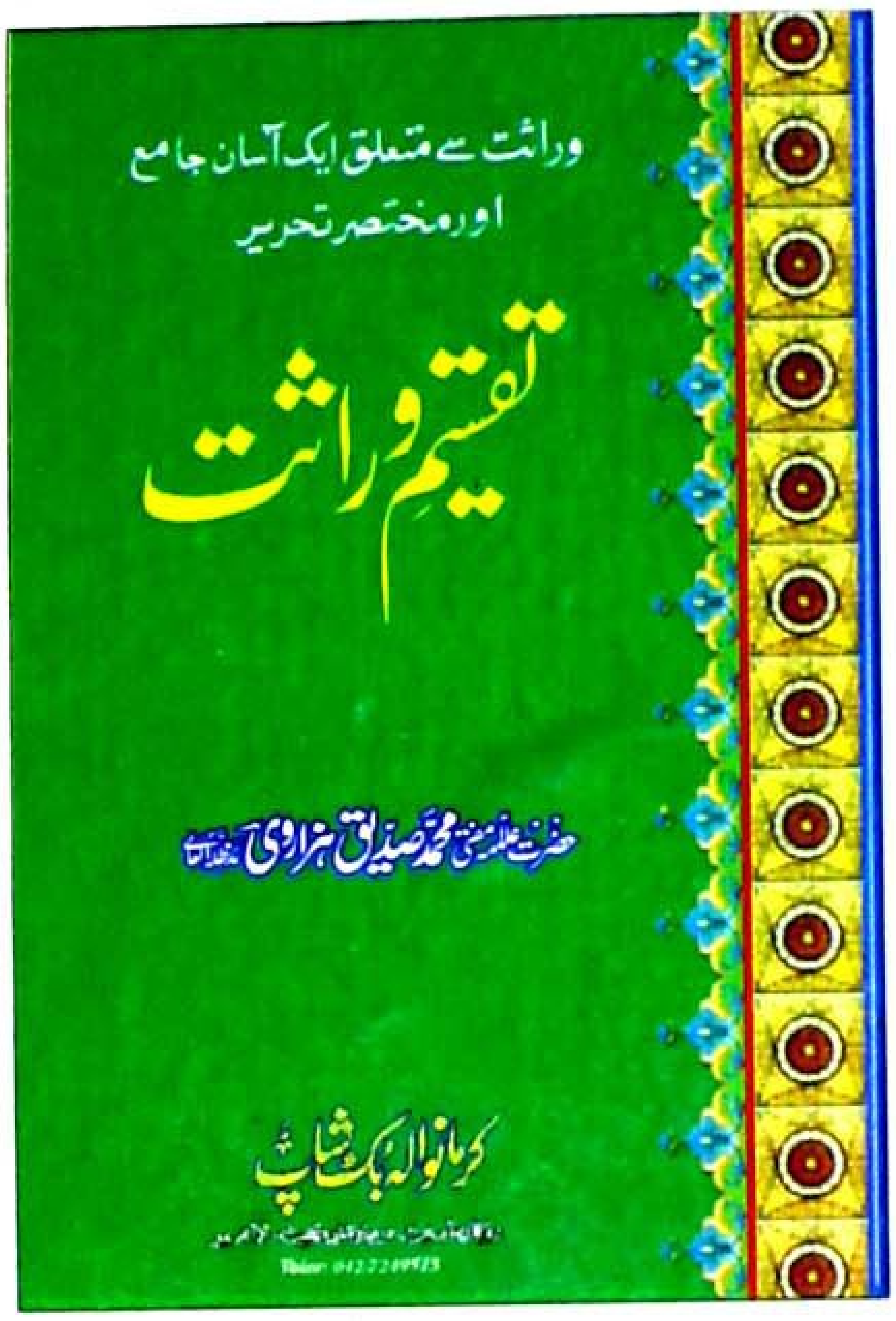

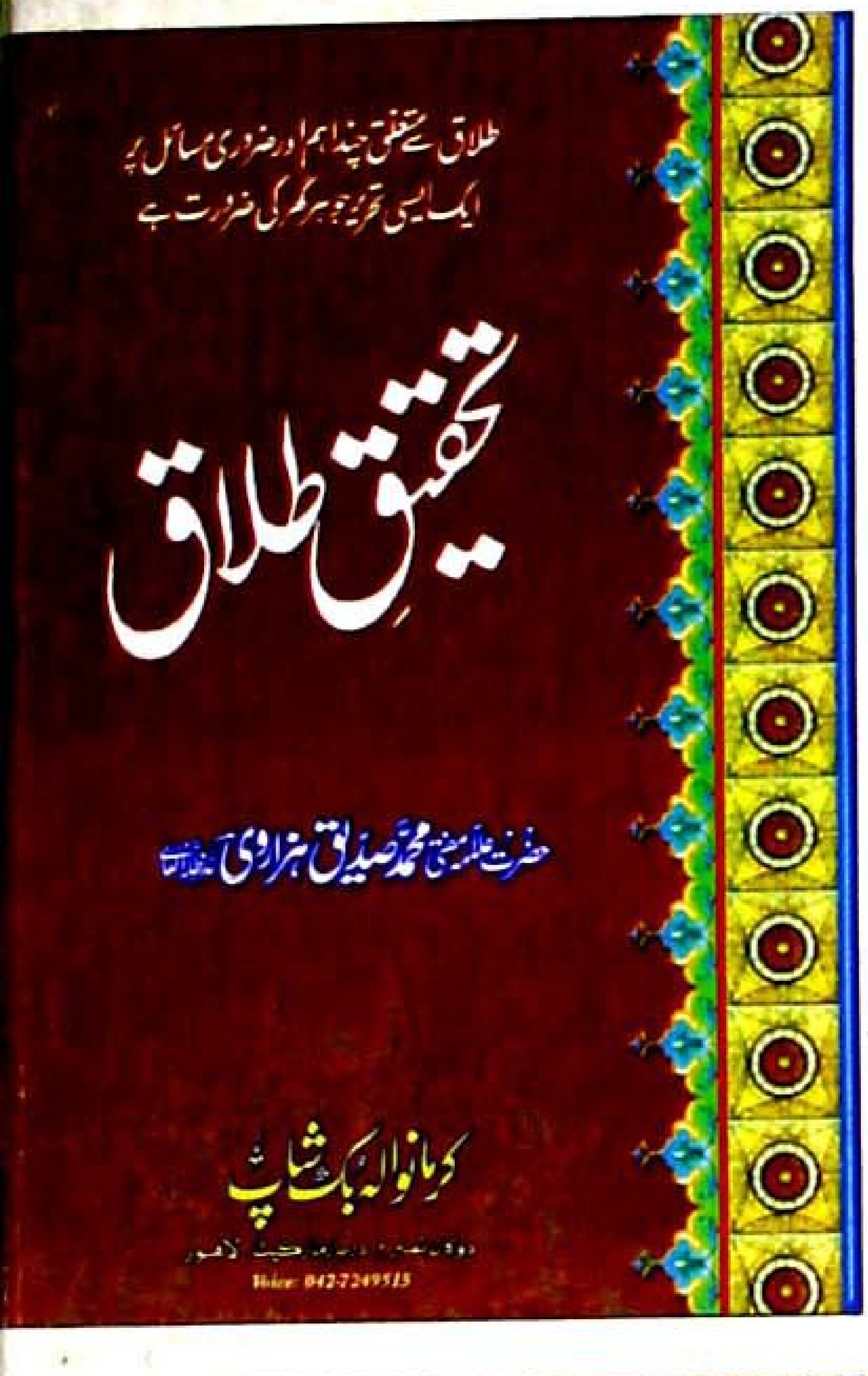

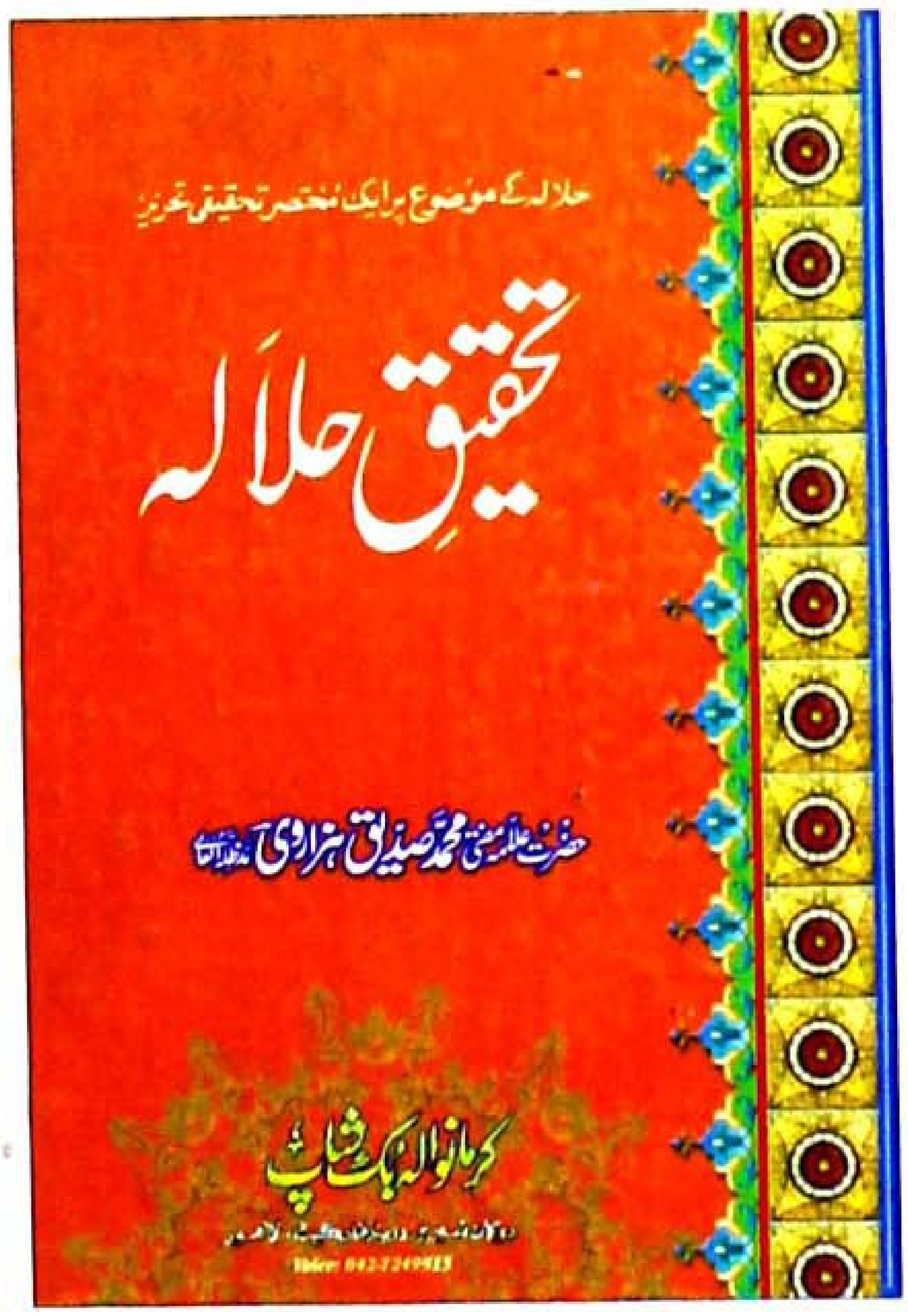

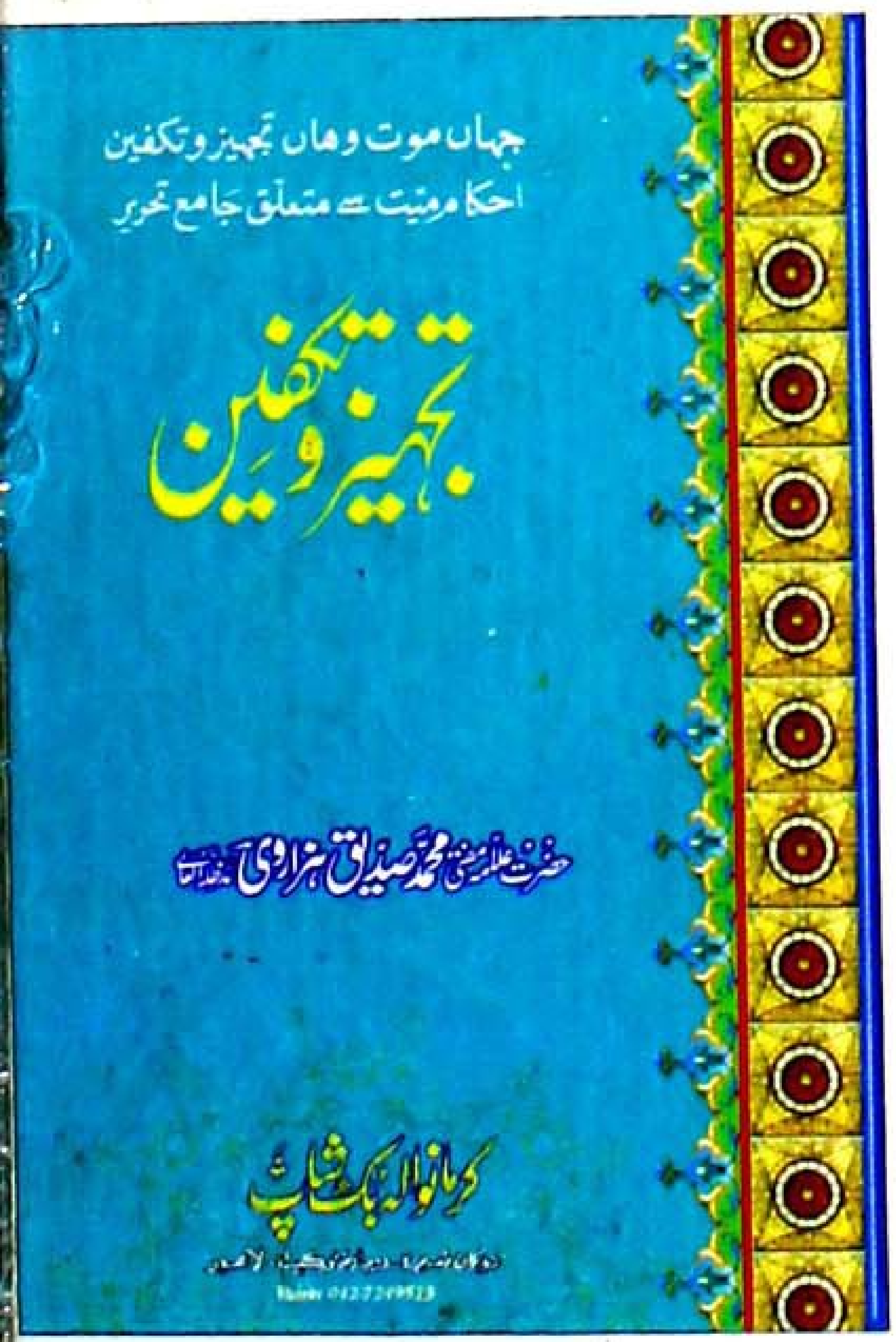

- آئینہ دیو بند
- آفتاب سرہند
- مقالات اختر
- روس میں نقشبندیوں کی تحریک مزاحمت
- میں امام کے پیچھے سورہ فاتحہ کیوں نہیں پڑھتا

ملنے کا پتہ
کرمانوالہ بک شاپ

دوکان نمبر
دربار مارکیٹ
لاہور
: 042-7249515

Marfat.com

سی مختصر مسجد بمعہ کنواں آپ نے بنوائی ہے۔

چوتھی مسجد کوٹلہ شریف میں تعمیر کرائی۔ بندہ بھی ان دنوں دو دفعہ آپ کی خدمت میں کوٹلہ شریف حاضر ہوا اس مسجد کے تین کمرے ہیں اور صحن بھی اچھا خاصہ ہے۔ وہاں کے لوگ کہتے تھے۔ یہاں نمازی تو ہیں نہیں۔ اگر کچھ ہیں بھی تو پہلی مسجد میں جایا کریں گے۔ خیر اس مسجد میں بھس یعنی توڑی بھر چھوڑیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے سُنا گیا ہے کہ یہ مسجد سب سے زیادہ آباد ہے۔

پانچویں مسجد آپ نے اپنے کنوئیں پر بنوائی۔

چھٹی مسجد جو شرق پور شریف کے وسط میں واقعہ ہے۔ اور اس وقت سب مسجدوں سے بڑی اور پائیدار اور آباد ہے۔ اس مسجد میں آپ کے جدامجد حضرت مولانا مولوی غلام رسول صاحبؒ جب حجرہ شریف سے تشریف لائے۔ تو اہالیان شرقپور نے آپ کو اس مسجد کا امام مقرر کیا۔ مولوی غلام رسول صاحبؒ آپ کے پڑدادا میاں محمد عمر صاحبؒ کے بھائی تھے۔ مولوی صاحب کا وجود بہت بابرکت تھا۔ آپ مسجد کے کنوئیں پر کسی حقہ پینے والے کو پانی نہیں بھرنے دیتے تھے۔ یہ مسجد پہلے بھی اچھی فراغ تھی۔ چونکہ حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ کے عروج کے سبب خلقت جمعہ کے لئے کثرت سے آنے لگی۔ اس لئے مسجد میں جگہ کی قلت معلوم ہونے لگی۔ اور آپ کو مسجد کے بڑھانے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ آخر آپ نے 1340ھ میں اس مسجد کے چند ملحقہ مکانات خرید کر مسجد میں شامل کر لئے۔ لمبائی میں اتنی ہی ہے اور چوڑائی میں پہلے کی نسبت دوگنی ہے۔ اور بہت سے حجرے زیادہ کئے گئے۔ ایک غسلخانہ اور ٹوٹیاں وضو کے لئے اوپر بنائی گئیں۔ اور پہلی مسجد کے دونوں کمرے مانند تہ خانہ کے برابر اُسی طرح نیچے قائم رکھے۔ اور مسجد کے نیچے دو اور غسل خانے اور طہارت خانے بنائے گئے اور مسجد کے حجروں کے نیچے بازار کی جانب پانچ دوکانیں بنائی گئی ہیں۔ مسجد میں کوئی پھول بوٹا نہیں

Marfat.com